B9ED403CCT

شمولیتی تعلیم

(Inclusive Education)

بیچلر آف ایجوکیشن (بی۔ایڈ۔)

(چوتھا سمسٹر)

Bachelor of Education (B.Ed.)

(Fourth Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2024, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-978965-6-9
Course : Inclusive Education
First Edition : August 2024
Copies : 1000
Price : 160/-

Programme Coordinator (B. Ed.)

Prof. Sayyad Aman Ubed, Professor (Education), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU
(Language Editor)

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Programme Coordinator, B.Ed. (ODL)

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu &Training, MANUU

Dr. Shaikh Wasim (Member Convener)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

Dr. Sameena Basu (Member)
Associate Professor, CDOE, MANUU
(Content Editor)

(Late) Prof. Najmus Saher (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Production

Prof. Nikhath Jahan,
Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla,
Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan,
Assistant Professor (C),
CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer,
Section Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail, UDC,
CDOE, MANUU

Faheemuddin, LDC,
Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in; *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314; Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Sarmad Yaseen Butt, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Printed at: Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈینیٹر (بی۔ایڈ)	7

اکائی نمبر	اکائی کا نام	مصنف	صفحہ نمبر
بلاک I: شمولیتی اور خصوصی تعلیم کا تعارف، نیز سماج کے محروم/پسماندہ طبقات اور ان کی تعلیم (Introduction of Inclusive and Special Education & Excluded/Marginalized Sections of Society and their Education)			
1۔	شمولیتی تعلیم: معنی، تصور، ضرورت اور اہمیت (Inclusive Education-Meaning, Definition, Need & Importance)	ڈاکٹر نہال احمد انصاری اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، آسنسول Dr. Nehal Ahmad Ansari Assistant Professor MANUU CTE, Asansol	9
2۔	خصوصی تعلیم۔ معنی، تصور، ضرورت اور اہمیت (Special Education- Meaning, Definition, Need & Importance)		24
3۔	مربوط، علیحدگی اور مین اسٹریمنگ کے تصور (Concept of Integration, Segregation and Mainstreaming)		40
4۔	خواتین، شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب، اقلیتوں کی تعلیمی پسماندگی اور ان کو تعلیمی حکمت عملی میں شامل کرنا (بالخصوص مسلمانوں کے حوالے سے) (Inclusion of Educational Backwardness and Educational Strategies for Women, Schedule Caste, Schedule Tribes, Minorities (With Special Reference to Muslims)		56

بلاک II: مخصوص ضرورتوں کے حامل بچے اور ان کا تعلیمی انضمام **(Differently abled Children and their Educational Inclusion)**			
5۔	ذہنی طور پر معذور بچے اور ان کی تعلیمی شمولیت (Intellectually Disabled Children and their Educational Inclusion)	ڈاکٹر محمد موصوف رضا اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، دربھنگہ Dr. Md. Mousuf Raza Assistant Professor MANUU CTE, Darbhanga	74
6۔	بصارت سے معذور بچے اور ان کی تعلیمی شمولیت (Visually Impaired Children and their Educational Inclusion)		92
7۔	سماعت سے معذور بچے اور ان کی تعلیمی شُمولیت (Hearing Impaired Children and their Educational Inclusion)		109
8۔	اکتسابی طور سے معذور بچے اور ان کی تعلیمی شمولیت (Learning Disabled Children and their Educational Inclusion)		126
	نمونہ امتحانی پرچہ		144

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ A+ حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثرانداز ہوگا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی اوای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدر آباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی اوای، مانو

کورس کا تعارف

"شمولیتی تعلیم" کے کورس کا بنیادی مقصد طلبہ کو ایسی تعلیمی فکر اور عملی حکمتِ عملی سے روشناس کرانا ہے جس کے تحت ہر بچے کو، اس کی صلاحیت، ضرورت، سماجی پس منظر یا جسمانی و تعلیمی حالت سے قطعِ نظر، معیاری تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ موجودہ تعلیمی تناظر میں شمولیتی تعلیم محض مخصوص ضرورتوں کے حامل بچوں کو عام جماعت میں شامل کرنے کا نام نہیں، بلکہ ایک ایسے تعلیمی ماحول کی تشکیل کا تصور ہے جہاں تنوع کو تسلیم کیا جائے، امتیاز کا خاتمہ ہو اور ہر متعلم کی شرکت اور ترقی کو یقینی بنایا جائے۔

یہ کورس مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے بی۔ایڈ طلبہ کے لیے اس انداز سے مرتب کیا گیا ہے کہ وہ شمولیتی اور خصوصی تعلیم کے بنیادی تصورات، ضرورت اور اہمیت کے ساتھ مختلف سماجی اور تعلیمی طور پر محروم طبقات کی ضروریات کو سمجھ سکیں۔ کتاب کے ذریعے مستقبل کے اساتذہ میں یہ شعور پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک مؤثر معلم مختلف پس منظر اور صلاحیت رکھنے والے بچوں کے لیے مساوی، معاون اور سازگار تعلیمی ماحول کیسے فراہم کر سکتا ہے۔ کورس دو بلاکس پر مشتمل ہے، جو شمولیتی تعلیم کے نظریاتی اور عملی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔

بلاک اوّل "شمولیتی اور خصوصی تعلیم کا تعارف، نیز سماج کے محروم و پسماندہ طبقات اور ان کی تعلیم" میں شمولیتی تعلیم اور خصوصی تعلیم کے مفہوم، تصور، ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ انضمام (Integration)، علیحدگی (Segregation) اور مین اسٹریمنگ (Mainstreaming) جیسے اہم تصورات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مزید برآں، خواتین، درج فہرست ذاتوں (Scheduled Castes)، درج فہرست قبائل (Scheduled Tribes) اور اقلیتوں کی تعلیمی پسماندگی اور ان کی تعلیمی شمولیت کے لیے ضروری حکمتِ عملیوں پر توجہ دی گئی ہے، بالخصوص مسلمانوں کے تعلیمی تناظر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

بلاک دوم "مخصوص ضرورتوں کے حامل بچے اور ان کا تعلیمی انضمام" میں مختلف نوعیت کی معذوریوں اور اکتسابی مشکلات رکھنے والے بچوں کی تعلیمی ضروریات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں ذہنی معذوری، بصارت کی معذوری، سماعت کی معذوری اور اکتسابی معذوری رکھنے والے بچوں کی شناخت، ان کی ضروریات اور تعلیمی شمولیت کے امکانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس بلاک کا مقصد اساتذہ کو ایسے بچوں کے لیے مناسب تدریسی معاونت اور سازگار جماعتی ماحول کی تشکیل کے لیے تیار کرنا ہے۔

اس کتاب میں موضوعات کو مختصر، واضح اور خود مطالعہ کے لیے موزوں انداز میں ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ فاصلاتی نظامِ تعلیم سے وابستہ طلبہ شمولیتی تعلیم کے بنیادی تصورات کو آسانی سے سمجھنے کے ساتھ ان کے عملی تعلیمی مضمرات پر بھی غور کر سکیں۔

یہ کورس مستقبل کے اساتذہ کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ اچھی تعلیم وہی ہے جو کسی بچے کو پیچھے نہ چھوڑے۔ امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ طلبہ میں مساوات، قبولیت، حساسیت اور تعاون کے جذبے کو فروغ دے گا اور انہیں ایسی جماعت کی تشکیل کے لیے تیار کرے گا جہاں ہر متعلم خود کو باعزت، محفوظ اور تعلیمی عمل کا مؤثر حصہ محسوس کرے۔

پروفیسر سید امان عبید

پروگرام کوآرڈینیٹر

اکائی 1۔ شمولیتی تعلیم: معنی، تصور، ضرورت اور اہمیت

(Inclusive Education-Meaning, Definition, Need & Importance)*

اکائی کے اجزاء

1.0 تمہید(Introduction)

1.1 مقاصد(Objectives)

1.2 شمولیتی تعلیم: معنی، مفہوم اور تصور(Inclusive Education: Meaning and Definition)

1.3 ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کا رجحان(Trend of Inclusive Education in India)

1.4 شمولیتی تعلیم کی خصوصیات(Characteristics of Inclusive Education)

1.5 شمولیتی تعلیم کے مقاصد(Objectives of Inclusive Education)

1.6 شمولیتی تعلیم کی ضرورت واہمیت(Need and Importance of Inclusive Education)

1.7 شمولیتی تعلیم کے اصول(Principles of Inclusive Education)

1.8 شمولیتی تعلیم کی وسعت(Scope of Inclusive Education)

1.9 خلاصہ(Summary)

1.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

1.11 فرہنگ(Glossary)

1.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

1.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1.0 تمہید(Introduction)

شمولیتی تعلیم وہ تعلیم ہے جس کے ذریعے عمومی بچوں کے ساتھ خصوصی صلاحیتوں کے حامل اور کمزور بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا تعلیمی نظام ہے جس میں عام بچے اور ذہنی اور جسمانی طور پر معذور بچے سب ایک ساتھ بیٹھ کر ایک ہی کمرہ جماعت میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اسے شمولیتی تعلیم کہا جاتا ہے۔ شمولیتی تعلیم تمام بچوں کے درمیان مواقع کے برابری کے کی بات کرتا ہے۔ اس کے تمام تعلیمی

* Dr. Nehal Ahmad Ansari, Assistant Professor, MANUU CTE, Asansol

پروگرام اس انداز میں بنائے جاتے ہیں کہ عمومی اور خصوصی بچوں کے لئے ایک موثر تعلیمی ماحول پیدا کیا جاسکے۔ عام طور پر شمولیتی تعلیم کا مطلب عمومی اور خصوصی بچوں کو ایک ہی کمرہ جماعت میں بغیر کسی امتیاز کے تعلیم دینا ہے۔ اس اکائی میں ہم شمولیتی تعلیم کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کرینگے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر آپ:

- شمولیتی تعلیم کے معنیٰ اور تصور سے واقف ہو جائیں گے۔
- ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کے رجحان سے آگاہ ہو جائیں گے۔
- شمولیتی تعلیم کی خصوصیات اور مقاصد سے واقف ہو جائیں گے۔
- شمولیتی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھ جائیں گے۔
- شمولیتی تعلیم کے اصولوں اور وسعت سے واقف ہو جائیں گے۔

1.2 شمولیتی تعلیم: معنی، مفہوم اور تصور (Inclusive Education: Meaning and Definition)

تعلیم ایک بنیادی انسانی حق ہے۔ ہندوستان میں تمام بچوں کے لئے بنیادی تعلیم حاصل کرنا آئینی طور سے ان کا بنیادی حق بنایا گیا ہے۔ شمولیتی تعلیم وہ تعلیمی نظام ہے جس میں ان تمام بچوں پر خاص توجہ مرکوز کی جاتی ہے، جو تعلیمی مواقع سے محروم رہ گئے ہوں۔ اس نظام میں غرباء، نسلی اور لسانی اقلیتوں، دور دراز علاقوں میں رہنے والے بچے اور معذوری یا دیگر خصوصی تعلیمی ضروریات کے حامل طلباء شامل کئے جاتے ہیں۔ اکثر ایسے بچے معاشرے میں سب سے زیادہ پسماندہ ہوتے ہیں۔ روایتی طور پر، معذور طلباء اور دیگر خصوصی تعلیمی ضروریات کے حامل بچوں کو مرکزی دھارے کی تعلیم سے محروم ہو جاتے ہیں۔ انہیں امتیازی سلوک اور علیحدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کچھ کو تو الگ الگ کلاسوں یا اسکولوں میں رکھا جاتا ہے۔ شمولیتی تعلیم ان سارے روایات اور امتیازات کو ختم کر سبھی کے لئے یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس کا تعلق صرف معذور طلباء یا خصوصی اسکولنگ کا متبادل تلاش کرنے سے نہیں ہے بلکہ اس میں ہونہار طلباء اور پسماندہ طلباء سبھی کو شامل کیا جاتا ہے۔

اسٹیفن اور بلیک ہارٹ کے مطابق۔

> "شمولیتی تعلیم کا مطلب معذور بچوں کے لیے بھی عام کلاسوں میں تعلیم کا بندوبست کرنا ہے۔ یہ مساوی مواقع اور نفسیاتی سوچ پر مبنی ہے جو انفرادی منصوبہ بندی کے ذریعے مناسب سماجی معیار سازی اور سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔"

ایک ماہر تعلیم کے مطابق۔

"شمولیتی تعلیم نہ صرف سیکھنے کی بلکہ مخصوص سیکھنے کی نئی جہتیں کھولتی ہے۔"

شمولیتی تعلیم ایک ایسے ہتھیار کے طور پر کام کرتی ہے جو معاشرے کے اغراض و مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی کو برقرار رکھتے ہوئے افراد کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارتی ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو شمولیتی تعلیم موجودہ دور کی ضرورت ہے۔ اسے تعلیمی مساوات اور سماجی انصاف کے حصول کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ شمولیتی تعلیم حصولِ تعلیم کے درمیان آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرتی ہے۔ یہ تمام طلباء کو مؤثر طریقے سے سیکھنے اور قابل بنانے کا کام کرتی ہے۔ شمولیتی تعلیم، تعلیمی پروگراموں میں عمومی اور خصوصی بچوں کے درمیان فرق نہیں کرتی۔ اس میں اسکولوں کی تشکیلِ نو کی جاتی ہے، جہاں تمام طلباء مل جل کر ایک ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں۔

ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کا مطلب ایک ایسے اسکول سے ہے جہاں عام بچوں کے ساتھ ساتھ معذور و کمزور بچوں کی بھی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ شمولیتی تعلیم معذور، غیر معذور، جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی اور ثقافتی پہلوؤں میں وسیع قسم کے فرق کو تسلیم نہیں کرتی۔ اس میں نصاب، تدریسی حکمت عملی اور تشخیصی نظام کو سبھی کی ضروریات کے مطابق ڈھالا جاتا ہے۔ شمولیتی تعلیم بچوں کے وسیع تنوع کو تسلیم کرتے ہوئے ہر بچے کو اس کی علمی، جذباتی اور تخلیقی نشوونما کے بہترین مواقع فراہم کراتی ہے۔ شمولیتی تعلیم پر ٹاسک فورس 2004 کے مطابق۔

"شمولیتی تعلیم افراد کی انفرادیت کا جواب دینے کا عمل ہے، سیکھنے والے معاشرے میں ان کی موجودہ رسائی، شرکت اور کامیابی کو بڑھانا ہے۔"

موران کے مطابق۔

"شمولیتی تعلیم مساوات، تنوع اور سماجی انصاف کی تعلیمی اقدار کو اپنانے کے بارے میں ہے۔"

شمولیتی تعلیم برابری کے مواقع کے فلسفہ اور اصول پر مبنی ہے۔ اس میں سیکھنے کے مواقع اور سماجی برابری کو فروغ دینے کے لیے انفرادی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں شمولیتی تعلیم سماجی تعصب پسندی کے خلاف ایک پہل ہے۔ یہ کوئی سطحی عمل نہیں ہے بلکہ انسانوں کی ترقی کے لیے انسانوں کی طرف سے کی جانے والی متحرک کوشش ہے۔

1.3 ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کا رجحان Trend of Inclusive Education in India

یہ سمجھنے کے لیے کہ ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کی جھلک کب سے ملتی ہے، ہمیں ہندوستان کے تعلیمی نظام کے تاریخی تناظر کو سمجھنے کی ضرورت ہوگی، جس میں تعلیم کی علیحدگی سے شمولیت تک کی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہندوستان کی تعلیمی پالیسی کو برطانوی حکومت کے دوران اور آزادی کے بعد کئی بار متعین کیا گیا اور نئے سرے سے وضاحت کی گئی۔ تعلیم کی ترقی کے لیے جو اہم قدم اٹھائے گئے، ان میں سے پہلا قدم ووڈ ڈیسپیچ کی تشکیل تھا۔ اس تعلیمی کمیٹی کا نام سر چارلس ووڈ کے نام پر رکھا گیا، جنہوں نے حکومت کو پرائمری اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک تعلیم کو مناسب طریقے سے فراہم کرنے کی ایک اسکیم تیار کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس وقت عوام کو مفید اور عملی علم فراہم کرنے کے مقصد کو حاصل کرنا ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ انڈین ایجوکیشن کمیشن (1882-83) جسے 'ہنٹر کمیشن' بھی کہا جاتا ہے، نے سفارش کی

کہ عام اسکولوں کی فراہمی خواہ سرکاری ہو یا امدادی، ڈویژن بنا کر تمام پرائمری اسکولوں کی مقامی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

وردھا اسکیم، جو ذاکر حسین کمیٹی کی رپورٹ (1938) کے نام سے مشہور ہے، مہاتما گاندھی کے تعلیمی فلسفے پر مبنی تھی۔ اس نے سفارش کی کہ ملک بھر میں تمام بچوں کو سات سال تک مفت اور لازمی تعلیم فراہم کی جائے، جو ان کی مادری یا علاقائی زبان میں ہو۔ اس کی عکاسی بعد میں سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن کے تیار کردہ تعلیمی منصوبے میں بھی ہوئی، جسے سارجنٹ رپورٹ (1944) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ وہی رپورٹ ہے جس نے چھ سے چودہ سال کی عمر کے تمام بچوں کے لیے ایک عالمگیر، لازمی اور مفت تعلیمی نظام تجویز کیا تھا۔ اس کے بعد، آئینِ ہند میں تعلیم کو ایک اہم مقام دیا گیا، جہاں آرٹیکل 45 ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ 14 سال کی عمر تک تمام بچوں کے لیے مفت، لازمی اور عالمگیر تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کرے۔ بعد میں، ایک آئینی ترمیم کے تحت 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم کو بنیادی حق قرار دیا گیا۔ مدالیر کمیشن نے 1952 میں تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی اسکولی تعلیم کی سفارش کی۔ خواتین کی تعلیم پر قومی کمیٹی (59-1957)، جس کی صدارت محترمہ دُرگا بائی دیشمکھ نے کی، نے تمام خواتین کو بغیر کسی تعصب کے تعلیم فراہم کرنے کے لیے اہم سفارشات پیش کیں۔

کوٹھاری کمیشن (66-1964) نے پورے تعلیمی نظام کا ایک جامع جائزہ لیا اور شمولیتی و مساواتی تعلیم کے لیے مشترکہ اسکولی نظام کے ہدف کی طرف بڑھنے کی سفارش کی۔ اس نظام میں تعلیم تک رسائی ذات، نسل، برادری، مذہب، معاشی یا سماجی حیثیت سے قطع نظر تمام بچوں کے لیے ہوگی۔ چھ سے چودہ سال کی عمر کے تمام بچوں کے لیے ابتدائی تعلیم ان کا حق ہونا چاہیے، جس کی تکمیل پڑوسی اسکول میں مفت اور لازمی طور پر ہو۔ کوٹھاری کمیشن کی طرف سے مشترکہ اسکولنگ کی وکالت بدستور درست تھی کیونکہ یہ آئین میں درج بنیادی حق کی عکاسی کرتی ہے۔

شمولیتی تعلیم اب پہلے سے بھی زیادہ متعلقہ ہو چکی ہے، کیونکہ تعلیم ایک بنیادی حق بن چکی ہے۔ شمولیتی اسکولوں میں مختلف سماجی، اقتصادی، ثقافتی پس منظر اور مختلف جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کے حامل بچے ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس سے بچوں کی اخلاقیات کو تقویت ملتی ہے اور وہ زیادہ متاثر کن بن جاتے ہیں۔ شمولیتی تعلیم سب کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کرتی ہے۔

این سی ایف 2005 بھی شمولیتی تعلیم کے عزم پر زور دیتا ہے۔ تعلیم کا حق ایکٹ (آر ٹی ای ایکٹ) 2009، جو یکم اپریل 2010 کو نافذ ہوا، اس میں کیے گئے تعلیمی اقدامات شمولیتی تعلیم کو مزید تقویت دیتے ہیں۔ اس ایکٹ کے تحت آئین میں ترمیم کر کے دفعہ 21 (الف) شامل کی گئی، جس کے تحت چھ سے چودہ سال کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یعنی بغیر کسی سماجی، معاشی، مذہبی، ذہنی یا جسمانی تفاوت کے، سب کو یکساں تعلیم مہیا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

1.4 شمولیتی تعلیم کی خصوصیات (Characteristics of Inclusive Education)

1۔ یہ طلبا مرکوز تعلیمی نظام ہے۔

2۔ اس میں موثر آموزشی ماحول، کم خرچ اور تعلیمی مواقع کی برابری کے اصول شامل ہیں۔

3۔ شمولیتی تعلیم ایسا تعلیمی نظام ہے جس کے تحت جسمانی طور پر معذور بچے اور عام بچے ایک ہی کمرہ جماعت میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

4۔ شمولیتی تعلیم معذور بچوں کی علیحدگی کے خلاف ایک عملی حل ہے۔

5۔ شمولیتی تعلیم خصوصی تعلیم کا متبادل نہیں ہے بلکہ خصوصی تعلیم کی تکمیل ہے۔ بعض اوقات جسمانی طور پر معذور بچوں کو ایک شمولیتی تعلیمی ادارے میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

6۔ خصوصی تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے شدید معذور بچے مواصلات اور دیگر مہارتیں حاصل کرنے کے بعد بھی شمولیتی اسکولوں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

7۔ یہ تعلیم کا ایسا فارمیٹ ہے جہاں معذور بچوں کو یکساں تعلیمی مواقع ملتے ہیں تاکہ وہ معاشرے کے دوسرے لوگوں کی طرح آزادی سے اپنی زندگی گزار سکیں۔

8۔ یہ معذور بچوں کو کم پابندی والا اور زیادہ موثر ماحول فراہم کرتا ہے تاکہ وہ عام بچوں کی طرح زندگی گزار سکیں۔

9۔ یہ ایک صحت مند سماجی ماحول فراہم کرتا ہے جو معاشرے کی ہر سطح پر معذور اور نارمل بچوں کے درمیان تعلقات کے فروغ میں مددگار ہے۔

10۔ معاشرے میں فاصلے کم ہوتے ہیں اور اس سے باہمی تعلق کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

11۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کے تحت جسمانی طور پر معذور بچوں کے ساتھ نارمل بچوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔

1.5 شمولیتی تعلیم کے مقاصد (Objectives of Inclusive Education)

شمولیاتی تعلیم کا مقصد جسمانی طور پر معذور بچوں کے تعلیمی مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور ان کی بہتری کے لیے ایک اجتماعی راہ عمل تیار کرنا ہوتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں شمولیتی تعلیم کو ایک جمہوری معاشرے کی آئینی اور قانونی حیثیت کو حقیقت میں بدلنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ شمولیتی تعلیم کو نافذ کرنے کے پیچھے کئی مقاصد ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

تعلیم میں مساوات: شمولیتی تعلیم میں جسمانی نقائص والے بچوں کی خصوصی ضروریات کی شناخت اور تعین کرتے ہوئے ان کے لیے موزوں تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ جنسی، جسمانی اور ذہنی خصوصیات، سماجی و اقتصادی حیثیت، اور ثقافتی تغیرات سے قطع نظر، سب کے لیے مساوی تعلیم کا بندوبست کرنا شمولیتی تعلیم کا بنیادی مقصد ہے۔ اس میں نصاب، تدریسی طریقے، اور امدادی اشیاء کو اس انداز سے ترتیب دیا جاتا ہے کہ ہر بچہ تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لے سکے اور سیکھنے کے مواقع حاصل کر سکے۔ اس کے ذریعے طلبا کے نقطہ نظر کو وسعت دینے میں آسانی ہوتی ہے۔ بچوں کے سیکھنے کے مسائل اور مساوات کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تدریسی طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ سبھی طلبا کو معیاری تعلیم فراہم کی جاسکے۔

تعلیم کے حق کا تحفظ: 14 سال تک کے تمام بچوں کے لیے تعلیم حاصل کرنا ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 21 (الف) کے مطابق ان کا بنیادی حق ہے۔ اس کا تعلق تعلیم میں برابری کے حق سے ہے۔ جب تمام شہری برابر ہیں، تو پھر تعلیم میں عدم مساوات اور عدم مطابقت کا خاتمہ بھی

ضروری ہے۔ جسمانی حالت، فکری صلاحیت، اور سماجی و معاشی حیثیت وغیرہ کو مد نظر رکھے بغیر، سبھی شہریوں کے لیے مساوی تعلیم حاصل کرنا ان کا حق ہے۔ اس لیے شمولیتی تعلیم کا مقصد نہ صرف تعلیم کے حق کو یقینی بنانا ہے بلکہ فرد کے بنیادی حقوق کا تحفظ بھی کرنا ہے۔ تمام ادارے آئینی قوانین اور ضوابط کو قبول کرتے ہوئے ان کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں اور انہیں عملی طور پر نافذ کرتے ہیں۔ شمولیتی تعلیم تمام طبقوں کے بچوں کو ایک ساتھ سیکھنے اور آپس میں مل جل کر رہنے کی تربیت فراہم کرتی ہے۔

معاشرتی فروغ: شمولیتی تعلیم کی اہمیت معذور بچوں کی ذاتی اور تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی معاشرتی ترقی میں بھی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو معاشرے میں باعزت مقام حاصل کرنے میں مدد دی جائے، تاکہ وہ محسوس کریں کہ وہ بھی معاشرتی نظام کا ایک اہم حصہ ہیں۔ یہ مقصد صرف تعلیم کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، اور شمولیتی تعلیم اس کام کو بہترین انداز میں انجام دیتی ہے۔

ہنر کی شناخت: شمولیتی تعلیم کا ایک بڑا مقصد معذور اور غیر معذور دونوں بچوں میں خصوصی مہارتوں کی شناخت اور ان کے فروغ میں مدد دینا ہے۔ اس کے ذریعے ذہنی اور جسمانی طور پر معذور بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارا جاتا ہے۔ ذہنی طور پر کمزور بچوں میں بعض اوقات مخصوص غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں، جنہیں 'حشی جینیئس (Savant Genius)" کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، بیتھوون، جو ایک مشہور موسیقار تھا، بہرا اور گونگا تھا۔ شمولیتی تعلیم کا بنیادی تصور یہ ہے کہ معذور بچوں میں خصوصی قابلیت یا اہلیت کی نشاندہی کی جائے تاکہ ان کی نشوونما کے لیے مناسب اقدامات کیے جا سکیں۔

سماجی فروغ: تعلیم کا مقصد شخصیت کی نشوونما ہوتا ہے کیونکہ یہ فرد کے نظریے کو وسعت دیتی ہے۔ شمولیتی تعلیم انسان کی منطقی اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتی ہے اور اس میں سماجی موازنہ کرنے کا شعور پیدا کرتی ہے۔ حقوق و فرائض کا احساس، مساوات، انصاف، امن و امان، اور سماجی تبدیلی جیسے عناصر کے لیے سماجی شعور کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ سماجی شعور لوگوں میں تعلیم کے حق کی حفاظت کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔ ہمیں ایسے افراد کی تعلیم کے لیے زیادہ فکر مند ہونا چاہیے اور ان کی تعلیمی کامیابیوں اور ترقی کے لیے ہمدردانہ رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام مقاصد شمولیتی تعلیم کے ذریعے ہی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

ہمہ جہت شخصیت کا فروغ: کسی فرد کی پہچان اس کی خصوصیات کے بارے میں ہماری سمجھ اور رویے پر منحصر ہوتی ہے۔ شمولیتی تعلیم میں سبھی بچوں کی ہمہ جہت شخصیت کا فروغ کیا جاتا ہے۔ اس میں انہیں اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کی پہچان کرائی جاتی ہے۔ اس تعلیم کے ذریعے وہ اپنی چھپی ہوئی تخلیقی یا خصوصی صلاحیتوں کو ابھارتے ہیں، جس سے ان کی شخصیت کو فروغ ملتا ہے۔ اس سے بچوں کی خود اعتمادی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنی دوسری خوبیوں کے بارے میں بھی سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایک طویل المدتی عمل ہے کیونکہ اس کا مقصد بچے کی پوری شخصیت کو بدلنے کی کوشش کرنا ہے، نہ کہ صرف کسی خاص پہلو کو۔

زندگی سے ربط: تعلیم زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم حاصل کرنا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ یہ بات زیادہ اہم ہے کہ حاصل کردہ تعلیم سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرے۔ سیکھنے والا اسکول میں نصابی، ہم نصابی سرگرمیوں اور کمیونٹی سے متعلق کاموں میں حصہ لے کر سماجی خدمات سیکھے۔ اس کے علاوہ، نصاب اتنا لچکدار ہونا چاہیے کہ وہ سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ تب ہی تعلیم کا

مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ شمولیتی تعلیم میں ان باتوں کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس شعبے کے ماہرین اسے معیاری شمولیتی تعلیم کہتے ہیں۔ تعلیم کے معیار میں بہتری کا انحصار عام طور پر انہی عوامل پر ہوتا ہے۔

اخوت کا احساس پیدا کرنا: اخوت کے احساس کا مطلب ہے سکھانے کے عمل میں دوسروں کی مدد کرنا۔ اس سے ماحول زیادہ سازگار اور دوستانہ بنتا ہے۔ شمولیتی تعلیم میں بچے سماجی طور پر بہت سی مطلوبہ خصوصیات سیکھتے ہیں، جیسے تعاون، ہمدردی، ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کرنا، اور حسبِ ضرورت سماجی و تعلیمی مدد فراہم کرنا وغیرہ۔ یہ معذور اور غیر معذور بچوں کے درمیان بھائی چارے اور دوستی کے جذبات کو فروغ دیتے ہیں۔

خود اعتمادی کا فروغ: ماہرینِ نفسیات کے مطابق، خود اعتمادی اور سماجی وقار فرد کے طرزِ عمل کی نوعیت اور سمت کا تعین کرتے ہیں۔ شمولیتی تعلیم کا مقصد بچے کو خود کر کے سیکھنے کا موقع فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ اس بات کا اندازہ لگا سکے کہ وہ اپنے مطلوبہ ہدف کو کس حد تک حاصل کر رہا ہے اور اس کی کارکردگی دوسرے بچوں کے مقابلے میں کیسی ہے۔ شمولیتی تعلیم کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ بچوں میں خود اعتمادی پیدا کی جائے، خاص طور پر معذور بچوں کو ان کی حقیقی اور تصوراتی کمیوں کو پورا کرنے کے قابل بنایا جائے۔

1.6 شمولیتی تعلیم کی ضرورت واہمیت (Need and Importance of Inclusive Education)

کچھ ماہرین تعلیم خصوصی تعلیم کو سماج کے لئے غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ اس کے حق میں نہیں ہیں کہ خصوصی بچوں کے لئے کوئی الگ اسکول کھولا جائے۔ ان کے مطابق یہ تعلیمی مواقع کے برابری کے برعکس ہے۔ یہ بچوں کے درمیان خیالات اور نظریات میں فرق پیدا کرتا ہے۔ خصوصی تعلیم سے معذور بچوں میں احساس کمتری پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ماہرین نفسیات اور دوسری دانشوروں کا ماننا ہے کہ معاشرے میں شمولیتی تعلیم کا اہتمام کیا جائے تاکہ تمام بچوں کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم ہوں۔ دانشوروں کا ماننا ہے کہ شمولیتی تعلیم میں ہی عمومی ذہنی نشوونما ممکن ہے جبکہ خصوصی تعلیم میں ذہنی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ علیحدہ یا خصوصی اسکول میں معذور بچے اپنے آپ کو دوسرے بچوں سے الگ اور کمتر سمجھنے لگتے ہیں۔ ان کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ سماج میں الگ طرح کے بچے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ساتھ الگ طرح کے سلوک کئے جارہے ہیں۔ شمولیتی تعلیمی نظام ایک ایسا نظام ہے جس میں معذور بچوں کو عام بچوں کے برابر ذہنی طور پر ترقی کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں معذور بچہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ کسی بھی طرح دوسرے بچوں سے کمتر نہیں ہیں۔ اس طرح شمولیتی تعلیمی نظام بچوں کی عمومی ذہنی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

شمولیتی تعلیم، سماجی انضمام کو یقینی بناتا ہے۔ کچھ سماجی خصوصیات معذور بچوں میں بہت زیادہ مطابقت رکھتی ہیں۔ جب وہ عام بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں تو وہ بڑی تعداد میں عام بچوں کی صحبت میں آتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے سماجی خوبیوں کو حاصل کرتے ہیں۔ اس سے ان کے درمیان سماجی، اخلاقی، محبت، ہمدردی، باہمی تعاون وغیرہ پروان چڑھتے ہیں۔ شمولیتی تعلیمی نظام طلباء میں نہ صرف مخصوص توجہ بلکہ سیکھنے اور سماجی مسابقت کا احساس بھی پیدا کرتے ہیں۔

شمولیتی تعلیم کم مہنگی ہے جبکہ خصوصی تعلیم زیادہ مہنگی ہے۔ اس کے علاوہ خصوصی تعلیم میں خصوصی اساتذہ اور ماہرین تعلیم کے

تربیتی پروگراموں میں بھی زیادہ وقت لگتا ہے۔ خصوصی تعلیمی ادارہ قائم کرنے اور تدریسی کام شروع کرنے کے لیے بہت سے دوسرے ذرائع سے بھی مدد لینی پڑتی ہے۔ جیسے تربیت یافتہ اساتذہ، ماہرین، معالج وغیرہ لیکن شمولیتی تعلیم میں معذور بچے عام بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں اس لئے تعلیمی انتظام پر کم خرچ ہوتا ہے۔

شمولیتی تعلیم کے ذریعے انضمام ممکن ہے— سماجی فروغ کا تعلیم خصوصی تعلیمی نظام سے زیادہ شمولیتی تعلیمی نظام میں موثر انداز میں دیا جاسکتا ہے۔ شمولیتی تعلیم کے تحت معذور اور عام بچوں کے لیے فطری ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ طلبا اس فطری ماحول میں اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے مل جل کر رہنا، دوسروں کی نظریے کو احترام کرنا سیکھتے ہیں۔ سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی شمولیتی تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ عام و فطری ماحول میں طلباء میں ذہنی اور جذباتی ایڈجسٹمنٹ کا بھی احساس پیدا ہوتا ہے۔ معیار تعلیم طور پر شمولیتی تعلیمی ماحول کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ معذور بچوں کا شمولیتی اسکولوں میں داخلہ کرانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس میں تعلیم حاصل کر رہے ذہین بچوں کی خوبیوں کو وہ اپنا لیتے ہیں۔ مخصوصی اسکولوں میں پڑھنے والے طلباء کو اس طرح کے مواقع مہیا نہیں ہو پاتے۔ لچکدار ماحول اور جدید نصاب کے ساتھ شمولیتی معذور بچوں کے لئے کافی مفید ہوتی ہے۔

ہندوستان میں، اسکولی تعلیم کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کے لیے آئینی بندوبست کیا گیا ہے۔ آئین کے تحت جسمانی طور پر معذور بچوں کے لیے خصوصی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ مساوات کا مقصد بھی شمولیتی تعلیمی ماحول کے ذریعے حاصل کیا جانا چاہیے، تاکہ کوئی طالب علم دوسروں سے کمتر محسوس نہ کرے۔ شمولیتی تعلیم کے ذریعہ کمرہ جماعت میں، معذور اور عام بچوں کو ایک ساتھ مختلف تعلیمی مہارتوں کا فروغ ہوتا ہے۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ لکھنا، پڑھنا، سماجی علوم، ریاضی وغیرہ سیکھیں گے۔ اس میں وہ اچھی تعلیم کے ساتھ تعلیمی ہنر بھی سیکھتے ہیں۔ بچے اپنے اور دوسروں کے بارے میں ایک مثبت نظریہ پیدا کرتے ہیں۔ جب بچے ایسی کلاسوں میں جاتے ہیں جو حقیقی دنیا میں لوگوں کی مماثلت اور فرق کو ظاہر کرتی ہیں، تو وہ تنوع کی تعریف کرنا سیکھتے ہیں۔ جب مختلف صلاحیتوں اور ثقافتوں کے بچے ایک ساتھ کھیلتے اور پڑھتے ہیں تو آپسی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

شمولیتی تعلیم کا فلسفہ تمام بچوں کو سیکھنے میں مدد کرنا ہے۔ بچے اپنی رفتار اور انداز سے سیکھتے ہیں۔ تعلیمی معاونت ہر طالب علم کو مکمل نصاب تک رسائی حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ شمولیتی اسکول تفریق تدریسی حکمت عملی کی شکل میں تعلیمی مدد فراہم کرتے ہیں۔ خصوصی اساتذہ بعد میں خصوصی ضروریات کے لیے تمام سیکھنے والوں کے لیے ایک معاون ماحول پیدا کرتے ہیں۔ یہ معاونت نہ صرف معذور طلبا کی مدد کرتی ہے، بلکہ جامع اسکول زیادہ ذمہ دار سیکھنے کا ماحول بنا کر ہونہار باصلاحیت سیکھنے والوں کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔

شمولیتی تعلیم طلباء کو یہ احساس دلانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے کہ وہ واقعی اسکول کی کمیونٹی کا حصہ ہیں۔ یہ معذور افراد کی ایمانداری سے قبولیت اور تمام طلباء کے لیے باہمی احترام کی وجہ سے ہے۔ شمولیتی اسکولوں میں ایسے ماحول کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جہاں طلباء اور ان کے خاندانوں کی قدر کی جاتی ہے۔

سیکھنے کے پورے ماحول میں مسلسل رویے کی معاونت کو نافذ کرنے کے لیے شمولیتی تعلیم اہم ہے۔ مستقل مزاجی معذوری والے طلبا کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ اسکول رویے کی حمایت اور ہم مرتبہ کی طرف سے قبولیت سیکھنے کا مثبت ماحول قائم کرنے میں مدد کرتی

ہے۔

اسکول بچوں کے لیے دوستی پیدا کرنے اور سماجی مہارتیں سیکھنے کے لیے اہم جگہ ہوتی ہے۔ معذوری اور عام بچے شمولیتی کلاسوں میں ایک دوسرے کے ساتھ آپسی تعاون سے سیکھتے ہیں۔ عمومی بچے شمولیتی کلاس روم میں اپنے معذور ساتھیوں کی ضروریات کو محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں کے رویے کو خاص ضروریات کے ساتھ سمجھتے ہیں۔

تعلیم کے دوسرے ماڈل جیسے علیحدگی اور معذور طلباء کے لیے خصوصی تعلیم کے لیے خصوصی اسکول زیادہ خرچیلا ہے۔ یہ اسکول ہر ایک کے لیے عملے اور مواد کی زیادہ سے زیادہ دستیابی کو برقرار رکھنے میں مہنگا ثابت ہوتے ہیں۔ شمولیتی تعلیم اسکول کے وسائل کا زیادہ موثر استعمال کرتی ہے جس کی وجہ سے حکومت پر ایک اضافی بوجھ کم ہوتا ہے۔ جب طلباء شمولیتی اسکولوں میں پڑھتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے کی انفرادیت کا احترام کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کا موقع ملتا ہے۔ ایک ہم آہنگ سماجی ماحول میں اپنی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں۔

1.7 شمولیتی تعلیم کے اصول(Principles of Inclusive Education)

شمولیتی تعلیم سبھی کے لئے ایک ساتھ تعلیمی سہولتیں مہیا کرانے کے اصول پر کام کرتا ہے۔ یہ معذور یا خصوصی بچوں کے لئے علیحدہ تعلیمی نظام کرنے کے اصول کے مخالف ہے۔ شمولیتی تعلیمی نظام میں انفرادی تفاوت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے سب سے اہم اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی بھی دو سیکھنے والے ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں لیکن سبھی کو ایک ساتھ تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ شمولیتی تعلیمی نظام سبھی طلباء کو سیکھنے کے مساواتی حق کے اصول پر کام کرتا ہے۔ اس میں طلبا کو جائزہ لینے اور مختلف ہدایات فراہم کرنے کو بہت اہمیت دیا جاتا ہے۔ اس سے معلمین کو معذور طلباء کو تدریسی تجربہ فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ تمام طلباء کو تعلیمی تجربہ کی ایک وسیع میدان فراہم کرتا ہے۔ شمولیتی تعلیم کے بنیادی اصولوں کو درج ذیل طور پر دیکھا سا سکتا ہے

انفرادی تفاوت- دنیا کے ہر انسان میں انفرادی تفاوت نفسیاتی اور قدرتی عناصر ہے۔ انسان یا بچوں میں یہ تفاوت ظاہری اور باطنی دونوں صورت میں پائے جاتے ہیں۔ شمولیتی تعلیم انفرادی تفاوت کے اصول پر کام کرتا ہے۔ اس میں خصوصی بچوں کو ان کی شخصیت اور ضرورت کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہونہار طلباء جلدی سیکھ لیتے ہیں، اوسط اور سست بچے آہستہ آہستہ سیکھتے ہیں اور کچھ بچے ایسے ہوتے ہیں جو سیکھنے میں بالکل بھی دلچسپی نہیں لیتے۔ ان سبھی کو ایک ساتھ مختلف طریقے کار سے تعلیم سے روشناس کرانا شمولیتی تعلیم کا بنیادی اصول ہے۔ طلباء کو انفرادی تفاوت کے مطابق تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ والدین کی شراکت پیدا کر ان کا تعاون حاصل کیا جاتا ہے۔ والدین مکمل تعاون سے خصوصی طلبہ کو مناسب تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

تعلیم کے حق کا اصول۔ تعلیم کا حق، دنیا میں تمام بچوں کے لیے ایک بنیادی اصول بنتا جا رہا ہے۔ 6 سے 14 سال کے سبھی بچوں کو تعلیم حاصل کرنا ہندوستانی آہین 21 (الف) کے مطابق ان کا بنیادی حق ہے۔ ملک کے سبھی اسکول داخلے کے خواہشمند بچوں کو بغیر کسی امتیاز کے تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے شمولیتی تعلیم وقت کی ضرورت ہے کیونکہ یہ تعلیم کے حق کے قانون کے نفاذ کے لیے ذمہ داری پوری کرنے میں

اسکول کی مدد کرتی ہے۔ تمام معذور اور عام بچوں کو مفت اور مناسب تعلیم حاصل کرنا ان کا حق ہے۔ کسی بھی اسکول کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی بھی معذور بچے کو باقاعدہ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے حق کو مسترد کر دے۔

مساوی مواقع کا اصول۔ شمولیتی تعلیم جس بنیادی اصول پر مرکوز ہے وہ ہے کہ سبھی بچوں کو سماجی حیثیت، جنسی اور جسمانی یا کسی دوسری معذوری سے قطع نظر مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنا ہے۔ مساوات کا مطلب صرف عام تعلیمی کلاسوں میں معذور طلباء کی جگہ نہیں ہے۔ اس عمل میں بنیادی تبدیلی کو شامل کرنا ضروری ہے جس طرح سے اسکول کی کمیونٹی ہر بچے کی انفرادی ضروریات کو سپورٹ کرتی ہو اور ان کو پورا کرتی ہو۔ شمولیتی تعلیم سے نہ صرف معذور طلباء کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ ایسا ماحول بھی پیدا ہوتا ہے جس میں عمومی اور خصوصی دونوں طرح کے ہر طالب علم کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔

غیر تعصب پسندی کا اصول۔ اداروں میں عمومی اور خصوصی طلبا کے درمیان فرق اور تعصب دیکھائی دیتے ہے جس کے نتیجے میں دقیانوسی تصورات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ استاد کا فرض ہے کہ وہ تعصب کے جذبات کو روکے اور اس کے خلاف بیداری پیدا کرے۔ یہ بڑے اور چھوٹے دونوں گروپوں میں طلباء کے دقیانوسی تصورات پر تبادلہ خیال کر کے کیا جا سکتا ہے۔ استاد یہ موضوع کلاس روم ایک جمہوری ماحول بنا کر کر سکتے ہیں۔ شمولیتی تعلیم اس طرح کے تعصب کو رد کرتا ہے اور تمام طلباء کے بارے میں یکساں بات کرتا ہے تاکہ تعصبات کو دور کیا جا سکے۔

مثبت سیکھنے کے ماحول کا اصول۔ مؤثر شمولیتی تعلیم کا ایک اور اہم عنصر سیکھنے کے پورے ماحول میں مسلسل رویے کی معاونت کا نفاذ ہے۔ یہ مستقل مزاجی عام تعلیمی ماحول میں جذباتی یا رویے کی معذوری والے طلبا کی کامیابی کے لیے ضروری ہے، لیکن اسکول بھر میں طرز عمل کی حمایت بھی پوری اسکول کمیونٹی میں اعلیٰ توقعات قائم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

مناسب مواد کے انتخاب کا اصول۔ بچوں کو سیکھنے تک رسائی کے قابل بنانے کے لیے مناسب مدد فراہم کی جانی چاہیے، مثلاً مادری زبان کی ٹیوشن، بریل، ٹیپ، سائن کی تشریح، تعلیمی معاونت ہر طالب علم کو مکمل نصاب تک رسائی میں مدد فراہم کرتی ہے۔ شمولیتی اسکول تعلیمی معاونت فراہم کرتے ہیں جو تمام سیکھنے والوں کے لیے ایک معاون ماحول پیدا کرتے ہیں۔ یہ معاونت معذوری کے شکار طلباء کی مدد کرتی ہے اور ہونہار اور باصلاحیت سیکھنے والوں کو سیکھنے کا ایک ماحول بناتی ہے۔

ثقافتوں کا اصول۔ شمولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ طلباء اپنے ثقافت کے ساتھ ساتھ دوسری ثقافتوں اور مذاہب کے بارے میں مثبت نظریہ رکھے۔ اس کے لئے دوسرے ثقافتی اور مذاہب کے بارے میں سیکھنا اور جاننا ضروری ہے۔ شمولیتی تعلیم اس اصول پر کام کرتا ہے کہ سبھی بچوں کو ایک ساتھ تعلیم دی جائے اور ایک ساتھ تعلیم حاصل کرنے سے ثقافتی سمجھ کا فروغ ملتا ہے۔

لچک کا اصول۔ یہ ضروری ہے کہ اساتذہ ہمارے نصاب کے تمام اسباق کے ساتھ ساتھ عام طور پر طے شدہ نصاب کی موافقت میں لچکدار ہوں بعض اوقات، سب سے زیادہ پڑھانے کے قابل لمحات غیر منصوبہ بند اور غیر رسم الخط کے ہوتے ہیں، اکثر پہلے سے ڈیزائن کیے گئے اسباق مکالمے یا تنقیدی سوچ کے لیے ایک اچھا نقطہ آغاز ہوتے ہیں۔

تنوع کے احترام کا اصول۔ معذور طلباء کے لیے شمولیتی تعلیم صرف اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب وہ طلباء محسوس کریں کہ وہ واقعی اسکول کی کمیونٹی کا حصہ ہیں۔ اس کے لیے اختلافات کے بارے میں کھلی اور ایماندارانہ گفتگو، تمام پس منظر اور صلاحیتوں سے تعلق رکھنے والے طلبا

کے لیے باہمی احترام کی ضرورت ہے۔ شمولیتی اسکولوں میں ایسی آب وہوا کا قیام ایک ایسے ماحول کو فروغ دے کر ہر ایک کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

1.8 شمولیتی تعلیم کی وسعت یا دائرہ کار(Scope of Inclusive Education)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ شمولیتی تعلیم میں نہ صرف عام بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے بلکہ اس میں جسمانی، ذہنی اور جذباتی طور پر معذور بچوں کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔اس لئے اس طرح کے اسکول میں دوسرے عام اسکولوں سے الگ کچھ خاص انتظام یا سہولتیں فراہم کرنی پڑتی ہے۔اس طرح دیکھا جائے تو شمولیتی تعلیم کا دائرہ دوسرے تعلیمی نظام سے زیادہ وسیع ہے۔اس شمولیتی تعلیمی نظام میں مختلف قسم کے بچوں کو تعلیمی سہولیاتیں فراہم کرائی جاتی ہیں جس سے اس کا دائرہ اور وسیع ہو جاتا ہے۔اس میں درج ذیل قسم کے بچے شامل ہوتے ہیں۔

1۔ آرتھوپیڈک بچے۔

2۔ سماعت سے محروم بچے۔

3۔ وہ بچے جو مکمل طور پر بصارت سے محروم ہیں یا جن کی ایک آنکھ ہے۔

4۔ ذہنی معذور بچہ جو تعلیم کے لیے اہل ہو۔

5۔ مختلف قسم کی معذوری والے بچے جیسے سماعت سے محروم، بصارت سے محروم، آرتھوپیڈک معذور وغیرہ کو شامل کیا جاتا ہے۔

6۔ نابینا طلباء جن کو نے 'بریل' میں پڑھنے لکھنے اور تربیت کی ضرورت ہے کو توجہ دی جاتی ہے۔

7۔ بہرے بچے جنہوں نے مواصلات میں مہارت حاصل کی ہے اور پڑھنا سیکھا ہے۔

8۔ شمولیتی تعلیم کے شعبے میں معذور بچے کی نارمل اسکول جانے سے پہلے تربیت، والدین کو راضی کرنا، ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم کے سطح پر پیشہ ورانہ تعلیم بھی شامل ہے۔

شمولیتی تعلیم میں سبھی طرح کے بچے اپنے انفرادی تفاوت کے باوجود ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔اس کا ماحول اور نظام لچکدار ہوتا ہے۔یہ بچوں کی عصری ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتا ہے۔اس میں طلبا مرکوز تدریسی طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔اور سیکھنے کے مشترکہ نقطہ نظر کو فروغ دیا جاتا ہے۔اس میں دوستانہ ماحول کے علاوہ موثر تدریس کے لیے جامع طرز عمل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سبھی طرح کے بچوں کو ایک ساتھ سیکھنے اور کھیلنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ شمولیتی تعلیم اس بات پر زور دیتی ہے کہ تمام بچے اپنے علمی، جسمانی یا سماجی و اقتصادی تفاوت کے باوجود ایک جیسے ہیں۔انہیں ایک طرح کے اسکول میں جانے سے روکنا جائز نہیں ہے۔ شمولیتی ماحول میں تعلیم حاصل کرنا سبھی بچوں کا بنیادی حق ہے۔ شمولیتی تعلیم مرکزی دھارے کے تعلیمی نظام میں بغیر کسی امتیاز یا تفریق کے تمام بچوں کے مساوی تعلیم کے حقوق کی حمایت کرتی ہے۔ یہ دوسرے بچے کی قیمت پر ایک بچے کی ضرورت کو پورا کرنے کے بارے میں نہیں ہے۔یہ سب کو شامل کرنے والی ترتیبات میں شامل کرنے کے اصول پر کام کرتا ہے۔ تمام قسم کی استثنائیات /اخلاقیات / معذوری کے حامل بچوں کو مواقع ملتے ہیں۔ مشترکہ تعلیمی تجربات اور تفریق آموز تجربات کے ساتھ سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔اس میں تفریق تدریسی، سیکھنے کی حکمت عملیوں، معاونت اور رہائش کے ساتھ اپنے سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔ شمولیتی اسکول میں مخصوص بچوں کو آزادانہ ماحول ملتا ہے

تاکہ زندگی گزارنے کے عام اصولوں کو سیکھ سکے۔ یہ سب کو بغیر کسی تفریق کے اپنی صلاحیت کے مطابق بڑھنے اور ترقی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ معذوریت مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں اور ایسے معذور بچوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ان کی خصوصی ضروریات کے مطابق خصوصی تعلیم کے لیے اسکول کا بندوبست کرنا ایک مہنگا معاملہ ہے۔ جبکہ شمولیتی کلاس روم میں تمام طلباء کو ایک ہی طرح سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اسکولوں میں دستیاب وسائل سب کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس تعلیمی نظام میں اساتذہ بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ شمولیتی طرز عمل کو فروغ دینے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معلم تعلیمی پروگراموں کی فراہمی کے لیے نصاب کو تیار کرنے، بہتر تعلیمی ماحول بنانے میں مدد کرتے ہیں جو تمام بچوں کے لیے موزوں ہیں۔ شمولیتی تعلیم کا بنیادی مقصد یہ سمجھ پیدا کرنا ہے کہ تمام بچوں میں سیکھنے کی قابلیت ہوتی ہیں۔ اگر انہیں سیکھنے کا معقول ماحول اور تمام تعلیمی سہولتیں فراہم کی جائیں تو معذور بچے بھی عام بچوں طرح قابل اور کامیاب بن سکتے ہیں۔

1.9 خلاصہ (Summary)

دنیا کے ہر انسان کو قدرت کی طرف سے فراہم کردہ ہر قسم کی سہولیات سے لطف اندوز ہونا اس کا بنیادی حق ہوتا ہے۔ خصوصی بچہ بھی معاشرے کا ایک لازمی حصہ ہے اور ان کے لیے بھی تعلیم کی ضرورت ناگزیر ہو جاتی ہے۔ جمہوریت میں خصوصی بچوں کی تعلیم ضروری ہے تاکہ یہ بچے زیادہ سے زیادہ ترقی کر سکیں، ان کی فطری صلاحیتیں نکھر سکیں تاکہ وہ مستقبل میں اچھے شہری بن کر معاشرے اور ملک کو فائدہ پہنچا سکیں۔ خصوصی بچوں کو تعلیم سے متعلق تمام سہولیات فراہم کرنے کے لئے شمولیتی تعلیم سب سے زیادہ مستفید اور کارآمد ہے۔

1.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کرنے کے بعد اب آپ

- شمولیتی تعلیم کے معنیٰ اور تصور سے واقف ہو گئے ہوں گے۔
- ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کے رجحان سے آگاہ ہو گئے ہوں گے۔
- شمولیتی تعلیم کی خصوصیات و مقاصد سے واقف ہو گئے ہوں گے۔
- شمولیتی تعلیم کے ضرورت و اہمیت کو سمجھ گئے ہوں گے۔
- شمولیتی تعلیم کے اصول اور وسعت سے واقف ہو گئے ہوں گے۔

1.11 فرہنگ (Glossary)

- تنوع۔ جدت، قسم
- بریل۔ نابینا کے پڑھنے میں استعمال ہونے والا آلہ

- آرتھوپیڈک۔چوٹ لگنے یا کسی حادثے کے وجہ سے جسمانی معذوریت
- جومیٹن۔تھائی لینڈ کے ایک شہر کا نام
- این،سی،ایف۔نیشنل کریکولم فریم ورک
- آر،ای،ٹی۔رائٹ ٹوایجوکیشن
- نابینا۔آنکھ سے نہیں دیکھائی دینے والوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

1.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ "شمولیتی تعلیم مساوات، تنوع اور سماجی انصاف کی تعلیمی اقدار کو اپنانے کے بارے میں ہے۔"کس کا قول ہے؟

a) کانٹ b) موران c) لاک d) روسو

2۔ شمولیتی تعلیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تعلیمی نظام ہے؟

a) طلبامرکوز b) معلم مرکوز c) معذوریت پسند d) اسکول مرکوز

3۔ 'بریل'کس طرح کے بچوں کو پڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔؟

a) گنگے b) بہرے c) معذور d) نابینا

4۔ تعلیم کا حق ایکٹ 2009 کس سال نافذ کیا گیا؟

a) 2011 b) 2009 c) 2010 d) 2012

5۔ کوٹھاری کمیشن۔۔۔۔۔۔۔۔اسکولی نظام کی سفارش کی؟

a) بنیادی b) مشترکہ c) خصوصی d) ثانوی

6۔ سارجنٹ رپورٹ کس سال آیا؟

a) 1941 b) 1952 c) 1944 d) 1950

7۔ عالمی کانفرنس'تعلیم سب کے لیے' 1990 کس ملک میں منعقد ہوئی تھی؟

a) تھائی لینڈ b) بھارت c) امریکہ d) جاپان

8۔ آئین کے کس دفعہ میں 1 سے 8 درجہ تک کا تعلیم بچوں بنیادی حق ہے؟

a) 20 b) 21 c) 22 d) 23

9۔ ہندوستان میں 6 سے 14 سال کے سبھی بچوں کو مفت ولازمی تعلیم حاصل کرنا بنیادی حق ہے۔کس سال نافذ ہوا؟

a) 2009 b) 2011 c) 2012 d) 2010

10۔ کوٹھاری کمیشن قائم کیا گیا تھا؟

a) 1964 b) 1667 c) 1967 d) 1972

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی (Answer Key)

1۔ b) 2۔ a) 3۔ d) 4۔ c) 5۔ b) 6۔ c) 7۔ a) 8۔ b) 9۔ d) 10۔a)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ شمولیتی تعلیم کے مفہوم کو واضح کریں؟

2۔ ہندوستان میں شمولیتی تعلیم کے رجحان کو لکھیں؟

3۔ شمولیتی تعلیم کے خصوصیات کو لکھیں؟

4۔ شمولیتی تعلیم کے دو مقاصد کو بتائیں؟

5۔ شمولیتی تعلیم کے دو اصولوں کو لکھیں؟

6۔ شمولیتی تعلیم کی اہمیت کو لکھیں؟

7۔ شمولیتی تعلیم سے طلبا میں خود اعتمادی کا فروغ کیسے ہوتا ہے۔ لکھیں؟

8۔ شمولیتی تعلیم ہم جہت شخصیت کا فروغ کرتا ہے۔ کیسے؟ لکھیں

9۔ شمولیتی تعلیم سماجی ہم آہنگی قائم کرنے میں معاون ہے۔ کیسے؟

10۔ شمولیتی تعلیم ثقافتی فروغ دیتا ہے۔ کیسے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ شمولیتی تعلیم مساواتی تعلیم کو تقویت دیتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کریں؟

2۔ شمولیتی تعلیم قومی یکجہتی کو فروغ دیتا ہے۔ کیسے؟ تفصیل سے لکھے۔

3۔ موجودہ دور میں شمولیتی تعلیم کی ضرورت کو واضح کریں؟

4۔ شمولیتی تعلیم کے مقاصد کو تفصیل سے لکھیں؟

5۔ شمولیتی تعلیم کے اصولوں کو تفصیل سے لکھیں؟

1.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Education of exceptional children- S.S. Chauhan-1989

2۔ Special Education, Dr Narayan Barik

3۔ Educational Rights of Children with Special Needs. NCERT

4۔ مانی،1988؛ مکھرجی،1986؛ پانڈےاوراڈوانی،1997

5۔ Inclusive Education for children with special needs- Neena das-Atlantic Publication, New Delhi

6۔ Inclusive Education -creating an inclusive school- Dr. P.K. Arya & Soma-2018, Neelkamal publication.

7۔ Integrated and Inclusive education- 2006-Dr. P Vijiyan & T. Geetha-Kanishka publication.

8۔ Inclusive Education- Y. Thakur. 2016- Agrwal publication.

9۔ شمولیتی تعلیم،ایک تعارف۔ڈاکٹر این آےانصاری&ایس پی آنن۔2021۔قومود پبلیکشن۔

10۔ خصوصی تعلیم۔ کمار سنجیو۔پٹنہ

11۔Inclusive Education: Perspectives, Praxis and Pedagogy, Yukti Sharma, Pearson education, 2021

12۔Creating Inclusive Education, S.K. Mangal, Uma Mangal, Tandon Publication,2019

13۔Inclusive Education, Parul Sharma &Mamta Choudhary, R.Lall, 2023.

اکائی2۔ خصوصی تعلیم- معنی، تصور، ضرورت اور اہمیت

(Special Education- Meaning, Definition, Need & Importance)*

اکائی کے اجزاء

2.0 تمہید(Introduction)

2.1 مقاصد(Objectives)

2.2 خصوصی تعلیم: مفہوم اور تصور(Special Education: Meaning and Concept)

2.3 خصوصی تعلیم کے مقاصد(Objectives of Special Education)

2.4 خصوصی تعلیم کی ارتقا(Evolution of Special Education)

2.5 خصوصی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت(Need and Importance of Special Education)

2.5.1 خصوصی تعلیم کی ضرورت(Need of Special Education)

2.5.2 خصوصی تعلیم کی اہمیت(Importance of Special Education)

2.6 معذور بچوں کی درجہ بندی(Classification of Children with Disabilities)

2.6.1 معذوری کی شناخت(Identification of Disability)

2.6.2 معذوری کی قسمیں(Types of Disabilities)

2.7 خلاصہ(Summary)

2.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

2.9 فرہنگ(Glossary)

2.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

2.0 تمہید(Introduction)

آسان لفظ میں خصوصی تعلیم کی معنی، وہ تعلیم ہے جو خصوصی بچوں یعنی جسمانی اور ذہنی طور پر معذور اور مجبور بچوں کو دی جاتی ہے۔

* Dr. Nehal Ahmad Ansari, Assistant Professor, MANUU CTE, Asansol

یہ تعلیم کے ایک ایسا شعبہ ہے جس میں ان بچوں کے لئے تعلیمی انتظام کیا جاتا ہے جو عام بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ بچے جسمانی اور ذہنی طور پر عام بچوں سے مختلف ہوتے ہیں اس لئے انہیں عام بچوں سے مختلف اور خاص تعلیمی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں خصوصی بچے بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بچے اپنی مدد خود کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس تعلیمی نظام میں معذور اور خاص بچوں کی پہچان کرا انہیں تعلیمی ضرورتوں کے مہیا کران کے صلاحیتوں کو فروغ دینے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ خصوصی تعلیم میں اسی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

2.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ۔

- خصوصی تعلیم کے مفہوم اور تصور کو سمجھ جائینگے۔
- خصوصی تعلیم کے نوعیت اور اہمیت سے واقف ہو جائینگے۔
- خصوصی تعلیم کے مقاصد سے آگاہ ہو جائینگے۔
- خصوصی تعلیم کے تناظر اور خصوصیت سے واقف ہو جائینگے۔
- خصوصی تعلیم کے اقسام سے واقف ہو جائینگے۔

2.2 خصوصی تعلیم۔ مفہوم اور تصور(Special Education: Meaning and Concept)

خصوصی تعلیم، تعلیمی نظام کی ایک شاخ ہے۔ اس کے تحت ان بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے جو جسمانی، ذہنی اور سماجی طور پر کمزور یا معذور ہوتے ہیں اور خصوصیات میں عام بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کی ضروریات بھی عام بچوں کے مقابلے میں خاص ہوتی ہیں۔ اس لیے انہیں خصوصی بچے یا خصوصی ضرورت والے بچے کہا جاتا ہے۔ یہ بچے خود سے اپنی مدد کرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے خصوصی تعلیم کے تحت خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کی خصوصی تعلیمی ضروریات کی نشاندہی اور مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے تحت خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو اسکول، خاندان اور معاشرے میں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انہیں اس طرح تربیت دی جاتی ہے کہ وہ سماج میں علیحدگی محسوس نہ کر سکیں۔ اس تعلیم نظام کے ذریعہ معذور بچوں کو باصلاحیت اور قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے روزمرہ کے مسائل کا حل خود تلاش کر سکیں۔ ان میں مختلف طریقے کے مہارتوں کا فروغ دیا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ عام اور خصوصی بچوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ عام بچوں کو پڑھانے کے لیے جو طریقے تدریس کا استعمال کیا جاتا ہے وہ خصوصی بچوں کے معاملے میں کارآمد ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خصوصی بچوں کے تدریس کے لیے خصوصی نصاب، طریقہ کار اور تکنیک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان خصوصی نصاب اور طریقہ کار کو کمرہ جماعت میں عمل میں لانے کے لیے ایک خصوصی تربیت یافتہ استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ خصوصی تربیت یافتہ اساتذہ ان بچوں کی اس طرح رہنمائی اور تعلیم و تربیت کرتے ہیں کہ ان کے شخصیت کا مکمل فروغ ہو۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ خصوصی تعلیم ایک خاص طور پر تیار کی گئی تعلیمی ہدایات ہے جس کے تحت خصوصی تعلیمی سرگرمیوں و طریقہ تدریس، خصوصی نصاب اور

خصوصی اساتذہ کے ذریعے خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

خصوصی تعلیم کا معنی ہے علیحدہ اسکولوں میں خصوصی ضروریات والے بچوں کی تعلیم کا انتظام۔ یہ عام طور پر ان بچوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو معذوریت کا شکار ہوتے ہیں یہ معذوری زیادہ تر چوٹوں سے یا پیدائشی ہوتی ہے۔ ماہرین تعلیم اور ماہرین نفسیات کے درمیان خصوصی تعلیم کی تعریف کے مسئلہ پر کوئی اتفاق رائے نہیں ہے۔ مختلف لوگوں نے اسے مختلف طریقوں سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

وکی پیڈیا نامی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق

"یہ ایک طرح کی تعلیمی ہدایات ہے جو، ذہنی طور پر معذور یا جسمانی طور پر معذور بچوں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ اسے سیکھنے سے معذور بچوں کو ذہن میں رکھ کر بنایا گیا ہے۔ تعلیمی ہدایات کی تشکیل کے دوران نصاب میں تبدیلی، معاون آلات اور خصوصی سہولیات کی فراہمی وغیرہ کا خیال رکھا جاتا ہے تاکہ معذور بچے نئے تعلیمی ماحول سے بھرپور لطف اندوز ہو سکیں۔"

کرک کے مطابق

"خصوصی تعلیم کی اصطلاح تعلیم کے ان پہلوؤں کی نشاندہی کرتی ہے جو معذور اور مجبور بچوں کے لیے کی جاتی ہیں، لیکن یہ اوسط بچوں کے معاملے میں استعمال نہیں ہوتی۔"

Hallahan and Kaufman(1973) کے مطابق

"خصوصی تعلیم کا مطلب ہے مخصوص بچوں کو خصوصی طور پر تیار کردہ ذرائع سے تربیت دینا۔ اس کے لیے خصوصی وسائل، تدریسی تکنیک، آلات اور دیگر سہولیات درکار ہیں۔"

ہالہان اینڈ کاف مین کے مطابق

"خصوصی تعلیم کا مطلب ہے خصوصی طور پر تیار کردہ ہدایات جو ایک غیر معمولی بچے کی غیر معمولی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔"

ایک اور تعریف کے مطابق

"خصوصی تعلیم ایک قسم کا تعلیمی پروگرام اور اسائنمنٹ ہے جس میں معذور بچوں کی تعلیمی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے خصوصی کلاسز اور پروگرام یا خدمات مثال کے طور پر ایسے بچوں کے تعلیمی مقاصد کے لیے اسکول، کمیٹی فراہم کرتی ہے۔"

انٹرنیشنل فنڈ فار ایجوکیشن کے مطابق

"تعلیم ان بچوں کو فراہم کی جانے والی تعلیم ہے جنہیں خصوصی تعلیمی علاج کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور یا تعلیمی طور پر معمول سے مختلف ہوتے ہیں۔"

کرک اور گالاگھر (1986)

"جب ایک ہی کمرہ جماعت میں بچے نمایاں طور پر مختلف ہوتے ہیں، تو استاد کے لیے کسی قسم کی مدد کے بغیر ان کی تعلیمی صلاحیت تک پہنچنے میں مدد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ مدد جو اسکول ان بچوں کے لیے استعمال کرتے ہیں جو عام بچوں سے نمایاں طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ خصوصی تعلیم کہا جاتا ہے۔"

جے۔ڈی۔ہنٹ کے مطابق

"خصوصی تعلیم وہ تعلیم ہے جو جسمانی، جذباتی اور سماجی خصوصیات میں عام بچوں کی تعلیم سے مختلف ہوتی ہے۔"

بچے اپنے والدین کو پیارے ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات قدرتی یا غیر فطری وجوہات کی بنا پر بچے کی معمول کی حالت میں غیر ارادی تبدیلی آجاتی ہے جس کی وجہ سے ان کی معمول سرگرمیوں میں رکاوٹ یا نااہلی ہوتی ہے جس کی وجہ سے جزوی یا شدید نقصان ہوتا ہے۔ اس طرح نارمل بچے معذور بچوں کے زمرے میں آجاتے ہیں۔ معذوریت بچوں کی سرگرمیوں میں رکاوٹیں ان کی صلاحیت کو کم کرتی ہیں۔

معذور شخص کی اصطلاح سے مراد وہ شخص ہے جس کی جسمانی یا ذہنی صلاحیت میں کمی ہو۔ جس کے نتیجے میں ایک عام آدمی معاشرتی زندگی کی ضروریات کو مکمل یا جزوی طور پر اپنے طور پر پورا کرنے سے قاصر ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (1976) کے مطابق

"معذوری کسی شخص کی انتظامی کارکردگی اور سرگرمیوں کی خرابی کا نتیجہ ہے۔"

امریکن وِتھ ڈس ایبلٹیز ایکٹ (1990) معذوری والے شخص کی تعریف ایک ایسے شخص کے طور پر کرتا ہے جس کی جسمانی یا ذہنی خرابی زندگی کی ایک یا زیادہ اہم سرگرمیوں کو نمایاں طور پر محدود کرتی ہے۔

نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن (1991) کے مطابق

"معذوری کسی سرگرمی کو اس انداز میں یا اس حد کے اندر انجام دینے میں رکاوٹ ہے جو بنی نوع انسان کے لیے قابل فہم ہے یا اس کام کو انجام دینے کے لیے انتظامی صلاحیت کی کمی ہے۔"

اس طرح عالمی ادارہ صحت کے خیال میں، خرابیاں اعضاء کی سطح پر ہوتی ہیں، بیماریوں کے نتیجے میں معذوری فرد یا انسان کی سطح پر ہوتی ہے، اور معذوری کے نتیجے میں معذوری انسان کے ماحول کی سطح پر ہوتی ہے۔ یہ تینوں اصطلاحات معذوری کے نامیاتی ماڈل پر مبنی ہیں اور ان کے درمیان درج ذیل باہمی تعلقات ہیں۔

2.3 خصوصی تعلیم کے مقاصد (Objectives of Special Education)

ہر تعلیمی نظام کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں۔ اسی طرح خصوصی تعلیم بھی چند مقاصد کے زیر نظر وجود میں آئی۔ خصوصی تعلیم کے کچھ

مقاصد ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی (1986، 1992 اور 2020) میں واضح طور پر اس کے مقاصد کو بتایا گیا ہے۔ خصوصی تعلیم کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ خصوصی بچوں کی خصوصی ضروریات کی پہلے سے شناخت اور تعین کرنا۔

2۔ جسمانی نقائص کی صورت میں، ان کو سنگین ہونے سے پہلے روکنے کے اقدامات کرنا۔

3۔ خصوصی بچوں کو اس طرح سے تعلیم دینا کہ وہ معاشرے میں خود کو ایڈجسٹ کر سکیں۔ بچوں کو ان سرگرمیوں کی منصوبہ بندی میں حصہ دار بنانا جو انہیں مرکزی دھارے میں لائے۔

4۔ اس تعلیم کا مقصد خصوصی بچوں کے بارے میں والدین اور معاشرے کے لوگوں کی سوچ اور رویہ کو تبدیل کرنا۔

5۔ خصوصی تعلیم کا بنیادی مقصد خصوصی بچے کی ہمہ گیر ترقی اور فروغ ہے۔

6۔ جسمانی طور پر معذور بچوں کے تعلیمی مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اور ان کی بہتری کے لیے ایک اجتماعی تنظیم تیار کرنا۔

7۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کے والدین کو ہنر اور کام کی مہارت کے بارے میں سمجھانا اور بچوں کی پریشانیوں کو روکنے کے لیے اقدامات کرنا ہے۔

8۔ کمرہ جماعت میں معذور بچوں کی تدریسی صلاحیتوں اور مہارتوں کا اندازہ لگانا۔ ان میں یہ خواہش پیدا کرنا کہ وہ عام بچوں کی طرح سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔

9۔ کمرہ جماعت میں معذور بچوں کے جسمانی اور تعلیمی موافقت کی منظم طریقے سے شناخت کرنا اور کمرہ جماعت میں بنیادی سہولتیں فراہم کرنا۔

10۔ والدین اور کمیونٹی کو خصوصی تعلیم کے واقفیت والے پروگراموں میں حصہ دار بنانا۔ معذور بچوں کی دیکھ بھال کے لیے اساتذہ اور والدین کو ذہنی طور پر تیار کرنا۔

11۔ خصوصی تعلیم کے ماہرین اور اسکول کے عملے کے درمیان مشاورتی تعلق قائم کرنا۔ خصوصی ضروریات والے بچوں کو مرکزی دھارے کی کلاسوں میں داخل کرنے کے لیے پروگرام بنانا۔

12۔ معذور بچوں کی تعلیمی ضروریات کی پیمائش کے لیے معلومات جمع کرنا۔

13۔ ہر معذور بچے کی سرگرمیوں کا جائزہ لینا اور سرگرمی پر مبنی سیکھنے کے پروگرام بنانا۔

14۔ معذور بچوں کے لیے تعلیمی اہداف کا تعین کرنا اور ان میں والدین کی شرکت کو یقینی بنانا

15۔ معذور بچوں کے لیے تدریسی مواد تیار کرنا اور متبادل تعلیمی حکمت عملی وضع کرنا۔

2.4 خصوصی تعلیم کا ارتقاء (Evolution of Special Education)

بین الاقوامی تناظر۔ مغربی ممالک میں، ماقبل تاریخی دور میں، معذور بچوں کو پیدائش کے وقت یا بچپن میں ہی مار دیا جاتا تھا۔ انگلستان کے بادشاہ

ہنری دوم نے سب سے پہلے 12 ویں صدی میں معذور اور ذہنی طور پر بیمار بچوں کو معذور بچوں کی فہرست سے الگ کرنے کے لیے ایک قانون بنایا۔ سولہویں صدی کے نصف آخر میں، پوپ گریگوری اول نے اپنے پیروکاروں کو معذوروں کی مدد کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے ایک فرمان جاری کیا۔ قرون وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے معذوروں کی خدمت کی ذمہ داری اٹھائی اور ان کے لیے یتیم خانوں کا انتظام کیا۔ اس طرح یورپ میں معذوروں کے لیے خصوصی تعلیم اور منظم خدمات کا تصور پیدا ہوا۔

سولہویں صدی کے آغاز میں مغربی ممالک میں بہروں کے لیے خصوصی تعلیم کا آغاز باقاعدہ تعلیم و تربیت کے ذریعے ہوا۔ 1555 میں ہسپانوی سینٹ پیڈرو پونس ڈی لیون نے پہلی بار دکھایا کہ سماعت سے محروم بچوں کو بھی سکھایا جا سکتا ہے اور وہ آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ پاسکل بونٹ نے 1620 میں بہروں کی تعلیم پر ایک کتاب لکھی اور ایک دستی حروف تہجی تیار کی۔ انگلینڈ کے رہنے والے جان بلور نے 1644 میں بہروں کی تعلیم کے لیے دوسری کتاب شائع کی۔ اس کے بعد، 1680 میں، جارج ڈیلا 'گونے بہرے اور گونگے آدمی کے ٹیوٹر' کے نام سے ایک کتاب شائع کی، جس میں تعلیم کے لیے تدریسی طریقوں کی ترقی پر روشنی ڈالی گئی۔ سماعت سے محروم بچوں کی تعلیم کے لیے پہلا تعلیمی ادارہ برطانیہ میں تھامس بریڈ ووڈ (1767) نے قائم کیا تھا۔ بریڈ ووڈ کے طریقے حروف اور علامتوں کی وضاحت کے لیے زبانی اور جسمانی طریقوں کا مجموعہ تھے۔ اس میں باڈی لینگویج کا زیادہ استعمال کیا گیا۔

تقریباً اسی وقت، سیموئیل ہینکے نے زبانی طریقے تیار کیے جن میں بچے اسے ہونٹ پڑھنے اور بولنے کی خصوصی مہارت کی تربیت دی گئی۔ اس تعلیم میں بولنے والے کے ہونٹوں اور چہرے کا بغور مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بچے کو اس شخص کے کہے جانے والے الفاظ کو سمجھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ سیموئیل نے 1778 میں جرمنی کے شہر لیپزگ نامی جگہ پر بچوں کی تعلیم کے لیے کوششیں شروع کیں اور یہ تعلیم ایف ایم ہل (1874) نے تیار کی۔

گیلینڈر نے سننے سے محروم بچوں کی تعلیم فرانسیسی طریقہ کے مطابق شروع کی۔ 1847 میں، گیلینڈر نے سب سے پہلے مایا کو بہروں کی تعلیم کے لیے قائم کیا۔ آج کل اسے امریکن اسکول کے نام سے جانا جاتا ہے۔ میساچوسٹس میں بہروں کے لیے پہلا زبانی اسکول 1867 میں قائم کیا گیا تھا۔ بوسٹن (1864) میں بہروں کے لیے تعلیم کا کام شروع ہوا۔ 1874 میں نیویارک شہر میں نوجوانوں کے لیے تعلیم کا کام شروع ہوا۔ اس کے بعد گراہم ویل نے سماعت سے محروم افراد کی تعلیم کے لیے مزید کام کیا۔ خصوصی تعلیم کے میدان میں ایک روشن مثال ہیلن کیلر ہیں، جو خود اندھی اور بہری تھیں۔ انہوں نے خصوصی تعلیم کے ذریعے جسمانی نقائص پر قابو پا لیا تھا۔

بصارت سے محروم طلباء کی تعلیم کا آغاز یورپ کے رہنے والے 'ویلنٹائن ہیئی' نامی فرانسیسی سماجی کارکن نے کیا۔ اس نے 1784 میں پیرس میں بصارت سے محروم افراد کے لیے ایک قومی تنظیم قائم کی۔ یہ ایک منظم اسکول ہے اور اس کی کامیابی نے اگلے 15 سالوں میں یورپ میں 7 ایسے ہی اسکولوں کا قیام عمل میں لایا۔ سیموئل پرنڈلی ہونے 1829 میں واٹر ٹاؤن، میساچوسٹس میں نابینا افراد کے لیے پہلا اسکول قائم کیا۔ اس سے بصارت سے محروم افراد کے لیے رہائشی اداروں کے قیام کی تحریک ہوئی۔ بصارت سے محروم افراد کے لیے بات کرنے کی نعمت جیسی ڈیوائسز تیار کی گئیں، جس نے پرنٹنگ کو سائے (خیالی تصویر) میں تبدیل کر دیا، جسے انگلیوں وغیرہ کی مدد سے پڑھا جا سکتا تھا۔ 'کرز ویل' کی تیار کردہ 'ریڈنگ مشین'، جس نے تحریری یا پرنٹ شدہ متن کو تقریر میں تبدیل کیا، معذوروں کے لیے تعلیم کے میدان میں ایک

انقلاب لایا۔

جرمنی میں ذہنی طور پر پسماندہ بچوں کی خصوصی تعلیم کے لیے خصوصی کلاسز والا پہلا پبلک اسکول قائم کیا گیا(1859)۔اس کے بعد آنے والے سالوں میں یورپ کے دیگر ممالک میں خصوصی تعلیم کے تعلیمی ادارے قائم ہوئے۔ دماغی طور پر معذور بچوں کے لیے خصوصی کلاسوں کے ساتھ امریکہ کا پہلا پبلک اسکول 1896 میں رہوڈز جزائر پر پروویڈنس نامی جگہ پر کھولا گیا تھا۔

ہندوستانی تناظر۔ ہندوستان میں خصوصی تعلیم کی ترقی کی تاریخ پر غور کیا جائے تو معذور افراد کی دیکھ بھال کرنا قدیم زمانے سے ہندوستانی ثقافتی روایت کا حصہ رہا ہے۔ قدیم زمانے میں ہندوستان میں بہت سے بادشاہ، موسیقار اور فلسفی تھے جو کسی نہ کسی معذوری کا شکار تھے۔ عظیم شاعر سورداس، مہابھارت دور کے بادشاہ دھریتراشٹر نابینا تھے۔ مشہور فلسفی 'اشٹاوکر' ایک سے زیادہ معذوری کا شکار تھے۔ قرون وسطیٰ کے ہندوستان میں بھی بہت سے ٹھوس شواہد ملے ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ گویائی اور سماعت سے محروم افراد کو خفیہ سرکاری دستاویزات کی نقل کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ گپتا دور میں جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے پیشہ ورانہ تربیت اور سرگرمیوں کے انعقاد کے شواہد بھی ملے ہیں۔ لیکن معذور بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم کے لیے منظم کوششیں انیسویں صدی میں ہی شروع ہو سکیں۔

ہندوستان میں نابینا بچوں کی تعلیم کے لیے پہلی منظم کوششیں عیسائی مشنریوں نے شروع کیں۔ سنہ 1887 میں ایک عیسائی مبلغ 'اینی شارپ' نے صوبہ پنجاب کے شہر امرتسر میں نابینا بچوں کے لیے ملک کا پہلا اسکول کھولا۔ سماعت سے محروم بچوں کے لیے پہلا باقاعدہ اسکول 1882 میں ممبئی میں قائم کیا گیا اور ذہنی طور پر معذور بچوں کے لیے پہلا خصوصی اسکول 1939 میں کھولا گیا۔

سال 1944 میں، انگلینڈ میں تعلیم کی عالمگیریت کے لیے ایجوکیشن ایکٹ یا بٹلر ایکٹ منظور کیا گیا۔ 1944 میں ہی سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن نے ہندوستان کی تعلیمی ترقی پر ایک تفصیلی رپورٹ (سارجنٹ رپورٹ) شائع کی۔ سارجنٹ رپورٹ میں (بچوں کی تعلیم) تمام بچوں کے خصوصی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے معذور قرار دیئے گئے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کی سفارش کی گئی۔ اس رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ حکومت نے اب تک معذور افراد کی تعلیم کے لیے بہت کم کام کیا ہے۔ جو کچھ بھی ہوا ہے رضاکارانہ کوششوں سے ہوا ہے۔ سارجنٹ رپورٹ میں کہا گیا کہ ذہنی یا جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے بنائے گئے انتظام کو قومی نظام کا لازمی حصہ ہونا چاہیے اور اسے محکمہ تعلیم کے زیر انتظام ہونا چاہیے۔ جہاں بھی ممکن ہو، معذور بچوں کو عام بچوں سے الگ نہیں کیا جانا چاہئے اور انہیں خصوصی اسکولوں یا اداروں میں صرف اس وقت بھیجا جانا چاہئے جب ان کی معذوری کی نوعیت کی وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہو۔ اسکولوں میں جزوی طور پر معذور بچوں کو خصوصی علاج دیا جائے۔ نابینا اور معذور افراد کو خصوصی تربیت یافتہ اساتذہ سمیت تعلیم سے متعلق خصوصی انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے مرکزی اداروں کا قیام مطلوب ہے۔ جہاں بھی ممکن ہو، معذوروں کو فائدہ مند روزگار کے لیے تربیت دینے اور ان کے لیے ایسا روزگار فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اس کے لیے بعد میں معاونت کا کام بھی ضروری ہے۔

2.5 خصوصی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت (Need and Importance of Special Education)

2.5.1 خصوصی تعلیم کی ضرورت (Need of Special Education)

1۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتی ہے چاہے بچہ ہونہار ہو یا پسماندہ۔

2۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کو معاشرے کے ساتھ ایڈجسٹ کرنے میں مدد کرتی ہے۔

3۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کی شناخت اور تشخیص میں مددگار ہے۔

4۔ خصوصی تعلیم کی نوعیت ترقیاتی ہے۔

5۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کے شخصیت کا فروغ دے ان میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔

6۔ خصوصی تعلیم فراہم کرنے کے لیے خصوصی تعلیمی مواد، خصوصی نصاب، خصوصی طریقہ تدریس اور خصوصی تربیت یافتہ اساتذہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

7۔ خصوصی تعلیم کے ذریعے پسماندہ بچوں کو ان کی سطح کے مطابق پیشہ ورانہ تربیت دے کر خود مختار بنایا جاسکتا ہے۔

8۔ یہ تعلیم بچوں کی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور لیاقتوں کو مد نظر رکھ کر دی جاتی ہے۔

9۔ خصوصی تعلیم آفاقی نوعیت کی تعلیم ہے۔

10۔ یہ تعلیم ہر طرح کے خصوصی بچوں کو دی جاتی ہے، چاہے اس کا مذہب، ذات، جنس اور نسل کچھ بھی ہو۔

11۔ ہر شہری کو عمومی تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ اس لیے خصوصی بچوں کو خصوصی تعلیم کا حق حاصل ہے۔

12۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کے ہر پہلو کو ترقی دیتی ہے، خواہ وہ جسمانی، ذہنی، سماجی یا جذباتی ہو۔

13۔ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کے تئیں لوگوں کے رویے میں تبدیلی لاتی ہے۔

14۔ یہ تعلیم خصوصی بچوں کو تحریک دیتی ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کا مقصد بھی حاصل کر سکیں۔

15۔ خصوصی بچوں کو ایسا ماحول فراہم کرنا، تاکہ وہ ملک کے مرکزی دھارے میں شامل ہو سکیں۔

2.5.2 خصوصی تعلیم کی اہمیت (Importance of Special Education)

1۔ خصوصی تعلیم عام تعلیم کی ایک تبدیلی شکل ہے۔

2۔ خصوصی تعلیم معذور بچوں کے لیے تدریسی طریقوں پر زور دیتی ہے۔

3۔ اس تعلیمی نظام میں تعلیم صرف خصوصی بچے کو دی جاتی ہے۔

4۔ اس میں تعلیم ایک منصوبہ بند اور منظم طریقے سے فراہم کی جاتی ہے۔

5۔ ذہنی طور پر پسماندہ بچوں کو اس تعلیم سے بہت فائدہ ہوتا ہیں۔

6۔ خصوصی اسکول میں بچوں کی خوبیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔

7۔ خصوصی بچے عام بچوں کی طرح ہی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

8۔ والدین اور معاشرے کے لوگوں کی سوچ اور رویہ کو تبدیل کرتی ہے۔

2.6 معذور بچوں کے درجہ بندی (Classification of Children with Disabilities)

معذوری ایکٹ کے سیکشن 2 کے تحت، معذوروں کو سات زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i) نابینا

ii) کم بینائی

iii) جذام کا علاج

iv) سماعت سے محروم

v) لوکوموٹر کی معذوری

vi) ذہنی معذوری یا کم ذہانت

vii) ذہنی طور پر بیمار

2.6.1 معذوری کی شناخت (Identification of Disability)

جسمانی رکاوٹ کے نتیجے میں معذوری پیدا ہوتی ہے۔ کوئی بھی کام کرنے کے لیے جسمانی، دماغی اور ذہنی طور پر کچھ قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی بچہ جسمانی، دماغی اور ذہنی طور پر کوئی کام نہیں کر سکتا تو اسے ہم معذوری کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی کا ایک پیر غائب ہو تو وہ سائیکل نہیں چلا سکتا کیونکہ اسے سائیکل چلانے کے لیے دونوں پیروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی بچے کی ذہانت کم ہے اور وہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اس طرح یہ بچوں کی معذوری کہیں گے۔

2.6.2 معذوری کی تین قسمیں ہیں (Types of Disabilities)

1۔ جسمانی معذوری (Physical Disability)

2۔ ذہنی معذوری (Mental Disability)

3۔ معذوریت (Handicap)

1۔ جسمانی معذوری: جسمانی معذوری کا مطلب ہے وہ معذوری جو جسمانی ہے یعنی کسی شخص کو دیکھنے، بولنے، سننے یا چلنے پھرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم جسمانی معذوری کو چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

i) بصری معذوری۔

ii) بولنے کی معذوری۔

iii) سماعت کی معذوری۔

iv) جسمانی معذوری۔

بصری معذوری۔ کچھ بچے ایسے ہوتے ہیں جن کی پیدائش سے آنکھیں نہیں ہوتیں اور کچھ بچوں کو آنکھ ہوتی ہے لیکن ان میں بینائی نہیں ہوتی۔ کچھ بچے پیدائش کے بعد حادثے، چوٹ، بیماری وغیرہ کی وجہ سے اپنی بینائی مکمل یا جزوی طور پر کھو دیتے ہیں۔ اس طرح کے بچے اکیلے ادھر ادھر نہیں جا سکتے۔ انہیں کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے بچے بصارت سے محروم بچے کہے جاتے ہیں۔ اس زمرے کے تحت قانونی طور پر صرف وہی بچے آتے ہیں جن کی بصری سر گرمی تصحیح کے بعد صفر یا 6.6 سے کم ہوتی ہے۔

بولنے کی معذوری۔ بولی یا زبان اپنے خیالات، احساسات کو دوسروں تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہم اپنے الفاظ کے ذریعے دوسروں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اگر بولنے والے میں کوئی نقص ہے یعنی وہ وقفے وقفے سے بولتا ہے، ہکلاتا ہے یا اس میں تلفظ سے متعلق کوئی نقص ہے تو وہ بولنے سے قاصر ہے اور اسے بولنے کی معذوری کہا جاتا ہے۔ یہ پیدائش سے یا پیدائش کے بعد کسی حادثے کے وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر بولنے کی نشوونما صفر ہے یا بولنے کی معذوری کا بہت قریب سے سماعت کی خرابی سے تعلق ہے تو، اسپیچ تھراپی یا ہونٹ ریڈنگ یا انگلیوں پر پڑھنا ضروری ہے۔

سماعت کی معذوری-کان ایک اہم حسی عضو ہے۔ ہم سن کر دنیا کا علم حاصل کرتے ہیں آنکھوں کی بعد میں۔ اگر کوئی سن نہیں سکتا، کم سنتا ہے یا بالکل سن نہیں سکتا ہے تو اس کی سماعت میں نقص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عام آوازیں سننے سے قاصر ہے۔ ہم اسے سماعت کی معذوری کہتے ہیں۔ سماعت کی معذوری پیدائش یا پیدائش کے بعد حادثے، چوٹ یا بیماری کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ سننے کی معذوری ان بچوں کی سننے کی صلاحیت بہت کم ہے۔ اس وجہ سے، وہ علاقے جن میں سماعت کے فعال استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔

جسمانی معذوری۔ کچھ بچے جسمانی طور پر اکیلے اسکول جانے کے قابل نہیں ہوتے۔ انہیں اسکول جانے کے لیے کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی بچہ پیدائش سے یا اس کے بعد پولیو کا شکار ہے یا اس کی ٹانگیں خراب ہو گئی ہیں تو وہ خود اسکول نہیں جا سکتا۔ اسے اسکول جانے کے لیے کسی کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس قسم کے بچوں کو جسمانی طور پر معذور بچے کہا جاتا ہے۔ جسمانی معذوری ان کی روزمرہ کی زندگی کو متاثر کرتی ہے۔

2۔ ذہنی معذوری۔ معاشرے میں ہر قسم کے بچے ہوتے ہیں۔ کچھ نارمل، کچھ نارمل سے کم اور کچھ کی ذہانت نارمل سے زیادہ ہوتی ہے۔ ذہنی طور پر معذور بچوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

i) سیکھنے سے معذور

ii) ذہنی معذور

سیکھنے سے معذور۔ اس زمرے کے بچے نارمل نظر آتے ہیں لیکن وہ سمجھنے، پڑھنے اور لکھنے سے قاصر ہیں۔ وہ زندگی کے ہر شعبے میں عام بچوں سے پیچھے ہیں۔ اس قسم کے بچوں کو لرننگ ڈس ایبلڈ کہا جاتا ہے۔ ان بچوں کو ان شعبوں میں سیکھنے کی خصوصی ضروریات ہیں جن میں سننے یا بولنے کے فعال استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول جانے والے بچوں میں کچھ اس پریشانی کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ بچے ذہانت میں نارمل ہوتے

ہیں پھر بھی پڑھائی میں بہت کمزور ہوتے ہیں۔ یہ بہت دھیرے دھیرے سیکھتے ہیں۔

ذہنی معذور۔ اس زمرے میں وہ بچے شامل ہیں جن کا آئی کیو عام بچوں سے کم ہے، یعنی ان کا آئی کیو 90 سے کم ہے۔ اس قسم کے بچوں کو ذہنی معذور کہا جاتا ہے۔ انٹیلی جنس ٹیسٹ پر انہیں ان شعبوں میں سیکھنے کی خصوصی ضروریات ہیں جن میں ذہانت کے فعال استعمال اور موافقت پذیر رویے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3۔ معذوریت (Handicap) جسم کے اعضاء کی خرابی کے وجہ سے معذور فعل ہوتی ہے۔ معذوری فعل کے سبب معذوریت ہوتی ہے۔ یعنی معذوریت نقص جسم اور معذوری فعل کا نتیجہ ہے۔ معذوریت کا تعلق کسی شخص کے ان مسائل سے ہے جو جسمانی نقص اور معذور فعل کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ جسم کی معذوری زندگی کے ایک شعبے کو متاثر کر سکتی ہے لیکن دوسرے کو نہیں۔ مثال کے طور پر ایک معذور شخص دوڑ میں حصہ نہیں لے سکتا لیکن اسے پڑھائی میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ معذوری کے اثر کو علاج سے کم کیا جا سکتا ہے جیسے کہ مصنوعی اعضاء لگانا، سماعت کے آلات کا استعمال، چشمہ کا استعمال وغیرہ۔ یہ سماجی اور نفسیاتی شکل میں ہے۔

عالمی ادارہ صحت (1976) کی طرف سے معذور، معذوری اور معذوریت تین الفاظ ہیں جیسے ہم جسمانی معذور، فعل معذور اور معذوریت بھی کہتے ہیں۔ ان تینوں الفاظ کو مثالوں کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تینوں الفاظ جذباتی طور پر جڑے ہوئے ہیں اور ان کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ تینوں الفاظ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ خصوصی بچوں کی وضاحت کے لیے ان تین الفاظ کے ساتھ نیم نارمل بچہ، خصوصی اور مخصوص الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ کن بچوں کو نارمل سمجھا جائے اور کن بچوں کو خاص سمجھا جائے۔ کافی بحث اور مباحثہ کے بعد، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔ مذکورہ تینوں الفاظ کی تعریف پیش کرتے ہوئے استعمال کے نقطہ نظر سے ان تینوں الفاظ میں فرق واضح کر دیا گیا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی طرف سے دی گئی تعریفیں درج ذیل ہیں (According to World Health Organisation)

جسمانی معذوری یا معذور (Impairment)

جسم کی ساخت اور ظاہری شکل کی خرابیاں اور کسی بھی اصولی خرابی کے نتیجے میں اعضاء یا نظام کا کام اعضاء کی سطح پر خلل کو ظاہر کرتا ہے۔

(Impairment- Impairment is defined as a fundamental, structural, psychological and physiological deficit. OR Impairment means, abnormalities of body structure and appearance and organ or system function resulting from any in principle impairment represents disturbances at the organ level.)

فعل معذوری (Disability)

فرد کی کارکردگی اور سرگرمی کے لحاظ سے جسمانی خرابی کے نتائج کی عکاسی کرتی ہے۔

(Disability- Disability reflect the consequences of impairment in terms of

performance and activity by the individual. OR Disability is defined as the functional deficit that a person experiences as a result of impairment.)

معذوریت(Handicap)

معذوری اور معذوری کے نتیجے میں فرد کی طرف سے محسوس ہونے والے نقصانات سے مراد ہے جو کہ فرد کے ماحول سے مطابقت کے ساتھ تعامل کی عکاسی کرتا ہے۔

(Handicap- Handicap is defined as the disadvantage a person with disability experience in various societal setting as a result of that disability OR Handicap on the other hand, refer to disadvantage experienced by the individual as a result of impairment and disabilities handicaps this reflects interaction with an adaption to the individual's surrounding.)

معذوریت کا تعلق فرد کی معذوری سے ہے۔ جسمانی معذوری، فعل معذوری اور معذوریت عملی طور پر ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کا بازو یا جسم کا حصہ پیدائشی طور پر چھوٹا ہو تو جسمانی ساخت کے نقطہ نظر سے اس کے جسم میں خرابی نظر آتی ہے لیکن یہ خرابی اسے کسی بھی طرح معذور نہیں بناتی۔ اگر کوئی بچہ یا شخص جسمانی طور پر اپنے روزمرہ کے کام کرنے سے قاصر ہے تو ہم اسے معذور کہیں گے۔ معذوری جسم کے ایک حصے یا عضو کو متاثر کرتی ہے لیکن جسم کے دوسرے حصوں کو متاثر نہیں کرتی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کی معذوری صرف ثانوی ہے۔ اس کے جسم کی کسی دوسری طاقت یا صلاحیت میں کوئی کمی نہیں ہے۔ آخر میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جسمانی معذوری، فعل معذوری اور معذوریت کے الفاظ ایک دوسرے کے مترادف نہیں ہیں۔ ان تینوں میں ایک دوسرے سے تعلقات ہیں لیکن ان تینوں میں کافی فرق ہے۔

جسمانی معذوری، فعل معذوری اور معذوریت کے درمیان فرق

Types/اقسام	Impairment	Disability	Handicap
بصارت	ٹھیک سے دیکھنے کے قابل نہ ہونا	تصویر کی عدم موجودگی	واضح طور پر دیکھنے کے قابل نہ ہونے کی معذوری
سماعت	سننے میں دشواری	واضح طور پر نہ سننے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔	عام آوازیں سننے سے قاصر ہونا۔
بولنا	بولنے میں دشواری	واضع طور پر تلفظ کرنے میں قاصر	واضع طور پر بولنے سے قاصر ہونا۔
جسمانی	کسی عضو کا مکمل/نیم موجودگی	نقل و حرکت میں دشواری	عام طور پر استعمال کرنے میں ناکام
ذہنی	عام ذہانت کی کمی	ذہن کا استعمال نہ کر پانا	سوچنے اور سمجھنے میں دشواری

عام بچوں کی طرح سمجھنے میں دشواری	سمجھنے، بولنے اور لکھنے میں دشواری	ذہانت کا فعال استعمال نہ ہونا	سیکھنا

2.7 خلاصہ (Summary)

معذور بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم دینے میں بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ہندوستان نے خصوصی تعلیم معذور افراد ایکٹ نافذ کیا ہے، جو تمام بچوں کو اسکولنگ اور خدمات فراہم کرتا ہے۔ تاہم، کچھ معذور طلباء کے لیے، مربوط اور خصوصی اسکول اسکول کی تعلیم فراہم کر رہے ہیں مندرجہ بالا بحث سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ معذور سیکھنے والوں کے لیے خصوصی تعلیم ضروری ہے۔ یہ معذور بچوں کی جسمانی، جذباتی، سماجی اور فکری نشوونما میں معاون ہے۔ خصوصی تعلیم ایک ترمیم شدہ پروگرام ہے۔ غیر معمولی بچوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تدریسی انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے منفرد تکنیک اور تحقیقی ہیں۔

2.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد اب آپ

- خصوصی تعلیم کے مفہوم اور تصور کو سمجھ گئے ہوں گے۔
- خصوصی تعلیم کے نوعیت اور اہمیت سے واقف ہو گئے ہوں گے۔
- خصوصی تعلیم کے مقاصد سے آگاہ ہو گئے ہوں گے۔
- خصوصی تعلیم کے تناظر اور خصوصیت سے واقف ہو گئے ہوں گے۔
- خصوصی تعلیم کے اقسام سے واقف ہو گئے ہوں گے۔

2.9 فرہنگ (Glossary)

- اسپیچ تھراپی
- ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن
- نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن
- سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن
- آئی کیو۔ عقلمندی کی پیمایش کا اکائی
- لرننگ ڈس ایبلڈ۔ اکتسابی معذوریت
- آنکھ کے صحیح ہونے کا پیمایش

2.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ معذوری ایکٹ کے سیکشن 2 کے تحت، معذوروں کو.....زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

a) پانچ b) چھ c) سات d) آٹھ

2۔ مغرب میں سب سے پہلے بہروں کی تعلیم پر ایک کتاب لکھی؟

a) پاسکل بونٹ b) بوٹ c) ہل d) لوئی

3۔ معذوری کی کتنی قسمیں ہیں؟

a) تین b) چار c) پانچ d) چھ

4۔ ہندوستان میں سماعت سے محروم بچوں کے لیے پہلا باقاعدہ اسکول 1882 میں کس جگہ قائم کیا گیا؟

a) دہلی b) ممبئی c) کلکتہ d) حیدرآباد

5۔ نابینا بچوں کے لیے ملک کا پہلا اسکول کھولا گیا؟

a) دہلی b) آگرہ c) پٹنہ d) امرتسر

6۔ سننے سے محروم بچوں کی تعلیم فرانسیسی طریقہ کے مطابق کس نے شروع کی؟

a) گیلینڈر b) پاسکل c) ہیگل d) وال

7۔ مغرب میں سماعت سے محروم بچوں کی تعلیم کے لیے پہلا تعلیمی ادارہ کہاں قائم ہوا؟

a) برطانیہ b) فرانس c) جرمنی d) امریکہ

8۔ خصوصی تعلیم وہ تعلیم ہے جو جسمانی، جذباتی اور سماجی خصوصیات میں عام بچوں کی تعلیم سے مختلف ہوتی ہے۔" کس نے کہا؟

a) ایس کلارک b) مورے c) کانٹ d) جے۔ڈی۔ہنٹ

9۔ سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن نے ہندوستان کی تعلیمی ترقی پر ایک تفصیلی رپورٹ (سرجنٹ رپورٹ) کس سال شائع کی؟

a) 1950 b) 1940 c) 1944 d) 1960

10۔ میساچوسٹس میں بہروں کے لیے پہلا زبانی اسکول کس سنہ میں قائم کیا گیا؟

a) 1833 b) 1867 c) 1898 d) 1895

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی(Answer Key)

1۔ c) 2۔ a) 3۔ a) 4۔ b) 5۔ d) 6۔ a) 7۔ a) 8۔ d) 9۔ c) 10۔ b)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ خصوصی تعلیم کے مفہوم کو واضح کریں؟

2۔ خصوصی تعلیم کے مقاصد کو لکھیں؟

3۔ خصوصی تعلیم کے خصوصیات کو لکھیں؟

4۔ خصوصی تعلیم کے ہندوستانی تناظر کو بیان کریں؟

5۔ خصوصی تعلیم کے نوعیت کو لکھیں؟

6۔ خصوصی تعلیم کے مغربی تناظر کو لکھیں؟

7۔ معذوریت کیا ہے واضح کریں؟

8۔ جسمانی معذوریت کو لکھیں؟

9۔ معذور بچوں کی درجہ بندی کریں؟

10۔ خصوصی تعلیم کے تصور کو واضح کریں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ خصوصی تعلیم کے مفہوم و تصور کو بیان کریں؟

2۔ خصوصی تعلیم کے تصور کے عالمی آغاز پر تفصیلی روشنی ڈالے؟

3۔ معذوریت اور فعل معذوری کے درمیان فرق کو لکھیں؟

4۔ معذوریت اور جسمانی معذوری کے درمیان فرق کو لکھیں؟

5۔ خصوصی تعلیم کے اہمیت اور ضرورت کو لکھیں؟

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Inclusive Education for children with special needs- Neena das-Atlantic Publication, New Delhi

2۔ Inclusive Education -creating an inclusive school- Dr. P.K. Arya & Soma-2018, Neelkamal publication.

3۔ Integrated and Inclusive education- 2006-Dr. P Vijiyan & T. Geetha-Kanishka publication

4۔ Inclusive Education- Y. Thakur. 2016- Agrwal publication.

5۔ شمولیتی تعلیم،ایک تعارف۔ڈاکٹر این آے انصاری&ایس پی آنن۔2021۔قوموڈ پبلیکشن۔

6۔ Inclusive Education: Perspectives, Praxis and Pedagogy, Yukti Sharma, Pearson education, 2021

7۔ Creating Inclusive Education, S.K. Mangal, Uma Mangal, Tandon Publication,2019

8۔ Inclusive Education, Parul Sharma &Mamta Choudhary, R.Lall, 2023.

اکائی 3۔ مربوط، علیحدگی اور مین اسٹریمنگ کے تصور

(Concept of Integration, Segregation and Mainstreaming)*

اکائی کے اجزاء

3.0 تمہید(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 مربوط(انٹیگریٹڈ):مفہوم وتصور(Integrated Education: Meaning and Concept)

3.2.1 مربوط تعلیم کا تناظر(Context of Integrated Education)

3.2.2 مربوط(انٹیگریٹڈ) کے مقاصد(Objectives of Integrated Education)

3.2.3 مربوط تعلیم کی خصوصیات(Characteristics of Integrated Education)

3.2.4 مربوط تعلیم کی ضرورت اور اہمیت

(Need and Importance of Integrated Education)

3.2.5 مربوط تعلیم کی نوعیت(Nature of Integrated Education)

3.3 علیحدگی:تصور(Segregation: Concept)

3.3.1 علیحدگی تعلیم کے اغراض ومقاصد

(Aims and Objectives of Segregated Education)

3.3.2 علیحدگی تعلیم کے اصول(Principles of Segregated Education)

3.3.3 علیحدگی تعلیم کی خصوصیات(Characteristics of Segregated Education)

3.4 مرکزی دھارا(مین اسٹریمنگ):تصور(Mainstreaming: Concept)

3.4.1 مرکزی دھارا کا تناظر(Context of Mainstreaming)

3.4.2 مرکزی دھارا(مین اسٹریمنگ) تعلیم کے مقاصد

(Objectives of Mainstreaming Education)

3.4.3 مرکزی دھارا(مین اسٹریمنگ) تعلیم کی اہمیت وضرورت

* Dr. Nehal Ahmad Ansari, Assistant Professor, MANUU CTE, Asansol

(Need and Importance of Mainstreaming Education)

3.5 خلاصہ(Summary)
3.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)
3.7 فرہنگ(Glossary)
3.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)
3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

3.0 تمہید(Introduction)

ہندوستانی آئین میں تعلیم کو بنیادی انسانی ضرورت سمجھا گیا ہے۔اس لیے عام لوگوں کی سماجی واقتصادی حالت کو بہتر بنانے اور بدلنے کے لیے تعلیم کو بھی ایک اہم پہلو سمجھا جاتا تھا۔آرٹیکل 15 کہتا ہے کہ "کسی بھی شہری کو مذہب، نسل، ذات یا زبان کی بنیاد پر ریاستی فنڈز سے چلنے والے تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے سے محروم نہیں کیا جائے گا"۔آرٹیکل 21(الف) میں "6 سے 14 سال کے سبھی بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حق ہے"۔ہندوستانی آئین کے حصہ 4 میں 'ریاست کی پالیسی کے ہدایتی اصول' کے تحت، آرٹیکل 45 تمام میں کہا گیا تھا کہ "ریاست اس آئین کے آغاز سے دس سال کے اندر، تمام بچوں کو چودہ سال کی عمر مکمل کرنے تک مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنے کی کوشش کرے گی۔

3.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے پڑھنے کے بعد آپ

- مربوط تعلیم کے مفہوم، تعلیمی تناظر اور مقاصد سے واقف ہو جائیں گے۔
- مربوط تعلیم کے نوعیت، خصوصیت اور اہمیت سے واقف ہو جائیں گے۔
- علیحدگی تعلیم کے مفہوم، اغراض و مقاصد کو سمجھ جائیں گے۔
- علیحدگی تعلیم کے اصول اور خصوصیت سے آگاہ ہو جائیں گے۔
- مرکزی دھارا کی تعلیم کا تصور اور مقاصد سے واقف ہو جائیں گے۔
- مرکزی دھارا کی تعلیم کے تناظر، اہمیت اور خصوصیت سے آگاہ ہو جائیں گے۔

3.2 مربوط (انٹیگریٹڈ) تعلیم: مفہوم و تصور

(Integrated Education: Meaning and Concept)

مرکزی دھارے کے اسکولوں میں خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو ان کے غیر معذور بچوں یعنی عام بچوں کے ساتھ فراہم کی جانے والی تعلیم کو عام طور پر مربوط تعلیم کہا جاتا ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق

> "انضمام کا مطلب ہے کئی حصوں کو ایک لڑی میں جوڑ کر ایک مکمل لڑی کرنا۔ معاشرے، اسکول وغیرہ کی مساوی رکنیت دینا یا حاصل کرنا، علیحدگی کو ختم کرنا، خاص طور پر نسلی نقطہ نظر سے، مربوط کا مطلب ہے پورے حصے کے طور پر ہونا یا سمجھنا۔"

آکسفورڈ ڈکشنری کے تعارف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مربوط تعلیم، جسمانی طور پر معذور اور نارمل بچوں کی ایک ہی تعلیمی ادارے میں تعلیم کا انتظام کرنا ہے۔ ایسے بچوں کا باہمی تعامل اور مفاہمت کے عمل کے لیے ایک نظام ہونا چاہیے۔ 18 ویں صدی میں بچوں کے لیے خصوصی اسکول شروع کیے گئے لیکن ماہر نفسیات نے محسوس کیا کہ خصوصی بچوں کو صرف عمومی اسکولوں میں ہی پڑھایا جانا چاہیے تاکہ ان میں احساس کمتری پیدا نہ ہو اور وہ معاشرے کے مرکزی دھارے سے الگ نہ ہوں۔ مربوط تعلیم کا تصور نیا نہیں ہے۔ امریکہ میں 1975 میں امریکن کانگریس نے ہر بچے کو تعلیم کا قانون پاس کیا۔ اس قانون کا بنیادی مقصد معذور بچوں کو ملک کے مرکزی دھارے سے جوڑنا تھا۔

ہندوستان میں بھی 'انٹیگریٹڈ ایجوکیشن' امریکہ کی 'مین اسٹریم موومنٹ' کا نتیجہ ہے۔ اس میں اس بات پر زیادہ زور دیا گیا کہ ہلکے سے معذور بچوں کو خصوصی تعلیم نہیں بلکہ مربوط تعلیم کی ضرورت ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے کہ وہ پڑھنے، لکھنے اور ریاضی وغیرہ کسی بھی میدان میں خصوصی بچے عمومی بچوں سے پیچھے نہ رہ جائے۔

بیسویں صدی کے آخر تک، نئے خیالات اور نئی ٹیکنالوجی نے معذور بچوں کی تعلیم کے لیے نئی راہیں کھول دیں۔ اس بات کا احساس کیا گیا کہ معمولی اور اعتدال پسند معذوری والے بچوں کو اضافی امداد جیسے خصوصی کلاسز، خصوصی اساتذہ وغیرہ کا انتظام کرکے عام بچوں کے ساتھ تعلیم دی جاسکتی ہے۔ یہ خرچ کے لحاظ سے بھی کم مہنگا ہے۔ مساوات اور مواقع کی مساوات کے اصولوں کے مطابق بھی ہے۔ مربوط تعلیم کا تصور معذور بچوں کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔ مربوط تعلیم جسمانی اور ذہنی طور پر معذور بچوں جنہیں اب دیبانگ یا 'دیویانگ' کہا جاتا ہے کو دوسرے بچوں کے ساتھ ایک عام کلاس میں تعلیم حاصل کرنے اور خصوصی خدمات فراہم کرکے ان کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتی ہے۔ Cookshank کے مطابق

> "مربوط تعلیم خصوصی بچوں کی تعلیم کا ایک ذریعہ ہے۔"

لہٰذا، مربوط تعلیم وہ تعلیم ہے جس کے تحت جسمانی طور پر معذور بچے اور عام بچے عام کلاسوں میں ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مربوط تعلیم خصوصی تعلیم کا متبادل نہیں ہے بلکہ خصوصی تعلیم کی تکمیل ہے۔ یہ تعلیم معذور بچوں کے معیار زندگی کو بلند کرتی ہے اور ان

کے شہری حقوق کو یقینی بناتی ہے۔ مربوط تعلیم، تعلیم کے مساوات اور مواقع کی جڑ ہے۔ سیکھنے کے مساواتی مواقع خصوصی بچوں کو خصوصی تعلیمی نظام میں نہیں مل پاتی۔ یہ تعلیم کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ایک جہت ہے۔

3.2.1 مربوط تعلیم کا تناظر (Context of Integrated Education)

ہندوستان میں مربوط تعلیم (انٹیگریٹڈ ایجوکیشن) کا ظہور بمبئی میں ہوا۔ دادر اسکول نے 1940 میں ہیوم ہائی اسکول کے تعاون سے اس نوعیت کا پہلا تجربہ شروع کیا اور نابینا اسکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے خصوصی بچوں کو باقاعدہ اسکول بمبئی، ہلدر میں بھیجا گیا۔

ہندوستان میں مربوط تعلیم کے نفاذ کی پہلی کوشش 1960 کے دوران وزارت تعلیم اور رائل کامن ویلتھ سوسائٹی فار دی بلائنڈ نے کی تھی۔ یہ منصوبہ زیادہ ترقی نہیں کر سکا کیونکہ اسے حکومت کا کوئی تعاون حاصل نہیں تھا۔ مسز ریچ از لبھائے، جو ہندوستان میں مربوط تعلیم کی علمبردار ہیں، نے جون 1958 کے دوران نیو ایکٹیویٹی اسکول، بمبئی میں دو بلنگ اڈینٹس کے داخلے کے ساتھ اپنی اسکیم کا آغاز کیا۔ خصوصی تعلیم کی ضروریات کا حوالہ سے مدالیر کمیشن 1952 اور نیشنل ایجوکیشن کمیشن رپورٹ (1964-66) میں باقاعدہ اسکولوں میں معذور بچوں کے لئے خصوصی معلم کی تعیناتی کی سفارش کی گئی۔

معذور بچوں کے لیے مربوط تعلیم کی مرکزی اسکیم: 1974۔ اس اسکیم کو حکومت ہند کے سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی وزارت نے 1974 میں تیار کیا تھا۔ 1982 میں اس اسکیم کو وزارت تعلیم کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے 1992 کے دوران قومی تعلیمی پالیسی (1986) کے پیش نظر اسکیم پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ 1986 کے دوران تعلیم سے متعلق قومی پالیسی میں معذور بچوں کی تعلیم کی کوریج کے ساتھ، اس اسکیم کو انسانی وسائل کی ترقی کی وزارت کو منتقل کر دیا گیا۔ ریاستی حکومتوں کی ایک بڑی تعداد پہلے ہی اس اسکیم کو اپنا چکی ہے۔ انہوں نے اسکیم کی نگرانی کے لیے انتظامی سیل قائم کیے ہیں۔ تاہم، اسکیم کے تحت نابینا بچوں کی کوریج کی ہے، رام کرشنا مشن ودیالیہ، کوئمبٹور۔ مربوط تعلیم کو فروغ دینے کے لیے عملے کی تیاری کا ایک بڑا پروگرام قائم کیا۔ ستمبر 1988 کے دوران تمل ناڈو کے باقاعدہ اسکولوں میں تقریباً 873 بچوں کو داخل کیا گیا جن میں 644 مکمل طور پر نابینا اور 229 کم بینائی والے بچے تھے۔

کرناٹک میں، ڈیوائن لائٹ ٹرسٹ نے ٹرینڈ اساتذہ کو تربیت دینے میں پیش قدمی کی۔ اس وقت کرناٹک کے باقاعدہ اسکولوں میں 900 سے زیادہ نابینا بچوں کو داخل کیا گیا تھا۔ قومی کونسل برائے تعلیم، تحقیق اور تربیت (این سی ای آر ٹی) کی بھرپور کوششوں کے ساتھ مربوط تعلیمی پروگرام کو ابتدائی طور پر 74 اسکولوں میں شروع کیا گیا تھا۔

3.2.2 مربوط (انٹیگریٹڈ) کے مقاصد (Objectives of Integrated Education)

مربوط تعلیم کا مقصد کم سے کم پابندی والے ماحول میں معذور بچوں کی زندگی اور تعلیم کو معمول پر لائے جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس نظام میں معذور بچوں کو باقاعدہ عمومی یا نارمل اسکولوں کے بچوں کے ساتھ تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے پیچھے مقاصد یہ ہوتا ہے کہ معذور بچوں کے لیے وہی تعلیمی مواقع اور تعلیمی تجربات فراہم کرتے ہو جو نارمل اسکول والے بچوں کے لیے فراہم کیے گئے ہیں۔ معذور بچوں

کو اپنے والدین کے ساتھ رہنے اور اپنے پڑوسیوں اور نارمل ساتھیوں کے ساتھ عام ماحول میں سماجی طور پر بات چیت کرنے کی اجازت دیں۔ ایسا کرنے سے بچوں کے دقیانوسی رد عمل میں تبدیلی آتی ہے۔اس سے یہ ادراک بھی قائم کرنے میں کامیابی ملتی ہے کہ خصوصی بچے، پہلے وہ بچے ہیں اور بعد میں معذور۔ بالغ زندگی کے تجربات کے لیے انہیں اس طرح قدرتی بنیاد فراہم کرنا کہ وہ خود کو معاشرے کی سماجی و اقتصادی ترقی میں حصہ لینے والے اراکین سمجھ سکیں۔

1۔ مربوط تعلیم خصوصی اور عام بچوں کو یکساں تعلیم فراہم کرتی ہے۔

2۔ مربوط تعلیم کے ذریعے خصوصی بچوں کی ذہنی نشوونما میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے انہیں مدد ملتی ہے اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

3۔ اس تعلیم کے ذریعے خصوصی بچے بغیر کسی امتیاز کے مربوط تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

4۔ یہ تعلیم خصوصی بچوں میں احساس کمتری کو ختم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

5۔ یہ تعلیم خصوصی بچوں کو معاشرے اور قدرتی ماحول میں آسانی سے ایڈجسٹ ہونے میں مدد دیتی ہے۔

6۔ مربوط تعلیم عام اور خصوصی بچوں کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرتی ہے۔

3.2.3 مربوط تعلیم کے خصوصیات(Characteristics of Integrated Education)

مختلف ماہرین تعلیم کے خیالات اور دیگر مواد کے مطالعہ کے بعد مربوط تعلیم کے خصوصیات کو ذیل طرح سے بیان کیا سکتا ہے۔

1۔ مربوط تعلیم سے خصوصی بچوں کا نارمل ذہنی نشوونما ممکن ہے۔

2۔ مربوط تعلیم کم مہنگی ہے۔

3۔ مربوط تعلیم کے ذریعے انضمام ممکن ہے۔

4۔ سماجی انضمام کو یقینی بناتا ہے۔

5۔ مساوات کے اصول کی تعمیل کرتا ہے۔

6۔ قومی یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔

3.2.4 مربوط تعلیم کی ضرورت اور اہمیت(Need and Importance of Integrated Education)

ہندوستان میں معذور بچوں کے لیے مربوط تعلیم اختیار سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہندوستان میں معذور بچوں کی بڑی آبادی رہتی ہے۔ان میں سے زیادہ تر دیہی علاقوں میں مقیم ہیں۔ان سب کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ معذور بچوں کی تعلیم مقامی طور پر دستیاب وسائل کے ساتھ مقامی اسکولوں میں دی جائے۔اس طرح کی تعلیم انہیں دیہی وسائل کے استعمال کرنے کے قابل بنائے گی۔ایک مربوط تعلیمی پروگرام میں بچے کو تعلیم دے کر خاندان اور معاشرے کا ذمہ دار رکن بنانا ہوتا ہے۔خاندان میں افراد اور بچے کے درمیان بندھن بہت مستحکم رہتا ہے۔اس وجہ سے وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے معذور بچے میں بہت سی صلاحیتیں ہوتی ہیں جس کو فروغ دے وہ بھرپور شرکت کی زندگی گزار سکتے ہیں۔اسکول میں معذور بچوں کے ساتھ تمام دوسرے بچے بھی ہوتے ہیں۔استاد ان بچوں کی صلاحیتوں اور

معاشرے میں مثبت رویوں کو فروغ دیتا ہے۔ اس سے بچے کو معاشرے میں پہچان مل جاتی ہے۔ چونکہ بچے کی تربیت مقامی کمیونٹی کے ماحول میں ہوتی ہے۔ اس لیے وہ سماجی توقعات اور سماجی رویے کو سمجھتا ہے۔ اس سے اس کی پیشہ ورانہ بحالی کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے۔ معاشی آزادی ہمارے تعلیمی نظام کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ ایک بار جب وہ مقامی اسکول کے نظام میں ضم ہو جاتا ہے، تو وہ کام کی صورت حال سے مطابقت رکھتا ہے۔ لہٰذا انضمام کا نہ صرف معذور بچے بلکہ ساتھیوں، اساتذہ، خاندان کے ارکان اور بڑے پیمانے پر کمیونٹی پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے۔

عام تعلیمی نظام نے خصوصی ضروریات کے بچوں کو عام اسکولوں میں قبول کرنا شروع کیا۔ مربوط تعلیمی پروگرام کے نفاذ کا مقصد ہائی رسک بچوں کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ بصارت سے محروم بچوں کا انضمام عام اسکول کے نظام میں بہتر تعلیمی طریقوں کو تقویت دے رہا ہے۔ سنٹرل اسپانسرڈ اسکیم مختلف ریاستوں میں نافذ کی گئی اور اس سے بہت سارے معذور بچوں کو فائدہ پہنچا۔ بصارت سے محروم تمام بچوں کے لیے تعلیم کے مقصد کو حاصل کرنے میں بہت طویل سفر طے کرنا ہے۔ مربوط تعلیم کا تصور ہندوستان کے تعلیمی نظام میں قائم رہنے کے لیے لایا گیا۔ مربوط تعلیم کو اس کا بنیادی محرک صرف اساتذہ اور سماجی کارکنوں کے اقدام سے ہی نہیں ملا بلکہ بصارت سے محروم بچوں کے والدین نے بھی حاصل کیا، کیونکہ بہت سے والدین ایسے تھے جنہوں نے اپنے بچوں کو دور دراز کے اسکول بھیجنے پر اعتراض کیا۔ یہ اس حقیقت کے ساتھ کہ ایک عام اسکول میں بصارت سے محروم بچے کو خصوصی تعلیم دینا بہت سستا تھا، شاید اس نے عوام میں اسکیم کی مقبولیت میں اہم کردار ادا کیا۔

کبھی کبھی یہ سوال سننے کو ملتا ہے کہ جب ہمارے پاس بینائی سے محروم بچوں کے لیے ناکافی سہولتیں ہیں تو ان کو تعلیم کیسے دی جائے؟ جب کہ کوئی ترقی پذیر مسائل کی مکمل تعریف کر سکتا ہے۔ ممالک، دو عوامل اکثر بھول جاتے ہیں۔ سب سے پہلے، ان کی معذوری کی نوعیت کی وجہ سے، بصارت سے محروم بچوں کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوم، جیسا کہ پرائمری، ٹیکنکل اور اعلیٰ تعلیم کا عمومی نمونہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اس لیے ان بچوں کو خارج کرنا معاشی اور سماجی دونوں لحاظ سے دور اندیشی اور غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ ہندوستان کے آئین کا آرٹیکل 14 بھی مواقع کی برابری کی ضمانت دیتا ہے۔ اس آرٹیکل کے مطابق ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع ملنے چاہئیں۔

وارننگ بیل کے مطابق

> "اگلے 10 سے 20 سالوں میں مربوط تعلیم نابینا بچوں کی تعلیم کے انداز میں انقلاب برپا کر دے گی۔ مربوط تعلیمی اسکیم کی کامیابی کے لیے درست تنظیم، موثر نگرانی، اچھے تعلقات عامہ اور عام فہم کا ایک بڑا پیمانہ پیشگی شرائط ہیں۔ اس کی حدود ہیں، پھر بھی یہ، ایک منتخب علاقے میں اور پرجوش، قابل عملہ کے ساتھ، بہت کم وقت میں نابینا بچوں کے لیے نئی امید لا سکتا ہے۔"

سب سے پہلے معذور بچوں کے لیے خصوصی تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی کیونکہ خصوصی بچے عام بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن ماہرین نفسیات نے محسوس کیا کہ اس سے بچوں میں احساس کمتری پیدا ہو رہا ہے۔ اس لیے خصوصی اور عام بچوں کے لیے ایک تعلیم یعنی

مربوط تعلیم کو اپنایا گیا۔ مربوط تعلیم عام اور خصوصی بچوں کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرتی ہے۔ مربوط تعلیم کی اہمیت کو مندرجہ ذیل بیان کیا گیا ہے۔

1۔ سماجی اقدار کی نشوونما: معاشرے میں ہر قسم کے بچے (قابل اور معذور) ہوتے ہیں۔ مربوط تعلیم کے ذریعے قابل اور معذور دونوں بچوں کو یکساں طور پر تعلیم دی جاتی ہے۔ ہر قسم کے بچے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اس طرح ان میں اجتماعیت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ مختلف قسم کی سماجی اقدار جیسے تعاون، مدد، ایڈجسٹمنٹ وغیرہ ان میں پروان چڑھتی ہیں۔

2۔ قدرتی ماحول: معذور بچوں کو عام اسکولوں میں قدرتی ماحول ملتا ہے۔ معذور بچے اپنے ساتھ رہتے ہوئے خود کو باآسانی قابل جسم بچوں کے ساتھ ایڈجسٹ کر لیتے ہیں۔

3۔ ذہنی نشوونما: خصوصی بچوں کو خصوصی اسکولوں اور تربیت یافتہ اساتذہ کے ذریعہ تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ اس سے ان میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے کہ انہیں عام بچوں کے ساتھ کیوں نہیں پڑھایا جاتا۔ اس کا ان پر منفی اثر پڑتا ہے، لیکن عام اسکولوں میں دیگر بچوں کے ساتھ خصوصی بچوں کو مربوط تعلیم فراہم کی جاتی ہے، اس سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

4۔ مساوات کا اصول: ہمارا آئین بغیر کسی امتیاز کے ہر بچے کو مساوی تعلیم فراہم کرنے کی بات کرتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مربوط تعلیم کی ضرورت ہے۔

5۔ کم خرچ: خصوصی تعلیم فراہم کرنے کے لیے خصوصی اساتذہ، خاص قسم کے تدریسی طریقے، خصوصی نصاب اور خصوصی تعلیمی نظام کی ضرورت ہوتی ہے جو کافی مہنگا ہے۔ اس کے علاوہ عام اسکولوں میں مربوط تعلیم فراہم کی جاتی ہے جو کہ کم خرچ ہے۔ اس طرح خصوصی تعلیم کے بجائے خصوصی بچوں کو مربوط یا مربوط تعلیم فراہم کی جائے۔

لہذا، عام تعلیمی نظام نے خصوصی ضروریات کے بچوں کو عام اسکولوں میں قبول کرنا شروع کیا۔ مربوط تعلیمی پروگرام کے نفاذ کا مقصد ہائی رسک بچوں کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ بصارت سے محروم بچوں کا انضمام عام اسکول کے نظام میں بہتر تعلیمی طریقوں کو تقویت دے رہا ہے۔ سنٹرل اسپانسرڈ اسکیم 1974 سے مختلف ریاستوں میں نافذ کی جارہی ہے اور اس وقت سے زیادہ معذور بچوں کو فائدہ پہنچانے کی اطلاع ہے۔ اس نقطہ نظر سے عام اسکولوں کے ذریعے۔ ان کے درمیان بصارت سے محروم بچوں کی تعداد کم ہے۔ پھر بھی۔ بصارت سے محروم تمام بچوں کے لیے تعلیم کے مقصد کو حاصل کرنے میں بہت طویل سفر طے کرنا ہے۔ مربوط تعلیم کا تصور ہندوستان کے تعلیمی نظام میں قائم رہنے کے لیے آیا ہے اور اس کی پوری صلاحیت کو تلاش کرنا باقی ہے۔

3.2.5 مربوط تعلیم کی نوعیت (Nature of Integrated Education)

1۔ یہ تعلیم معذور بچوں کو کم پابندی والا اور زیادہ موثر ماحول فراہم کرتی ہے، تاکہ وہ عام بچوں کی طرح زندگی گزار سکیں۔

2۔ مربوط تعلیم کے ذریعے عام بچوں کو جو سہولیات فراہم کی جاتی ہیں وہی سہولیات معذور بچوں کو بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔ یہ تعلیم معذور بچوں کے ساتھ ان کی شخصیت کی پہچان کی بنیاد پر سلوک کرتی ہے نہ کہ ان کی معذوری کے مطابق۔

4۔ مربوط تعلیم والدین، اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی اجتماعی کوششوں پر مبنی ہے۔

5۔ مربوط تعلیم کم مہنگی ہے اور سماجی انضمام کو یقینی بناتی ہے۔

6۔ یہ تعلیم معذور بچوں کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرتی ہے تاکہ وہ معاشرے کے دوسرے لوگوں کی طرح اپنی زندگی آزادانہ طور پر گزار سکیں۔

7۔ یہ تعلیم خصوصی اور عام بچوں میں جسمانی فرق کو ختم کرتی ہے۔

8۔ یہ تعلیم معاشرے کے ہر سطح پر صحت مند سماجی ماحول اور معذور اور نارمل بچوں کے درمیان تعلقات بنانے میں مددگار ہے۔

9۔ یہ تعلیم 'تعلیم سب کے لیے' کے حق کی تعمیل کرتی ہے۔ یہ تعلیم ذات پات، رنگ اور مذہب وغیرہ کی بنیاد پر تفریق نہیں کرتی۔

10۔ مربوط تعلیم کے ذریعے قابل اور معذور بچے ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں جس سے اسکول میں اچھا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

3.3 علیحدگی: تصور (Segregation: Concept)

جب معذور طلباء کو علیحدہ ماحول (کلاس یا اسکول) میں تعلیم دینے جانے کا انتظام کیا جاتا ہے تو اسے علیحدگی تعلیم کہا جاتا ہے۔ علیحدگی تعلیم کا مطلب ہے کہ معذور طلباء اپنا تعلیم علیحدہ تعلیمی پروگراموں میں حاصل کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کا مقصد معذوری والے طلباء کو مرکزی دھارے کے کلاس رومز سے دور مدد اور ایڈجسٹمنٹ فراہم کرنا ہے۔ یہ معذور یا کسی خاص نقص کے طلباء کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ علیحدگی سب سے زیادہ صریح ہے جب معذور طلباء کو صرف معذور طلباء کے لئے اسکول جانے پر مجبور کیا جاتا ہے، لیکن یہ اس وقت بھی ہوتا ہے جب طلباء کو باقاعدہ اسکول میں علیحدہ کلاسوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ انہیں کبھی کبھی ریسورس کلاسز کہا جاتا ہے۔ تعلیمی علیحدگی بنیادی طور پر کسی عمل یا رہائشی علیحدگی کا نتیجہ ہے۔

3.3.1 علیحدگی تعلیم کے اغراض و مقاصد (Aims and Objectives of Segregated Education)

- بچوں کو مناسب تعلیم فراہم کرکے انسانی وسائل کی ترقی کرنا۔
- قومی ترقی، سماجی تعمیر نو، شہری ترقی، پیشہ ورانہ کارکردگی وغیرہ کا فروغ دینا۔
- معذور بچوں کی مختلف نوکریوں میں بحالی کرنا۔
- معذور بچوں کی خصوصی ضروریات کی ابتدائی شناخت اور تشخیص کرنا۔
- معذوری کی حالت کو سنگین بننے سے روکنے کے لیے ابتدائی مداخلت کرنا۔
- سیکھنے کے مسائل کے تدارک اور بچے کو کام کرنے کے نئے طریقے سکھانا۔
- بچوں میں نقائص کی روک تھام کے بارے میں والدین کی مشاورت۔
- روزمرہ کی زندگی کی مہارتوں میں معذور بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت، خود کے مدد کے مہارت کو فروغ دینا۔

- معذور بچوں کے مسائل اور ان کی تعلیم کے بارے میں کمیونٹی کو متحرک کرنا اور آگاہی دینا۔
- حقیقت پسندانہ اور مؤثر زندگی گزارنے کے لیے حکمت عملی سے طے کرتا ہے۔
- علیحدگی تعلیم کا مقصد غیر معمولی بچوں کے لیے ہے جنہیں خصوصی انفرادی توجہ کی ضرورت ہے۔

3.3.2 علیحدگی تعلیم کے اصول(Principles of Segregated Education)

1۔ انفرادی تفاوت کا اصول: کوئی دو افراد ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ہر بچہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ لیکن کچھ بچے دوسروں سے بہت زیادہ مختلف ہوتے ہیں جنہیں تعلیمی میدان میں مخصوص بچے کہا جاتا ہے۔ ان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے علیحدگی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصی ضروریات کے حامل طلباء کو دن کے کچھ حصے کے لیے یا تو وسائل کے کمرے میں یا باقاعدہ کلاس میں ایک خصوصی کلاس میں انفرادی تعلیمی پروگرام کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ مفت اور لازمی تعلیم کا اصول: تمام معذور بچوں کو مفت اور مناسب تعلیم فراہم کی جانی چاہیے۔ معذوری کی وجہ سے کسی بھی بچے کو تعلیم سے محروم نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ بچے خاص ہوتے ہیں اس لئے ان بچوں کے لئے علیحدہ تعلیمی نظام کی جانی چاہیے۔

3۔ غیر امتیازی تشخیص کا اصول: جن طلباء کو خصوصی تعلیم کی ضرورت ہے ان کی واضح طور پر شناخت ہونی چاہیے۔ یہ یقینی بنایا جانا چاہیئے کہ انہیں مناسب مدد حاصل ہو۔ ہر خصوصی طلبا کو ایک خصوصی تعلیمی پروگرام میں شامل کیے جانے سے پہلے ایک مکمل انفرادی امتحان لینا چاہیے۔ اس کی پیشرفت اور سیکھنے میں دشواریوں کا اندازہ لگانے کے لیے وقفوں میں ٹیسٹ لینا چاہیے۔

4۔ پھیلا ماحول کا اصول: جہاں تک ممکن ہو، معذور بچوں کو ایسے ماحول میں تعلیم دینی چاہیے جہاں کوئی سخت پابندیاں نہ ہوں۔ پھیلا ماحول سے ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

5۔ والدین کی شرکت کا اصول: علیحدہ تعلیم کو موثر بنایا جاسکتا ہے اگر والدین معذور بچوں کے لیے بنائے گئے تعلیمی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

3.3.3 علیحدگی تعلیم کی خصوصیات(Characteristics of Segregated Education)

علیحدگی کے ذیل خصوصیات ہیں۔

1۔ اس تعلیمی نظام میں پیشہ ور افراد کی ایک ٹیم ہوتی ہے۔ اس ٹیم میں خصوصی اساتذہ، ماہر نفسیات، اسپیچ تھراپسٹ، سائیکو تھراپسٹ اور ماہرین ڈاکٹر وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان پر خصوصی بچوں کا علاج اور ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد کرنے کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہیں۔

2۔ علیحدگی تعلیم کو اس کے نصاب کے لحاظ سے باقاعدہ تعلیم سے الگ کیا جاتا ہے، یعنی کیا پڑھایا جاتا ہے؟ مثال کے طور پر، خود مدد کی مہارت سکھانا یا پڑھنے اور لکھنے کی تربیت

3۔ علیحدگی تعلیم میں اسکول کا نظام ماہر نفسیات اور دیگر ماہرین کے مشورہ سے نصاب کا تعین کرتا ہے۔ اس میں علیحدگی تعلیم میں بچے کی

انفرادی ضروریات پر زور دیا جاتا ہے۔

4۔ علیحدگی تعلیم کا طریقے تدریس عام تعلیم سے الگ ہوتا ہے۔ ایک علیحدگی کا معلم اپنے طلباء کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے اشاروں کی زبان استعمال کر سکتا ہے۔ وہ ذہنی طور پر پسماندہ بچوں کے لیے کام کے تجزیہ اور مہارت کی تربیت کا استعمال کر سکتا ہے۔

5۔ علیحدگی تعلیم ایک پیشہ ہے، غیر معمولی بچوں کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آلات اور تکنیکوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

6۔ علیحدگی تعلیم میں انفرادی طور پر منصوبہ بندی کی جاتی ہے، منظم طریقے سے نافذ کی جاتی ہے اور غیر معمولی سیکھنے والوں کو خود کفالت حاصل کرنے میں مدد کرنے کے لیے ہدایات کا احتیاط سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

3.4 مرکزی دھارا (مین اسٹریمنگ) کا تصور (Mainstreaming: Concept)

مرکزی دھارے کی تعلیم کے تصور کا سہرا ایک امریکی اسکالر 'سیموئل گرڈلی ہوے' کو جاتا ہے۔ اس نے بصارت اور سماعت سے محروم بچوں کی تعلیم میں گہری دلچسپی لی اور اس پر گہرا مطالعہ کیا۔ ہوئے نے نابینا بچوں کو نارمل اسکول میں تعلیم دینے پر زور دیا کیونکہ اس سے سماجی ایڈجسٹمنٹ کے مواقع مل سکے۔ انہوں نے معذور اور جسمانی طور پر معذور بچوں کی تعلیم کو عام بچوں کے ساتھ جوڑنے کی بھی وکالت کی۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سیموئیل ہاوے نے عام سکولوں میں معذور بچوں کی تعلیم کے معاملے پر زیادہ زور دیا۔ 1975 میں امریکہ میں مرکزی دھارے کی تعلیم کا تصور شروع کیا گیا اور تمام معذور افراد کے لیے تعلیم کے حوالے سے ایک ایکٹ بھی بنایا گیا۔

تعلیم کا مرکزی دھارا تدریس کے قیام کے طریقوں اور تکنیکوں کا استعمال کرتا ہے۔ جن کا تعلق معذور بچوں کی تعلیم اور ضروریات سے ہے، جو انہیں کم سے کم رکاوٹ والے ماحول میں مہیا کیا جا سکتا ہے۔ 'کاف مین' کے مطابق

"تعلیم کا مرکزی دھارا عام اور ہونہار بچوں کے لیے ہے۔"

اسٹیفن اور بلیک ہارٹ کے مطابق

"مرکزی دھارے کی تعلیم کا مطلب معذور (مکمل طور پر معذور نہیں) بچوں کے لیے عام کلاسوں میں تعلیم کی فراہمی ہے۔ یہ مساوی موقع نفسیاتی سوچ پر مبنی ہے جو انفرادی منصوبہ بندی کے ذریعے مناسب سماجی حیثیت فراہم کرتا ہے۔ عام اور سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔"

وونگ کے مطابق

"مین اسٹریمنگ سے مراد عام اور خصوصی بچوں کا اسکول کے ماحول میں انضمام ہے جہاں تمام بچے سیکھنے کے یکساں وسائل اور مواقع سے لطف اندوز ہونے کے لیے ہر وقت شریک ہوتے ہیں۔"

3.4.1 مرکزی دھارا کے تناظر (Context of Mainstreaming)

مرکزی دھارا کی تعلیم عام طور پر اور بجا طور پر معذوری کے ساتھ سیکھنے والوں کی مرکزی دھارے میں شمولیت سے منسلک ہوتی ہے

اور جن کی درجہ بندی خصوصی تعلیمی ضروریات ہوتی ہے۔اسے اکثر 'مین اسٹریمنگ' کہا جاتا ہے۔اس کے ساتھ ہی، مرکزی دھارے کی تعلیم کا تعلق تعلیم میں موثر، مسلسل اور معیاری شرکت کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کی نشاندہی اور ان پر قابو پانے سے ہے، خاص طور پر پرائمری دور کے دوران، جہاں آزادانہ شرکت کے انسانی حق کو وسیع پیمانے پر قبول کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، پچھلی دہائی کے دوران 'شمال' کے مرکزی دھارے کے اسکولوں میں زیادہ سے زیادہ معذور طلباء کو شامل کرنے کے لیے ایک تحریک چلائی گئی، اس طرح کے ممالک میں معذوری کے شکار طلباء کو غیر متناسب طور پر کسی بھی قسم کی تعلیم سے باہر رکھا گیا۔ 'جنوب'، وہ گروپ رہیں جس کے ایجنڈے سے خارج ہونے کا زیادہ امکان ہے جب تعلیمی اخراج پر بات کی جائے گی۔ بلاشبہ، ایسا نہیں ہے، کہ ان تمام شاگردوں کو باقاعدہ اسکول کے اندر اپنی پوری یا کچھ تعلیم کے لیے مرکزی دھارے میں لایا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر شدید خرابی والے کچھ شاگرد کبھی بھی مرکزی دھارے میں شامل نہیں ہو پائیں گے۔ اس کے باوجود وہ اب بھی تعلیم یافتہ ہونے اور اپنی ذاتی ترقی اور اپنی برادری اور معاشرے میں اپنا حصہ ڈالنے کا حق برقرار رکھتے ہیں۔ انہیں بھی شامل ہونے کا حق ہے، لیکن ضروری نہیں کہ وہ مکمل، جزوی یا مستقل طور پر مرکزی دھارے میں شامل ہوں۔

معذور بچوں کو ہمیشہ تعلیم تک رسائی کی پیشکش کی جانے والی آخری فہرست میں شامل رہے ہیں، چاہے ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو۔ ساٹھ اور ستر کی دہائیوں میں، ابتدائی فراہمی الگ الگ تعلیم کے انتظامات کے اندر خصوصی تعلیم پر مشتمل تھی۔ تاریخی طور پر معذور بچوں کو غیر درست یہ کمتر سمجھا جاتا ہے اور انہیں بہت خاص تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح وہ تعلیم سے مستفید نہیں ہو پاتے۔ اس تصور کو خارج کرنے اور اداروں کی تعمیر کا باعث بنائیں ان بچوں کو جگہ دیں۔ اس خیال میں بچے کو نہ کرنے کے لئے ذمہ دار تھا تعلیم سے فائدہ اٹھانے کے قابل زیادہ تفہیم کی طرف تبدیلی کے نتیجے میں ایک حتمی یقین پیدا ہوا کہ تمام بچے ایک ہی اسکول کے نظام سے تعلق رکھتے ہیں اور انہیں الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی وجہ سے دونوں نظاموں کے درمیان انتہائی ضروری تعاون ہوا۔

انضمام، جس کا آغاز مغرب میں ستر کی دہائی کے آخر میں ہوا ایک ترقی پسند تعلیمی نظریے کے ذریعے پروان چڑھا۔ روایتی اسکولنگ کے متوازی نظام جو تیار ہوا، خصوصی تعلیم کے نام سے جانا جانے لگا۔ اس طرح کا نمونہ اکثر ممالک میں دیکھا گیا ہے۔ اس ترقی کے دوسرے مرحلے نے خصوصی ضروریات کی تعلیم کی شکل اختیار کر لی ہے۔ خصوصی ضروریات کی تعلیم عام اسکولوں میں معذور بچوں کے لیے تعلیم کا ایک نظام ہے۔ تعلیم کی یہ شکل زیادہ 'عام' ترتیبات میں تعلیم فراہم کرنے کی کوشش کی نمائندگی کرتی ہے۔ تاہم، تعلیم کی اس فراہمی کی ایک عام خصوصیت یہ ہے کہ یہ خصوصی کلاسوں میں پیش کی گئی ہے نہ کہ دوسرے 'مین اسٹریم' بچوں کے تعاون سے۔

اسکول پر مبنی نقطہ نظر: غیر معمولی بچوں کو باقاعدہ اسکولوں میں رکھنے کے بین الاقوامی تجربات کی کامیابی کے نتیجے میں، 1971 میں پلاننگ کمیشن نے اپنے منصوبے میں مربوط تعلیم کے لیے ایک پروگرام شامل کیا۔ حکومت نے دسمبر 1974 میں انٹیگریٹڈ ایجوکیشن (IEDC) اسکیم کا آغاز کیا۔ یہ ایک مرکزی اسپانسر شدہ اسکیم تھی جس کا مقصد خصوصی ضروریات والے بچوں (CWSN) کو باقاعدہ اسکولوں میں تعلیمی مواقع فراہم کرنا اور ان کے حصول اور برقرار رکھنے میں سہولت فراہم کرنا تھا۔ اسکیم کے تحت وسائل کے مراکز کے قیام، معذور بچوں کے سروے اور تشخیص، تدریسی مواد کی خریداری اور تیاری اور اساتذہ کی تربیت اور واقفیت کے لیے سو فیصد مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔ اسکیم کے دائرہ کار میں اسکول سے پہلے کی تربیت، والدین کے لیے مشاورت اور ہر قسم کی معذوری کے لیے ہنر کی خصوصی تربیت شامل ہے۔

3.4.2 مرکزی دھارا (مین اسٹریمنگ) تعلیم کے مقاصد

(Objectives of Mainstreaming Education)

1۔ معذور بچوں کو وسیع علاقے میں خصوصی تعلیم کی ضرورت کو فراہم کرنا۔

2۔ معذور بچوں کی خصوصی تعلیم کی ضروریات زیادہ موثر بنانا۔

3۔ یہ تعلیم مسلسل جاری رہتی ہے جو بچے کی انفرادی ضروریات کے مطابق بنانا۔

4۔ معذور بچوں کی تعلیم عام بچوں کے ساتھ مل کر کی جائے تاکہ ان کے شخصیت کو فروغ ہو سکے۔

5۔ عام کلاسز، عام اسکول اور دیگر ضروریات معذور بچوں کے لیے عام بچوں سے صرف خاص حالات میں مختلف ہونی چاہئیں۔ ایسے حالات میں جب کسی عام اسکول میں معذور بچوں کی خصوصی ضروریات کو تسلی بخش طریقے سے فراہم کرنا، اور اضافی لوازمات اور خدمات دستیاب کرانا۔

6۔ دنیاوی، تعلیمی، سماجی انضمام کی ہدایت کو فروغ دینا۔

7۔ تدریسی منصوبوں، پروگراموں اور سرگرمیوں پر مبنی ہے اور عمومی اور خصوصی تعلیم، انتظامی، تدریسی، اور معاون عملے کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرنا۔

3.4.3 مرکزی (مین اسٹریمنگ) تعلیم کی اہمیت وضرورت

(Need and Importance of Mainstreaming Education)

مندرجہ بالا بیانات کی بنیاد پر تعلیم کا مرکزی دھارا درج ذیل نکات پر منحصر ہے۔

1۔ جسمانی طور پر معذور بچوں کا دنیاوی، سماجی اور تدریسی انضمام ہونا چاہیے۔

2۔ تعلیم کے مرکزی دھارے کے ساتھ ضم ہونے والے بچوں کے لیے تعلیمی پروگراموں کی احتیاط سے منصوبہ بندی کی جانی چاہیے تاکہ مخصوص ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

3۔ کلاس روم میں تدریس کے لیے بچوں اور اساتذہ کے لیے معاون خدمات اور عملہ دستیاب ہونا چاہیے۔

4۔ نظر ثانی شدہ ماہرین تعلیم اور عام اساتذہ کی ذمہ داریوں کا واضح ذکر ہونا چاہیے۔

5۔ عام تعلیمی اداروں میں معذور بچوں کی طرف عمومی تعلیم کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔

6۔ صرف کسی حد تک معذور بچوں کو مرکزی دھارے کے تحت تعلیم دی جائے۔

7۔ ایسے شدید معذور بچے جنہوں نے روزمرہ کی سرگرمیوں، ابتدائی تعلیم کے شعبے اور خصوصی تعلیمی اداروں میں مواصلات میں مہارت حاصل کی ہو۔

8۔ ایسے بچوں کو تعلیم کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جاسکتا ہے اور وہ عام تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

9۔ عام اساتذہ کو کلاس رومز اور تعلیمی اداروں میں تعلیم کو مرکزی دھارے میں لانے سے اتفاق اور قبول کرنا چاہیے۔

10۔ عام اساتذہ کو اپنے نئے اور مشکل کام کے میدان میں کام کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

11۔ تعلیمی اداروں کے انتظامی افسران کا بھی فرض ہے کہ وہ عام اساتذہ کو معذور بچوں کو خصوصی تعلیم فراہم کرنے کے لیے تربیتی خدمات فراہم کریں۔

12۔ ہر معاملے میں جسمانی طور پر معذور بچوں کے والدین کو بھی بچوں کی دیکھ بھال، تربیت اور جگہ کے تعین میں شامل ہونا چاہیے۔

13۔ مین اسٹریمنگ تعلیم خاص ضروریات کے حامل طلبا کو ان کی انفرادی مہارتوں کی بنیاد پر مخصوص اوقات کے دوران باقاعدہ کلاسوں میں تعلیم دینے کا عمل ہے۔ بچوں کو کم پابندی والے ماحول میں رکھا جاتا ہے۔ ان کی ضرورت کے مطابق مرکزی دھارے کا ماڈل استعمال ہوتا۔ شدید معذوری والے طلباء کو الگ خصوصی تعلیم کے اسکولوں میں رکھا جاتا ہے۔

3.5 خلاصہ (Summary)

مربوط، علیحدگی اور مین اسٹریمینگ تعلیم کے طریقے ہیں جو مختلف دور میں خصوصی بچوں کے تعلیم کے لئے استعمال کئے گئے۔ مربوط تعلیم جہاں عام لڑکے اور لڑکیاں اور ذہنی اور جسمانی طور پر معذور لڑکے اور لڑکیاں سب ایک ساتھ بیٹھ کر ایک ہی اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تمام شہریوں کے درمیان برابری کے حق کی بات کرتی ہے اور اسی لیے اس کے تمام تعلیمی پروگرام اس انداز میں بنائے گئے ہیں۔ علیحدگی اداروں میں خصوصی بچوں کے مطابق ایک موثر ماحول پیدا کیا جاتا ہے اور قواعد میں کچھ نرمی بھی دی جاتی ہے۔ مین اسٹریمینگ میں خصوصی بچوں کو عام اسکولوں میں عام بچوں کے ساتھ ساتھ جامع تعلیم کے ذریعے مزید مدد فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

3.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے پڑھنے کے بعد آپ

- مربوط تعلیم کے مفہوم، تعلیمی تناظر اور مقاصد سے واقف ہو چکے ہیں۔
- مربوط تعلیم کے نوعیت، خصوصیت اور اہمیت سے واقف ہو چکے ہیں۔
- علیحدگی تعلیم کے مفہوم، اغراض و مقاصد کو سمجھ چکے ہیں۔
- علیحدگی تعلیم کے اصول اور خصوصیت سے آگاہ ہو چکے ہیں۔
- مرکزی دھارا کی تعلیم کا تصور اور مقاصد سے واقف ہو چکے ہیں۔
- مرکزی دھارا کی تعلیم کے تناظر، اہمیت اور خصوصیت سے آگاہ ہو چکے ہیں۔

3.7 فرہنگ(Glossary)

- NCERT – National council of education and training
- IEDC- Integrated education for the Disabled Children
- CWSN- Children with special needs

- نیوایکٹیویٹی اسکول۔ نئی سرگرمیوں والا اسکول
- مین اسٹریم موومنٹ۔ مرکزی دھارا کا تحریک
- ایکٹ۔ قانون
- ایڈجسٹ۔ آراستہ کرنا
- آرٹیکل۔ آئینی دفعہ

3.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ کس صدی میں بچوں کے لیے خصوصی اسکول شروع کیے گئے؟

a) 20ویں b) 19ویں c) 20ویں d) 18ویں

2۔ معذور بچوں کے لیے مربوط تعلیم کی مرکزی اسکیم کس سال لائی گئی؟

a) 1974 b) 1985 c) 1900 d) 1956

3۔ ہندوستان میں معذور بچوں کیے لئے الگ تعلیم کا آغاز کس سنہ عیسوی میں ہوا تھا؟

a) 1857 b) 1900 c) 1887 d) 1890

4۔ ہندوستان میں مربوط تعلیم کے نفاذ کی پہلی کوشش کس سال کی گئی؟

a) 1960 b) 1950 c) 1985 d) 1972

5۔ مربوط تعلیم۔۔۔۔۔۔ مہنگی ہوتی ہے؟

a) زیادہ b) اوسط c) کم d) تھوڑا

6۔ ہندوستان میں مربوط تعلیم کی علمبردار ہیں؟

a) مسز ریچ از بھائے b) الوڈدوم c) فانسیسکو d) گارڈون

7۔ مرکزی دھارے کی تعلیم کے تصور کا سہرا ایک امریکی اسکالر۔۔۔۔۔۔۔۔ کو جاتا ہے۔

a) اسٹیفن b) ویگ c) سیموئل گرڈلی ہوے d) لیلی

8۔ مرکزی دھارے کی تعلیم کا تصور کس ملک میں شروع کیا گیا؟

a) انگلینڈ b) فرانس c) جرمنی d) امریکہ

9۔ ہندوستان میں مربوط تعلیم (انٹیگریٹڈ ایجوکیشن) کا ظہور کس شہر میں ہوا؟

a) بمبئی b) دہلی c) حیدرآباد d) کلکتہ

10۔ علیحدگی تعلیم کی شروعاتی رجحان کس ملک میں ملتا ہے؟

a) ہندوستان b) امریکہ c) جاپان d) فرانس

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی

1۔ d) 2۔ a) 3۔ c) 4۔ a) 5۔ c) 6۔ a) 7۔ c) 8۔ d) 9۔ a) 10۔ b)

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ مربوط تعلیم کے مفہوم کو واضح کریں؟

2۔ علیحدگی کے تصور کو واضح کریں

3۔ مرکزی دھارا سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ لکھیں۔

4۔ مربوط تعلیم کے مقاصد کو لکھیں؟

5۔ مربوط تعلیم کے خصوصیت کو بتائیں؟

6۔ مرکزی دھارا کی تعلیم کے مقاصد کو لکھیں

7۔ علیحدگی کے خامی کو لکھیں؟

8۔ مرکزی دھارا کے تعلیم کے خصوصیات کو لکھیں؟

9۔ مربوط تعلیم کے تناظر کو لکھیں؟

10۔ علیحدگی تعلیم کے تناظر کو لکھیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ مربوط اور مرکزی دھارا کے درمیان فرق کو واضح کریں؟

2۔ مربوط اور علیحدگی کے درمیان فرق کو تفصیل سے لکھیں؟

3۔ مربوط تعلیم کے اہمیت اور ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالیں؟

4۔ علیحدگی پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں؟

5۔ مرکزی دھارا اور علیحدگی کے درمیان فرق کو لکھیں؟

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Education of exceptional children- S.S. Chauhan-1989

2۔ Special Education, Dr Narayan Barik

3۔ Educational Rights of Children with Special Needs. NCERT

4۔ مانی،1988؛ مکھرجی،1986؛ پانڈے اور اڈوانی،1997

5۔ Inclusive Education for children with special needs- Neena das-Atlantic Publication, New Delhi

6۔ Inclusive Education -creating an inclusive school- Dr. P.K. Arya & Soma-2018, Neelkamal publication.

7۔ Integrated and Inclusive education- 2006-Dr. P Vijiyan & T. Geetha- Kanishka publication

8۔ Inclusive Education- Y. Thakur. 2016- Agrwal publication.

9۔ شمولیتی تعلیم، ایک تعارف۔ ڈاکٹر این آے انصاری &ایس پی آنن۔ 2021۔ قومود پبلیکشن۔

10۔ خصوصی تعلیم۔ کمار سنجیو۔ پٹنہ

11۔ Inclusive Education: Perspectives, Praxis and Pedagogy, Yukti Sharma, Pearson education, 2021

12۔ Creating Inclusive Education, S.K. Mangal, Uma Mangal, Tandon Publication,2019

13۔ Inclusive Education, Parul Sharma &Mamta Choudhary, R.Lall, 2023.

اکائی 4۔ خواتین، شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب، اقلیتوں کی تعلیمی پسماندگی اور ان کو تعلیمی حکمت عملی میں شامل کرنا (بالخصوص مسلمانوں کے حوالے سے)

(Inclusion of Educational Backwardness and Educational Strategies for Women, Schedule Caste, Schedule Tribes, Minorities (With Special Reference to Muslim)*

اکائی کے اجزاء

4.0 تمہید (Introduction)

4.1 مقاصد (Objectives)

4.2 تعلیمی طور پر کمزور طبقہ کی شمولیت (Inclusion of Educationally Disadvantaged Groups)

4.2.1 تعلیمی طور پر کمزور طبقہ کے مسائل کے اسباب

(Causes of Problems of Educationally Disadvantaged Groups)

4.2.2 تعلیمی شمولیت کی اہمیت اور ضرورت

(Importance and Need of Educational Inclusion)

4.3 کمزور طبقہ کی تعلیمی شمولیت کی حکمت عملی

(Strategies for Educational Inclusion of Disadvantaged Groups)

4.3.1 کمزور طبقہ کے تعلیمی شمولیت کے لیے تجاویز

(Suggestions for Educational Inclusion of Disadvantaged Groups)

4.4 خواتین کی تعلیم اور فروغ کی حکمت عملی

(Education of Women and Strategies for Their Promotion)

4.4.1 خواتین کی تعلیم کے فروغ کی سرکاری اسکیمیں

(Government Schemes for Promotion of Women's Education)

* Dr. Nehal Ahmad Ansari, Assistant Professor, MANUU CTE, Asansol

4.4.2 خواتین کی تعلیمی فروغ کے لیے ضروری اقدامات

(Necessary Measures for Promoting Women's Education)

4.5 درج فہرست ذاتوں/درج فہرست قبائل کی تعلیمی شمولیت

(Educational Inclusion of Scheduled Castes and Scheduled Tribes)

4.5.1 درج فہرست ذات/قبائل کے تعلیمی فروغ کی حکمت عملی

(Strategies for Educational Development of SCs/STs)

4.6 اقلیتوں کی تعلیمی شمولیت اور حکمت عملی

(Educational Inclusion of Minorities and Strategies)

4.6.1 اقلیتوں کے بنیادی اور آئینی حقوق سے متعلق آرٹیکلز

(Constitutional Provisions and Fundamental Rights of Minorities)

4.6.2 اقلیتوں کی تعلیمی فروغ کے لیے ضروری اقدامات

(Necessary Measures for Promoting Education of Minorities)

4.7 اقلیتی برادری میں مسلمانوں کے تعلیمی فروغ کی حکمت عملی

(Strategies for Educational Development of Muslims among Minorities)

4.7.1 مسلمانوں کے تعلیمی فروغ کی اسکیمیں اور ضروری اقدامات

(Schemes and Measures for Promoting Education of Muslims)

4.8 خلاصہ (Summary)

4.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

4.10 فرہنگ (Glossary)

4.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

4.0 تمہید (Introduction)

کسی بھی ملک کو ترقی یافتہ اور مضبوط ملک بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہاں کے ہر شہری کو تعلیم و ترقی کے برابر مواقع فراہم ہو۔ ملک میں رہنے والے سبھی لوگ جب تک تعلیم یافتہ نہیں ہوتے تب تک نہ ملک کے شہری ترقی کر سکتے ہیں اور نہ وہ ملک طاقتور بن سکتا۔ ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری اور کثیر آبادی والا ملک ہے۔ اس کی تہذیب و ثقافت بہت ہی قدیم ہے۔ یہاں مختلف ذات، مذہب اور

ثقافت کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ ہندوستان سماج میں سماجی تفاوت اور سماجی تعصب پسندی قدیم زمانے سے دیکھی جاسکتی ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان کے آئین میں سماجی انصاف اور مساوات کے نظریات کو جگہ دی گئی۔ اس نظریہ سے سماج میں رہنے والے کمزور و پسماندہ طبقہ کو ترقی کرنے کا موقع ملے۔ اس اکائی میں کمزور کمیونٹیز میں تعلیمی شمولیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس باب کے مطالعہ کر آپ

- کمزور طبقی کی تعلیمی شمولیت کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھ جائینگے۔
- فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل کے تعلیم حالات اور ضروریات سے واقف ہو جائینگے۔
- خواتین کے تعلیمی حالات، مسائل اور ضروریات کو سمجھ جائینگے۔
- اقلیتی برادری خصوصاً مسلم کے حالات سے واقف ہو جائینگے۔

4.2 تعلیمی طور پر کمزور طبقہ کی شمولیت

(Inclusion of Educationally Disadvantaged Groups)

آزادی کے بعد جب آئین نافذ کیا گیا تھا تو یہ طے کیا گیا کہ دس سال میں تمام شہریوں کو خواندہ یا لیٹریٹ کر دیا جائے گا۔ آزادی کے 75 سال بعد بھی ہم اس ہدف کو حاصل نہیں کر پائے ہیں۔ آج بھی سبھی شہریوں کا اعلیٰ تعلیم تک برابر پہنچ نہیں ہو پائی ہے۔ ملک کے تمام شہریوں کو تعلیم کے برابر مواقع فراہم ہو اس کے لئے حکومت کے طرف سے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ خصوصی طور سے کمزور طبقہ کو تعلیم میں شمولیت کے لئے مختلف طرح کے منصوبائی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ ان میں داخلہ میں نشست کا منسوخ کرنا، فیس معافی یا کم کرنا، مختلف طرح کے وظیفوں کے ذریعے طلبا کو تعلیمی ضروریات کے لئے مالی تعاون فراہم کرنا وغیرہ کئی اسکیمیں چلائی جارہی ہیں۔ نئی قومی پالیسی 2020 میں اعلیٰ تعلیم میں داخلہ کا تناسب 2023 تک 50 فیصد کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ تمام برادریوں کو برابری کے مواقع میسر نہیں ہیں یعنی وہ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع سے محروم ہیں۔ بہت ساری سرکاری اور غیر سرکاری کوششیں اب بھی ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں جو طبقہ ابھی تک سماجی، تہذیبی، معاشی اور تعلیمی طور پر کمزور ہیں انہیں پسماندہ کہا جاتا ہے۔ جمہوری نظریہ اور ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان طبقات کی تعلیمی ترقی کی جائے تاکہ یہ ترقی کے مین اسٹریم میں آسکیں۔ تعلیمی پسماندگی کے بنیاد پر ذیل گروپ ہیں۔

1۔ کمزور طبقہ کی تعلیمی شمولیت

2۔ درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل

3۔ خواتین

4۔ اقلیتی برادری خصوصاً مسلم۔

کسی بھی سماج یا ملک کی ترقی اس کے تعلیمی معیار پر منحصر کرتی ہے۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ جمہوریت کی کامیابی کا انحصار بھی تعلیم پر ہے۔ شہریوں کی تعلیم کا مقصد فرد کی شخصیت کی مکمل نشوونما ہونا۔ چونکہ تعلیم ترقی کے لیے سب سے اہم ذریعہ ہے، اس لیے تعلیم کے ذریعے ہی انسان اعلیٰ مقام اور بلندی حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع ملنے چاہئیں۔ یکساں مواقع فراہم کرانا کسی بھی جمہوری ملک کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ہندوستان کا آئین ملک کے تمام لوگوں کو یکساں تعلیمی مواقع حاصل کرنے کا موقع فرام کرتا ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کہا تھا، ''جمہوریت صرف یہ فراہم کرتی ہے کہ تمام مردوں کو ان کی غیر مساوی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے یکساں مواقع ملیں۔'' ہندوستانی آئین کے دفعہ 15، 21، 29، 30، 16، 17، اور 45 کے مطابق اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ریاست افراد کے درمیان ان کے مذہب یا علاقے اور ذات پات یا طبقے کی بنیاد پر امتیاز نہیں کرے گی۔ آئین کا تمہید بھی تمام شہریوں کو برابری کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا آئین مساوات کے لئے پابند ہے اور مساوات کے اصول کو تسلیم کرتا ہے۔ تعلیم کے اہم سماجی مقاصد میں سے ایک تعلیمی مواقع کی مساوات بھی ہے۔ تعلیم کے ذریعہ پسماندہ طبقے اور افراد کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنی حالت میں بہتری لا سکے۔ ہر وہ معاشرہ جو سماجی انصاف کی قدر کرتا ہے اور عام آدمی کی بہتری اور تمام دستیاب صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ تمام طبقوں کے لیے مواقع کی ترقی پسند مساوات کو یقینی بناتا ہے۔ اس کے ذریعہ ایک ایسا مساوی اور انسانی معاشرے کی تعمیر ہوتی ہے جس میں کمزور طبقہ کا استحصال نہ ہو۔

4.2.1 تعلیمی طور پر کمزور طبقہ کے مسائل کے اسباب

(Causes of Problems of Educationally Disadvantaged Groups)

1۔ غریبی: تعلیمی مواقع کی عدم مساوات بڑی تعداد میں لوگوں کی غربت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غریب لوگ تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کر پاتے۔ غربت کے وجہ سے وہ داخلہ ہی نہیں لیتے اور اگر لے بھی لیں تو وہ بیچ میں ہی پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں۔

2۔ بنیادی سہولتوں کی کمی: جہاں پرائمری، سیکنڈری اور کالج موجود نہیں ہیں وہاں کے بچوں کو تعلیم کے لئے دور جانا پڑتا ہے۔ بہت سارے بچے تعلیمی ادارہ کے دوری کے وجہ سے بھی تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولتوں کی کمی کے وجہ سے بھی داخلہ میں سبھی کو مواقع نہیں ملتے۔

3۔ معاشی غیر برابری: معاشی غیر برابری تعلیمی مواقع پر بہت بڑا اثر ڈالتا ہے۔ دیہی علاقے کے رہنے والی آبادی زیادہ تر اوسط یا غریب درجے کے ہوتے ہیں۔ ان کے بچوں کو تعلیمی مواقع اونچے اور امیر طبقے کے گھر کے بچے کی طرح مواقع نہیں ملتے۔

4۔ جنسی تفاوت: ہندوستانی سماج میں لڑکوں کو لڑکیوں سے زیادہ برتری دی جاتی ہے۔ اس لیے لڑکیوں کی تعلیم اس حوصلے کے ساتھ نہیں دی جاتی جس طرح لڑکوں کو دی جاتی ہے۔ سماج میں جنسی تفاوت لڑکیوں کے تعلیمی راہ میں روکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

5۔ سماجی غیر برابری: پسماندہ طبقات بشمول درج فہرست ذاتوں اور قبائل اور معاشی طور پر پسماندہ طبقات کی تعلیم اعلی برادریوں یا طبقات کے برابر نہیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم برابری کے قیام اور سماجی انصاف کو یقینی بنانے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔

لیکن موجودہ تعلیمی نظام خود موجودہ عدم مساوات میں اضافہ کے لئے ذمہ دار معلوم پڑتی ہے۔ یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرنے میں بڑا مسئلہ رہا ہے۔ تعلیمی مواقع کی عدم مساوات درج ذیل وجوہات کی بناپر پیدا ہوتی ہے۔

6۔ علاقائی عدم توازن: ہندوستان کے علاقائی جغرافیہ الگ الگ ہیں۔ مختلف جغرافیائی حالات ہونے کے وجہ سے تعلیمی شہولیتوں میں فرق دیکھی جاسکتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں تعلیمی ادارے اوران کی سہولتیں میدانی علاقوں سے کم دیکھائی دیتی ہیں۔

7۔ جسمانی فرق: سماج میں انسانوں کے درمیان جسمانی طور پر فرق دیکھائی دیتا ہے۔ یہ فرق قدرتی، انسانی غلطی یا حادثہ کے وہ سے ہوتے ہیں۔ ان وجوہات سے متاثر بچوں کو خصوصی یا دیویانگ یا دبیانگ بچہ کہا جاتا ہے۔ جس میں نابینا، سماعت سے محروم اور مختلف جسمانی معذوریت والے بچے ہوتے ہیں۔ عام بچوں اور خصوصی بچوں کے تعلیمی سہولتوں میں فرق ملتا ہے جس سے تعلیمی مساوات پر فرق پڑتا ہے۔

4.2.2 تعلیمی شمولیت کی اہمیت اور ضرورت (Importance and Need of Educational Inclusion)

تعلیمی مواقع کی مساوات بنیادی طور پر سماجی نظام میں مساوات کے تصورات سے جڑی ہوئی ہے۔ جمہوری نظام سب کی ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے اصول پر کام کرتا ہے۔ یکساں ترقی کے لئے یکساں تعلیمی مواقع کا بندوبست کرنا ہوگا۔ تعلیم میں مواقع کی مساوات اور شمولیت کی ضرورت اور اہمیت کے مختلف وجوہات ہیں ان میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے۔

1۔ انصاف پر مبنی معاشر کے قیام کے لیے تعلیمی مواقع کی مساوات ضروری ہے۔

2۔ لوگوں کے ترقی کے برابر مواقع فراہم ہوتا ہے۔

3۔ ہنر کے فروغ دے قوم کی تیز رفتار ترقی کو یقینی بناتا ہے۔

4۔ جمہوریت کے کامیابی کے لیے تعلیمی مساوات کا ہونا ضروری ہے۔ تعلیم یافتہ اور روشن خیال لوگ ہی بامعنی اور مضبوط جمہوریت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

5۔ اس سے معاشرے میں یکجہتی کا فروغ ہوتا ہے۔ اور ملک کے ترقی میں معاون ہوتا ہے۔

4.3 کمزور طبقہ کی تعلیمی شمولیت کی حکمت عملی

(Strategies for Educational Inclusion of Disadvantaged Groups)

آئینی تحفظات۔ آرٹیکل 21(الف) کے تحت 6 سے 14 سال کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا بنیادی حق بنایا گیا ہے۔ مساوات پر مبنی معاشرے کے قیام کے لیے آئین کے دیباچہ میں جمہوریت، سوشلزم، سیکولرازم، انصاف اور مساوات کو برابری کے تعلیمی مواقع کی فراہمی کے ذریعے پروان چڑھانا ہے۔ آرٹیکل 16،17 کے تحت تعلیمی ادارے بلا تفریق ذات پات اور مذہب سب کے لیے دستیاب۔ سب کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر تعلیمی ادارے کھولے گئے ہیں۔

اسکول ایجوکیشن کی فراہمی۔ اسکولی تعلیم میں ضیاع اور جمود پر قابو پانے کے لیے پری اسکول ایجوکیشن کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ پری اسکول ایجوکیشن سنٹر جیسے بالواڑی، آنگن واڑی وغیرہ کھولے گئے ہیں۔ اسکول ایجوکیشن کو بڑے پیمانے مضبوط اور منظم بنانے کی ضرورت ہیں۔

اسکالرشپ اور دیگر سہولیات کی فراہمی۔ تعلیمی شمولیت کو بڑھانے کے لئے پسماندہ گروہوں کے لیے اسکالرشپ کی فراہمی کی جارہی ہے۔ پسماندہ کمیونٹیز کے لیے داخلہ میں سیٹوں کے ریزرویشن، مختلف قسم کے وظائف کی فراہمی اور دیگر سہولتوں کی فراہمی کے ذریعے تعلیم میں مساوات کو یقینی بنایا جارہا ہے۔

رہائشی اسکول۔ قبائلی علاقوں میں، رہائشی اسکول یا آشرم اسکول قائم کیے گئے ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کی سہولت کے لیے قبائلی علاقوں میں کنیا آشرم اسکول اور کستور با اسکول قائم کیے گئے ہیں۔

معذوروں کی خصوصی تعلیم۔ حکومت اور رضاکارانہ تنظیموں کی طرف سے نابینا، بہرے، آرتھوپیڈیک طور پر معذور اور قابل تعلیم ذیلی نارمل بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔

4.3.1 کمزور طبقہ کے تعلیمی شمولیت کے لیے تجاویز

(Suggestions for Educational Inclusion of Disadvantaged Groups)

حکومت ہند تمام لوگوں کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں چند تجاویز کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ یہ تجاویز ہدف تک پہنچنے میں کچھ مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔

1۔ تعلیم کے ثمرات حاصل کرنے اور تعصبات کو دور کرنے کے لیے مناسب پروگرام شروع کرکے بالغ ناخواندگی کو دور کرنا ہوگا۔

2۔ حفاظتی امتیاز کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے، سماج کے تمام کمزور طبقوں، جیسے کہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، پسماندہ برادریوں اور یہاں تک کہ خواتین کے لیے تعلیم کے مواقع بڑھانے کے لیے تمام کوششیں کی جانی چاہئیں۔

3۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم تک تمام بچوں کو لازمی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ایماندارانہ کوشش کی جانی چاہیے۔ کسی کو تعلیمی مواقع اور سہولیات کی کمی کا شکار نہ کیا جائے۔

4۔ اعلیٰ تعلیم میں مواقع کی برابری کے لئے پسماندہ گروپوں کے لیے داخلہ میں نسشت کو بڑھایا جائے۔ ٹیوشن فیس معاف کی جانی چاہیے۔ مستحق طلباء کو مفت نصابی کتب اور تحریری مواد فراہم کیا جانا چاہیے۔

5۔ ٹرانسپورٹ کی سہولتیں فراہم کی جائیں، ہاسٹل کے اخراجات کو کم کرنے اور

6۔ وظائف طلباء کے لیے اپنے تعلیمی اخراجات کا کچھ حصہ کمانے کی سہولتیں، یعنی "سیکھتے وقت کمائیں" اسکیموں کو تیار کیا جانا چاہیے۔

4.4 خواتین کی تعلیم اور فروغ کی حکمت عملی

(Education of Women and Strategies for Their Promotion)

ہندوستانی سماج پر قدیم دور سے ہی مردوں کا دبدبہ رہا ہے۔ مردوں نے ہمیشہ عورتوں کو ایک کمزور طبقہ کے طور پر دیکھا۔ اس وجہ سے خواتین ترقی کے ہر شعبے میں پیچھے رہ گئی۔ آزادی کے بعد آئین نے خواتین کو برابری کا حق دیا اور انہیں بھی اپنے دلچسپی کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوا۔ تعلیم کے میدان میں خواتین کو تعلیمی مساوات کے لئے کئی پروگرام نافذ کئے گئے۔ 2011 کے مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں خواتین کی آبادی لگ بھگ 59 کروڑ تھی جو کل آبادی کا 48 فیصد ہے۔ ان کی شرح خواندگی 64.63 فیصد تھی۔ تاہم اس 2011 سے 2013 کے درمیان خواتین کی تعداد بڑھی اور شرح خواندگی کی فیصد بڑھی ہے۔ لیکن اعلیٰ تعلیم میں ان کا تناسب آج بھی کم ہے۔ ناخواندہ کی کل آبادی میں خواتین کی تعداد زیادہ ہے۔ اب تک کی جانے والی کوششوں کے باوجود تعلیمی نظام برابری کے لیے خاطر خواہ کردار ادا نہیں کر سکا ہے۔ ابھی بھی عورتیں پسماندگی کا شکار ہیں۔ تعلیم میں سبھی خواتین کی شمولیت کے لئے سرکار کئی اقدامات اٹھائے ہیں لیکن آج بھی سبھی خواتین ترقی کے مین اسٹریم میں نہیں آسکی ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی میں خواتین کی حیثیت میں بنیادی تبدیلیاں لانے کے طریقہ کار کے طور پر اس کا تصور کیا گیا ہے۔ نئی قومی تعلیمی پالیسی خواتین کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ یہ پالیسی مختلف مضامین میں خواتین کی تعلیم کو فروغ دے گی اور نئے ڈیزائن کردہ نصاب اور نصابی کتابوں کے ذریعے تعلیم کی ترقی میں کردار ادا کرے گی۔ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے پروگراموں تک خواتین کی رسائی کو بڑھایا گیا ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے مختلف کورسز کی شکل میں خواتین کی تعلیم کا فروغ اور مزید ترقی کے لیے فعال پروگرام چلانے کے لیے تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔

4.4.1 خواتین کی تعلیم کے فروغ کے سرکاری اسکیمس

(Government Schemes for Promotion of Women's Education)

سی بی ایس ای اڑان اسکیم۔ یہ اسکیم کو مرکزی ثانوی تعلیمی بورڈ جو وزارت تعلیم، حکومت ہند کے تحت ہے کے ذریعے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے نافذ کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد ہندوستان بھر کے ممتاز انجینئرنگ اور ٹیکنکل کالجوں میں طالبات کے اندراج کو بڑھانا ہے۔ اس میں 11 ویں اور 12 ویں جماعت کی طالبات کے لیے مفت کورس مواد/آن لائن خدمات، جیسے ویڈیو سے لے کر لٹریچر، ورچوئل انٹرایکشن کورسز پیش کیا جاتا ہے۔ طلباء کے شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لیے ہیلپ لائن کی سہولت ہے۔ طلباء کی ترقی کا مسلسل مشاہدہ اور ریکارڈنگ ہوتی ہے۔

ثانوی تعلیم کے لیے لڑکیوں کی قومی اسکیم۔ ثانوی تعلیم کے لیے لڑکیوں کی ایک قومی اسکیم ہے۔ جسے وزارت تعلیم، حکومت ہند کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر ہندوستان کے پسماندہ طبقوں کی لڑکیوں کے لیے بنایا گیا ہے۔ اہل طالب علم کا انتخاب کر اس کا نام سے رقم فکسڈ ڈپازٹ کے طور پر جمع کیے جاتے ہیں۔ طالب علم کے 10 ویں جماعت کا امتحان پاس کرنے اور 18 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد یہ رقم نکالی جا سکتی ہے۔

بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم۔ بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ ہندوستانی حکومت کا ایک فلیگ شپ پروگرام ہے جس کا مقصد لڑکیوں اور خواتین کو بااختیار بنانا

ہے۔ یہ اسکیم 2015 میں شروع کی گئی تھی اور اس میں بچوں کے جنسی تناسب کو بہتر بنانے، لڑکیوں کی تعلیم کو فروغ دینے اور صنفی بنیاد پر تشدد کو روکنے پر توجہ دی گئی تھی۔ اس اسکیم کے تحت حکومت خاندانوں کو ان کی بچیوں کی تعلیم کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے۔

مہیلا سامکھیا پروگرام۔ مہیلا سامکھیا پروگرام ایک سرکاری اقدام ہے جس کا مقصد تعلیم کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانا ہے۔ یہ پروگرام پسماندہ طبقوں کی خواتین کو تعلیم اور ہنر مندی کے مواقع فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد خواتین کے حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی شرکت کو فروغ دینا ہے۔

اڑان اسکیم۔ اڑان اسکیم ایک سرکاری اقدام ہے جس کا مقصد خواتین کو ہنر مندی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اسکیم انفارمیشن ٹیکنالوجی، بینکنگ اور مالیاتی خدمات جیسے شعبوں میں تربیت فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔ اس کا مقصد خواتین کی ملازمت کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔ یہ اسکیم خواتین کو تربیت اور تقرری کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے۔

ساکشر بھارت پروگرام۔ ساکشر بھارت پروگرام ایک حکومتی اقدام ہے جس کا مقصد ہندوستان میں خواتین کی شرح خواندگی کو بہتر بنانا ہے۔ یہ پروگرام پسماندہ طبقات کی خواتین کو بنیادی تعلیم اور فعال خواندگی فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد خواتین میں صحت، حفظان صحت اور غذائیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنا بھی ہے۔

کستور باگاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم۔ یہ اسکیم 2004 میں معاشرے کے پسماندہ طبقوں کی لڑکیوں کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے شروع کی گئی تھی۔ اسکیم کے تحت لڑکیوں کے لیے کم شرح خواندگی والے علاقوں میں رہائشی اسکول قائم کیے جاتے ہیں۔ اسکول آٹھویں جماعت تک تعلیم فراہم کرتے ہیں اور ہاسٹل کی سہولیات بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس اسکیم کا مقصد درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، اقلیتی برادریوں اور دشوار گزار علاقوں میں غربت کی لکیر سے نیچے خاندانوں کی لڑکیوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس اسکیم کو ریاستی حکومتوں کے ذریعے لاگو کیا جاتا ہے۔

بچیوں کا قومی دن۔ ہر سال 24 جنوری کو ہندوستان میں لڑکیوں کے بچوں کی تعلیم کی اہمیت اور ہندوستان میں لڑکیوں کو درپیش چیلنجوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے لڑکیوں کا دن منایا جاتا ہے۔ اس دن لڑکیوں کی تعلیم اور بااختیار بنانے کے لیے مختلف سرگرمیاں اور پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ دن لڑکیوں کے لیے تعلیم کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور ہندوستان میں لڑکیوں کو درپیش مختلف چیلنجوں جیسے امتیازی سلوک، تشدد اور تعلیم تک رسائی کی کمی سے نمٹنے کے لیے منایا جاتا ہے۔

نیشنل کم میرٹ کم مینس اسکالرشپ اسکیم۔ یہ اسکیم معاشی طور پر کمزور طبقوں کے طلباء کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ووکیشنل، ٹیکنکل اور پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مالی امداد دی جاتی ہیں۔ اس اسکالرشپ میں کل اسکالرشپ کا 33 فیصد لڑکیوں لے لئے محفوظ ہوتا ہے۔

درج فہرست قبائل لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے قومی اسکالرشپ۔ یہ اسکیم درج فہرست قبائل لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے۔ اسکالرشپ ان طلباء کو فراہم کی جاتی ہے جنہوں نے دسویں جماعت کا امتحان پاس کیا ہے اور وہ اعلیٰ تعلیمی پروگرام میں داخلہ لے چکے ہیں۔

بیگم حضرت محل اسکالرشپ۔ یہ اسکالرشپ اقلیتوں کے لڑکیوں کو دی جاتی ہے۔ یہ اسکالرشپ نویں جماعت سے لے کر بارہویں جماعت کے طلبا کو دیا جاتا ہے۔

اوپر دیئے گئے حکومتی اسکیموں کے علاوہ، ہندوستان میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے دوسرے انفرادی گرانٹس اور وظائف بھی دستیاب ہیں۔ یہ گرانٹس اور وظائف پسماندہ پس منظر سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کو ان کی تعلیم کے حصول کے لیے مالی مدد فراہم کرتے ہیں۔

4.4.2 خواتین کی تعلیمی فروغ کے لیے ضروری اقدامات

(Necessary Measures for Promoting Women's Education)

- بالغ اور غیر رسمی تعلیم کے پروگراموں میں خواتین اساتذہ کی شمولیت کو بڑھانا۔
- ووکیشنل، ٹیکنکل اور پروفیشنل تعلیم میں خواتین کے داخلے کو وسعت دی جانی چاہیے۔
- سرکاری اور غیر سرکاری نوکریوں کی بھرتی میں خواتین کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

خواتین کی ترقی کے پروگرام پیشہ ورانہ مراکز/اداروں کے ذریعے چلائے جائیں گے۔ مختلف پیشوں کے حوالے سے مختلف کورسز اور کونسلنگ کی سہولیات میں اضافہ کیا جائے گا۔

ڈائریکٹر جنرل آف ایمپلائمنٹ اینڈ ٹریننگ کے دفتر میں خواتین کے لیے الگ ڈائریکٹوریٹ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بھی ایک علیحدہ ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے جس کا کام خواتین کے لیے مفید کورسز کی منصوبہ بندی، انتظام، جائزہ لینا ہو۔

- IITs Polytechnics، 2+ کے سطح پر خواتین کے لئے خصوصی تربیتی کورسز کا انعقاد کیا جانا چاہیے
- خواتین کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے والے ادارے قائم ہونے چاہئیں۔
- خواتین کی پیشہ ورانہ ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ پروفیشنل کالجوں کو بڑھایا جانا چاہیے۔
- ہر ریاست میں ایک علیحدہ ویمن یونیورسٹی قائم کی جائے۔ تعلیم کی ہر سطح پر غیر رسمی تربیتی کورس شروع کیے جائیں۔
- تعلیم اور پیشہ ورانہ رہنمائی اور کیریئر کی معلومات کے سیل قائم کیے جائیں۔
- صنف سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لیے مرکز قائم کیا جائے۔
- جسمانی معذوری کا شکار خواتین کے لیے پیشہ ورانہ بحالی کے پروگرام ہونا چاہئے۔
- دیہی علاقوں کی لڑکیاں اور خواتین کے تعلیم کی فراہمی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ دیہات میں رہنے والی خواتین کو روزگار سے متعلق ہنر کو فروغ دیا جائے گا۔
- مختلف ریاستوں میں مختلف شعبوں میں بااختیار بننے والی خواتین کی کامیابیوں کی کہانیاں شائع کی جائیں تاکہ دوسری خواتین بھی متاثر ہو سکیں۔

4.5 درج فہرست ذاتوں/درج فہرست قبائل کی تعلیمی شمولیت(ایس سی/ایس ٹی میں تعلیمی شمولیت ومساوات)

(Educational Inclusion of Scheduled Castes and Scheduled Tribes)

درج فہرست ذات۔ ہندوستانی سماج میں ذاتی نظام قدیم زمانے سے چلتا آیا ہے۔ ویدک زمانے میں سماج ورناطبقہ میں بٹاہوا تھا جو بعد میں ذاتی کی شکل اختیار کیا۔ ہندوستان میں جن ذاتوں کو شودر، شود ذات، اچھوت ذات، نچلی ذات یادلت ذاتیں کہا جاتا ہے، کو ہندوستانی آئین میں درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ تقریباً تمام قبائل کو درج فہرست قبائل کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ مردم شماری 2011 کے مطابق ہندوستان بھر میں 20.13 کروڑافراد کا تعلق درج فہرست ذات سے ہے جو کل آبادی کا 16.6 فیصد ہوتا ہے۔ درج فہرست ذات کی کل آبادی کا 50 فیصد سے زیادہ آبادی اتر پردیش، پنجاب، بہار، تمل ناڈو اور آندھرا پردیش رہتی ہے۔ ہندوستان کی آبادی 2011 سے 2023 تک بڑھی ہے، اسی حساب سے درج فہرست ذاتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

درج فہرست قبائل۔ مردم شماری 2011 کے مطابق ہندوستان میں درج فہرست قبائل کی آبادی 10 کڑور ہیں۔ یہ تعداد ہندوستان کے 8.6 فیصد ہوتی ہے۔ ان کی موجودہ تعداد کے بارے میں ابھی معلومات دستیاب نہیں ہیں، لیکن ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد 9 کروڑ کے لگ بھگ ہوگئی ہوگی۔

درج فہرست ذات کی لیٹریسی 2011 کے مدم شماری کے مطابق 66 فیصدی ہے جبکہ درج فہرست قبائل کی لیٹریسی 59 فیصد ہے۔ یہ دونوں تعلیمی، سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ ہیں ان کے ترقی خاص کر تعلیمی ترقی کے لیے حکومت منصوبہ بند کوششیں کر رہی ہے اور بہت سارے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ ان دو طبقوں کی تعلیم کی ترقی کے لیے کئی پروگرام چل رہے ہیں اور کئی نقطوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

درج فہرست ذاتوں/درج فہرست قبائل کے درمیان تعلیمی مواقع کی مساوات ایک اہم ضرورت ہے۔ درج فہرست ذاتوں/قبائل سے تعلق رکھنے والے بچوں کے اندراج کا تناسب ملک کے تناسب سے کم ہے۔ تعلیم کے تمام سطحوں پر اسکول/کالج چھوڑنے کی شرح بھی رہی ہے۔ ان طبقوں کی لڑکیوں کی تعلیمی حصہ داری کم ہے۔ ان حالات میں درج فہرست ذاتوں/قبائل کی تعلیمی ترقی کی ضرورت ہے۔

4.5.1 درج فہرست ذات/قبائل کے تعلیمی فروغ کے حکمت عملی

(Strategies for Educational Development of SCs/STs)

1۔ مساوی تعلیم اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تک 6 سے 14 سال کی عمر کے تمام شدہ بچوں کو اسکولوں میں داخل کرانا۔ درج فہرست ذاتوں/قبائل سے تعلق رکھنے والے غریب خاندانوں کو ترغیب/امداد فراہم کرنے کے لیے مختلف اسکیموں کی تفصیلات ریاستی حکومتوں کے مشاورت سے تیار کیا جانا۔

2۔ پری میٹرک، پوسٹ میٹرک اور میریٹ کم مینس وغیرہ اسکالرشپ کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا جو مرکزی اور ریاستی حکومت کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ وظیفے کی رقم وقت پر جاری کی جانی چاہیے۔

3۔ یونیفارم، کتابیں، اسٹیشنری وغیرہ کی شکل میں مراعات کی اسکیم کے لیے تفصیلی مالی امداد دینا۔

4۔ تعلیمی ڈھانچے کی تیاری اور ایک مقررہ مدت کے دوران خامیوں کو دور کرنا۔

5۔ درج فہرست ذاتوں/قبائل سے اساتذہ کی بھرتی۔ درج فہرست ذاتوں اور قبائلی دیہاتوں کی بستیوں/مقامات میں کنڈرگارٹن اور بالغ تعلیم کے مراکز کا قیام قائم کیے گئے تھے۔

6۔ خانہ بدوش، نیم خانہ بدوش اور غیر درج فہرست ذاتوں کی خصوصی ضروریات کو مد نظر رکھا جائے گا۔

7۔ دور دراز اور ناقابل رسائی علاقوں، جزیروں، پہاڑیوں اور صحرائی علاقوں میں تعلیمی ڈھانچے کو مضبوط کیا جانا چاہیے۔

8۔ درج فہرست ذاتوں/قبائل کے تمام طلباء کو خصوصی ٹیوشن اور پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جائے

مرکزی اور ریاستی سطح پر ایک نوڈل ایجنسی قائم کی جانی چاہئے تاکہ درج فہرست ذاتوں/درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کی ترقی سے متعلق تمام لوگوں کو مربوط کیا جاسکے۔ کہا جاتا ہے کہ مرکزی سطح پر مرکزی تعلیمی ایڈوائزری بورڈ کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی تشکیل دی جائے جو مرکزی سطح پر وزیر انسانی وسائل کی سربراہی میں درج فہرست ذاتوں/قبائلی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات سے متعلق تمام پروگراموں کے نفاذ کی جانچ کرے اور اسے چلائے۔ کمیٹی ریاستی تعلیمی مشیر کی طرف سے تشکیل دی جائے، بورڈ کے تحت ریاستی سطح پر تشکیل دی جائے۔ حکومت نے ان تمام اہداف کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لہذا، ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے بیس سالوں میں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل میں خواندگی اور اسکول کی تعلیم میں کمی آئی ہے۔

4.6 اقلیتوں کی تعلیمی شمولیت اور حکمت عملی

(Educational Inclusion of Minorities and Strategies)

2011 کی مردم شماری کے مطابق، ہندوستان میں مذہبی اقلیتوں کی تعداد کل آبادی کا 19.3 فیصد ہیں۔ اس میں 14 فیصد مسلمان، 3 فیصد عیسائی، 2 فیصد سکھ، 0.7 فیصد بدھ اور 0.5 فیصد جین شامل ہیں۔ وزارت داخلہ نے اقلیتوں میں مسلمانوں کو قومی سطح پر تعلیمی لحاظ سے پسماندہ سمجھا ہے۔ ریاستی حکومتوں معاشرے کے اقلیتی طبقوں کی نشاندہی کرانہیں تعلیمی ضروریات کو مہیا کرتی ہے۔ جنہوں نے ریاستی سطح پر تعلیم حاصل کی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے پسماندہ اقلیتوں کو باقی معاشرے کے برابر لانے اور انہیں قومی ترقی کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ دار بنانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ذریعے کئی پروگرام لانچ کرانہیں تعلیمی طور پر مضبوط کرنے کی کوششیں جاری ہے۔ اقلیتوں کے کچھ طبقے تعلیمی نقطہ نظر سے کافی پسماندہ اور محروم ہیں۔ برابری اور قریبی انصاف کے مفاد میں ان طبقات کی تعلیم پر زیادہ توجہ ملنی چاہیے۔ ہندوستانی آئین میں مذہبی اقلیتوں کو آئینی و بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں۔ آئین انہیں یہ حق دیتا ہے کہ وہ زبان اور ثقافت کے تحفظ کے لیے اپنے تعلیمی ادارے قائم کر سکتے ہیں۔ اپنی تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مقصد کے مطابق نصابی کتب کی تیاری اور اسکول قائم

کر تمام سر گرمیوں کو انجام دینا ان کا بنیادی حق ہے۔ حکومت کے ذریعے اقلیتوں کی تعلیمی ترقی کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جارہے ہیں۔

4.6.1 اقلیتوں کے بنیادی اور آئینی حقوق سے متعلق آرٹیکلز ذیل ہیں۔

(Constitutional Provisions and Fundamental Rights of Minorities)

1۔ آرٹیکل 15۔ کسی بھی شہری کو ریاست کے زیر انتظام اور ریاستی فنڈز سے امداد لینے ادارے داخلہ لینے سے صرف مذہب، نسل، ذات، زبان ان میں سے کسی کی بنیاد پر سے انکار نہیں کر سکتا۔

2۔ آرٹیکل 29۔ اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ کا ضمانت دیتا ہے۔ ہندوستان کا کوئی بھی شہری جو ہندوستان کی سرزمین کے کسی بھی حصے میں میں رہتا ہے اسے اپنا زبان، رسم الخط اور ثقافت کی حفاظت کرنا اس کا بنیادی حق ہے۔

3۔ آرٹیکل 30۔ اقلیتوں کا تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق۔ تمام اقلیتوں کو، چاہے وہ مذہب یا زبان کی بنیاد پر ہوں، کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق حاصل ہوگا۔ کوئی بھی ریاست، تعلیمی اداروں کو امداد دینے میں، کسی تعلیمی ادارے کے ساتھ اس بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرے گی کہ یہ اقلیت کے زیر انتظام ہے یا مذہب یا زبان کی بنیاد پر ہو۔

4۔ آرٹیکل 350(الف)۔ پرائمری سطح پر مادری زبان میں تعلیم کی سہولیات فراہم کی جائے۔ یہ ہر ریاست اور ریاست کے اندر تمام مقامی حکام کی کوشش ہوگی کہ لسانی اقلیتی گروہوں کے بچوں کو ان کی مادری زبان میں پرائمری سطح پر تعلیم فراہم کرنے کے لیے مناسب سہولیات فراہم کی جائیں اور صدر مملکت کسی بھی ریاست کو ایسی ہدایات جاری کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اس طرح کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے موزوں سمجھے۔

4.6.2 اقلیتوں کی تعلیمی فروغ کے ضروری اقدامات

(Necessary Measures for Promoting Education of Minorities)

1۔ اقلیتی زبانوں میں نصابی کتب کی دستیابی اور اقلیتی زبانوں میں طباعت کی سہولیات کا انتظام کرنا۔

2۔ لسانی اقلیتی اساتذہ کے عہدوں کو منظور کر ان پر تقرر کرنا۔

3۔ حکومت اقلیتی زبانوں کے اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام کی سہولیات مہیا کرنا۔

4۔ قومی/ریاستی کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے ذریعہ جدید تعلیمی تکنیکوں میں اقلیتی اداروں کے معلم، پرنسپل اور انتظامیہ کے لیے اورینٹیشن کورسز کی منصوبہ بندی کرنا۔

5۔ کمپیوٹر خواندگی کی اسکیم میں اقلیتی تعلیمی اداروں کو مناسب نمائندگی دینا۔

6۔ ثانوی سطح کے اسکولوں، خاص کر اقلیتی اسکولوں میں پسماندہ اقلیتی طلبا کو پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم دینا۔

7۔ اقلیتی کاریگروں کی گھنی آبادی والے بلاکس میں دستکاری کی تربیت فراہم کرنا۔ ان کا مرکز اقلیتی اداروں کے ساتھ منسلک کرنا، تاکہ ان

اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم ہو سکیں۔

8۔ سماجی طور پر پسماندہ اقلیتوں میں، خواتین کی خواندگی وتربیت، لڑکیوں کے اسکول، اساتذہ کی تقرری، مڈ ڈے میل ویونیفارم وغیرہ فراہم کرنا دستکاری کے لیے خواتین تربیتی مرکز قائم کرنا جس میں خواتین ٹرینرز کا تقرری کرنا۔ اگر ممکن ہو تو ہر اکثریت اقلیتی آبادی والے ضلع میں کھولنا۔

9۔ اقلیتی اداروں کی ریاستی سطح پر انجمن قائم کرنا۔ یہ تعلیمی اقدامات کے موثر نفاذ میں اقلیتی اداروں کا تعاون کرنے، بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے، تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے، اقلیتی اداروں کے مفادات کے تحفظ، علاقوں میں لائبریریوں اور ریڈنگ رومز کے قیام کرنا۔

10۔ میرٹ کی بنیاد پر کمزور طبقوں کے لیے اسکالرشپ کی اسکیم کے ساتھ ساتھ اچھے اداروں میں داخلے کے لیے فیس کی چھوٹ/فیس کی معافی کرنا۔

11۔ تمام اقدامات کے موثر نفاذ کی نگرانی کے لیے مرکزی محکمہ تعلیم اور ریاستی محکمہ تعلیم میں ایک سیل قائم کرنا۔

12۔ قومی/ریاستی کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ اور دیگر وسائل کے مراکز اور کیریئر گائیڈنس اداروں کے ذریعے سائنس، ریاضی، سماجی علوم، انگریزی اور کیریئر گائیڈنس میں اقلیتی اداروں کے اساتذہ کے لیے ایک ان سروس ٹریننگ اسکیم نافذ کرنا۔

4.7 اقلیتی برادری میں مسلمانوں کے تعلیمی فروغ کی حکمت عملی

(Strategies for Educational Development of Muslims among Minorities)

ہندوستان کے مذہبی اقلیتوں میں مسلمان سب سے بڑی مذہبی اقلیت ہیں۔ دنیا کی مسلم آبادی کا سب سے بڑا حصہ ہندوستان میں رہتی ہے۔ ہندوستانی معاشرے کی آبادی کا لگ بھگ 16 فیصد ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ معاشرے کے کسی بھی طبقے کو بااختیار بنانے کے لیے تعلیم سب سے زیادہ طاقتور اور موثر ذریعہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ معاشی بہبود بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن تعلیم کے ذریعے لائی جانے والی مثبت تبدیلی کی نوعیت فرد اور برادری کے لیے وقار کا مقام یقینی بناتی ہے جس سے اعتماد اور خود اعتمادی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ سماجی اور اقتصادی حیثیت کی بلندی عام طور پر اچھی تعلیم کے قدرتی نتائج ہیں۔

آئین کو اپنانے کے وقت ہندوستانی ریاست نے ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کے آرٹیکل 45 کے تحت ابتدائی تعلیم فراہم کرنے کا عہد کیا تھا۔ آرٹیکل 45 کہتا ہے کہ "ریاست اس آئین کے آغاز سے دس سال کے اندر اندر تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنے کی کوشش کرے گی جب تک کہ وہ چودہ سال کی عمر مکمل نہ کر لیں،" 1993 میں ایک تاریخی فیصلے میں، سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ تعلیم کا حق ایک بنیادی حق ہے جو آئین کے آرٹیکل 21 میں زندگی کے حق سے نکلتا ہے۔ اس کے بعد آئین میں 86 ویں ترمیم کے ذریعے تعلیم کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ آرٹیکل 21(الف) کہتا ہے کہ "ریاست چھ سے چودہ سال کی عمر کے تمام بچوں کو اس طرح مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی جیسا کہ ریاست، قانون کے ذریعے، تعین کرے گی۔"

منموہن سنگھ سرکار نے مسلمانوں کت تعلیمی حالات کے جائزہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جسے سچر کمیٹی کے نام سے جانا جاتا

ہے۔اس کی رپورٹ نے آزادی کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کے پسماندگی کے حالات کو بیان کیا ہے۔ ملک کے مسلمانوں کو تعلیم، روزگار، سماجی اور معاشی بنیادی ڈھانچے تک رسائی اور سیاسی نمائندگی کے میدان میں دیگر سماجی و مذہبی گروپوں سے بہت پیچھے چھوڑ ہیں۔ تعلیمی میدان میں مسلمانوں کے حالات پر سچر کمیٹی کے کچھ اہم نتائج ذیل ہیں۔

1۔ مسلمانوں کی شرح خواندگی (59%) قومی اوسط (65%) سے بہت کم ہے۔ جب درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے موازنہ کیا جائے تو مسلمانوں کی خواندگی میں حالات بہت خراب ہیں۔

2۔ 6 سے 14 سال کی عمر کے 25 فیصد مسلم بچوں نے یا تو کبھی اسکول نہیں گئے یا پھر کسی نہ کسی مرحلے پر پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔

3۔ تمام سماجی و مذہبی گروپوں کے مقابلے مسلمانوں میں اسکول چھوڑنے کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ تمام سماجی مذہبی گروپوں کے مقابلے مسلمانوں میں میٹرک پاس کرنے کا فیصد کم ہے۔

4۔ شہری اور دیہی علاقوں میں مسلمانوں اور دیگر زمروں کے درمیان گریجویٹ حصول کی شرح میں تفاوت بڑھتی جارہی ہے۔ غریب گھرانوں میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم حاصل کرنے والے گریجویٹوں کی فیصد مسلمانوں کے لیے نمایاں طور پر کم ہے۔

5۔ پریمیئر کالجوں میں 25 انڈر گریجویٹ طلباء میں سے صرف ایک اور 50 پوسٹ گریجویٹ طلباء میں سے ایک مسلمان ہے۔

6۔ مسلم گریجویٹوں میں بے روزگاری کی شرح تمام سماجی اور مذہبی زمروں میں سب سے زیادہ ہے۔

4.7.1 مسلمانوں کے تعلیمی فروغ کے اسکیمیں اور ضروری اقدامات

(Schemes and Measures for Promoting Education of Muslims)

ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مختلف مفید پروگرام اور اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ حکومت ہند بھی اس سمت میں کوششوں کو مزید تیز کرنے اور مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کے مسئلے کو مزید تیزی سے حل کرنے کے لیے کئی اقدامات اٹھائی ہے۔ان میں سے کچھ اسکیموں کے نام ذیل ہیں۔

1۔ اسکالرشپ اسکیم: پری میٹرک اسکالرشپ، پوسٹ میٹرک اسکالرشپ، میرٹ کم مطلب پر مبنی اسکالرشپ۔

2۔ نیا سویرا: مفت کوچنگ اور الائیڈ اسکیم، سائنس کے ہونہار طلباء کے لیے خصوصی نیا جزو۔

3۔ نئی اڑان (پرواز): اس اسکیم میں یو پی ایس سی، ایس ایس سی، اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن وغیرہ کے ذریعہ منعقد کیے جانے والے امتحانات کی تیاری کرنے والے مسلم طلبہ کو مفت رہائشی کوچنگ اور تعاون فراہم کی جاتی ہے۔

4۔ پڑھو پردیش: بیرون ملک میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے تعلیمی قرضوں پر سود پر سبسڈی۔

5۔ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے طرف سے اقلیتوں کی ہونہار لڑکیوں کے لیے کلاس نویں سے بارہویں تک بیگم حضرت محل نیشنل اسکالرشپ۔

6۔ آرٹیکل 29 اور 30 اقلیتوں کی زبان، رسم الخط اور ثقافت کے تحفظ اور فروغ کے لیے اپنے رضاکارانہ ادارے قائم کرنے اور چلانے کی

ضمانت دیتے ہیں۔

7۔ منزل: مسلم طبقہ کو غیر رسمی تعلیم، ووکیشنل تربیت اور روزگار کے لئے مدد کا مرکزی حکومت کا اسکیم۔

8۔ نئی روشنی: مرکزی حکومت کا اسکیم، جس میں مسلم خواتین میں لیڈرشپ کے مہارت کا فروغ دینا ہے۔

ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے مسلم اقلیتوں کی تعلیمی ترقی سے متعلق کئی اسکیموں اور پروگراموں کے نفاذ کئے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی تسلی بخش نتائج کا ریکارڈ دستیاب نہیں ہے۔ بہت سی موجودہ اسکیموں اور پروگراموں پر سنجیدگی سے نظرثانی کی ضرورت ہے۔ موجودہ اسکیموں کے علاوہ اور بھی مزید اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو بااختیار بنانے کے لیے کچھ ٹھوس پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ان کے ترقی کو مذید اور تقویت بخشی جاسکے۔ لہذا، یہ ضروری ہے

1۔ مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنے اور اقلیتوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے اقلیتی یونیورسٹی قائم کی جائے۔

2۔ مسلم اکثریت والے اضلاع اور بلاکس میں مزید اسکول کھولنے کی ضرورت ہے۔ ان میں اردو کو لازمی مضمون رکھا جائے۔

3۔ مدرسہ کی تعلیم ہندوستان میں مسلمانوں کو تعلیم کی فراہمی کے نظام میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ ان مدارس میں ملازمت پر مبنی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کو متعارف کرایا جانا چاہیے۔

4۔ نچلے متوسط طبقے سے آنے والے مسلمانوں کو دستکار وغیرہ کی تربیت دے کر روزگار کے قابل بنایا جائے۔

5۔ کیریئر کونسلنگ، ایمپلائمنٹ اینڈ پلیسمنٹ سیل ہر مسلم مرتکز ضلع میں قائم کیا جانا چاہیے تاکہ تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کو صحیح کیریئر کے انتخاب میں سہولت اور رہنمائی فراہم کی جاسکے۔

4.8 خلاصہ (Summary)

ہندوستان ایک کثیر المذہب ملک ہے۔ یہاں مختلف مذہب، ذات اور ثقافت کے لوگ رہتے ہیں۔ ہندوستانی سماج میں قدیم زمانے سے سماجی غیر برابری رہی ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان کو ایک جمہوری ملک بنا اور یہاں ایک آئین نافذ کیا گیا۔ آئین میں تمام شہریوں کو ترقی کرنے اور ان کے مفاد کے تحفظ کا انتظام کیا گیا۔ اسی آئین کے تحت سماج میں رہنے والے کمزور اور پسماندہ طبقہ، اقلیتوں اور خواتین کو تعلیمی، معاشی اور تہذیبی ترقی اور فروغ کا حق دیا گیا۔ ہندوستان میں آج بھی کچھ طبقات ایسے ہیں جو ترقی کے مین اسٹریم سے پیچھے ہیں ان میں درج فہرست ذات /قبائل، خواتین، اقلیت (خاص کر مسلم) ہیں۔ سرکار آئین کے مطابق ان طبقات کے ترقی اور فروغ کے لئے مختلف اقدامات اور اسکیمیں نافذ کرا نہیں ترقی کے مین اسٹریم میں لانے کی کوشش کر رہی ہے۔

4.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس باب کے مطالعہ کے بعد اب آپ

- کمزور طبقوں کی تعلیمی شمولیت کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھ گئے ہیں۔

- فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل کے تعلیم حالات اور ضروریات سے واقف ہو گئے ہیں۔
- خواتین کے تعلیمی حالات، مسائل اور ضروریات کو سمجھ گئے ہیں۔
- اقلیتی برادری خصوصاً مسلم کے حالات سے واقف ہو گئے ہیں۔

4.10 فرہنگ(Glossary)

- مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن۔ وزرات اقلیتی امور، حکومت ہند کے ماتحت ایک خود مختار ادارہ۔
- یو پی ایس سی۔ Union Public Service Commission – (UPSC)
- ایس ایس سی(SSC)- Staff Selection Commission
- ۔درج فہرست ذات۔Schedule Caste
- ۔درج فہرست قبائل۔Schedule Tribes
- پردیش۔ بیرونی ملک
- لیٹریسی۔ خواندگی

4.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ نئی قومی پالیسی 2020 میں اعلیٰ تعلیم میں داخلہ کا تناسب 2023 تک کتنا فیصد کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے؟

a) 60 b) 50 c) 40 d) 70

2۔ کس آرٹیکل کے تحت اقلیتوں کی زبان، رسم الخط اور ثقافت کے تحفظ اور فروغ کے لیے ادارہ قائم کرنے کا حق ہے؟

a) 21 b) 25 c) 30 d) 31

3۔ مردم شماری 2011 کے مطابق ہندوستان میں درج فہرست قبائل کی آبادی کتنی کڑور ہے؟

a) 10 b) 15 c) 20 d) 5

4۔ کس آرٹیکل کے تحت 6 سے 14 سال کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا بنیادی حق بنایا گیا ہے؟

a) 21 b) 20 c) 22 d) 15

5۔ مردم شماری 2011 کے مطابق ہندوستان میں مسلمانوں کی شرح خواندگی فیصد ہے؟

a) 67 b) 75 c) 69 d) 65

6۔ تعلیمی میدان میں مسلمانوں کے حالات پر کس کمیٹی کو قائم کیا گیا؟

a) منموہن b) سچر c) منڈل d) ورما

7۔ بیگم حضرت محل نیشنل اسکالرشپ کس کو دیا جاتا ہے؟

a) اقلیتی لڑکیوں b) صرف لڑکیوں c) سبھی d) لڑکوں

8۔ پرائمری سطح پر مادری زبان میں تعلیم کی سہولیات فراہم کی جائے۔ کس آرٹیکل میں ہے؟

a) 322 b) 326 c) 350 d) 354

9۔ بچیوں کا قومی دن کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟

a) 30دسمبر b) 24جنوری c) 31اگست d) 12جون

10۔ مسلم طبقہ کو غیر رسمی تعلیم، ووکیشنل تربیت اور روزگار کے لئے مدد کا مرکزی حکومت کے اسکیم کا نام ہے؟

a) کامکھیا b) رقم c) گیان d) منزل

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی Answer Key

(b ۔1 (b ۔2 (c ۔3 (a ۔4 (a ۔5 (c ۔6 (b ۔7 (a ۔8 (c ۔9 (b ۔10(d

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ کمزور طبقوں کی نشاندی کریں؟

2۔ کمزور طبقوں کی تعلیمی حالات کو لکھیں؟

3۔ درج فہرست ذات کے ب تعلیمی حالات کو لکھیں؟

4۔ درج فہرست قبائلوں کے تعلیمی حالات کو بیان کریں؟

5۔ ہندوستان میں خواتین کے تعلیم کے اسکیم کو لکھیں؟

6۔ اقلیتوں کے تعلیمی اسکیم پر روشنی ڈالیں؟

7۔ مسلمانوں کے تعلیمی اسکیم کو لکھیں؟

8۔ اقلیتوں کے آئینی حقوق کو واضع کریں؟

9۔ مسلمانوں کے آئینی حقوق کو لکھیں؟

10۔ مسلمانوں کے تعلیمی اسکیم پر روشنی ڈالیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان میں کمزور طبقے کی تعلیمی شمولیت پر ایک نوٹ لکھیں؟

2۔ ہندوستانی مسلمانوں کے تعلیمی حالات پر ایک نوٹ لکھیں؟

3۔ ہندوستان میں خواتین کی تعلیم پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

4۔ درج ذیل ذات کا تعلیمی حالات پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

5۔ درج ذیل قبائل کے تعلیمی حالات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں؟

4.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ وزرات تعلیم، حکومت ہند۔ وزارت داخلہ، حکومت ہند۔ وزارت اقلیتی امور، حکومت ہند۔ وزرات خواتین و طفل فروغ، حکومت ہند، کے ویب سائٹس۔

2۔ Minority Education - A study of Indian Muslims- Ansari Fatima Noor

3۔ Education of exceptional children- S.S. Chauhan-1989

4۔ Special Education, Dr Narayan Barik

5۔ Educational Rights of Children with Special Needs. NCERT

6۔ مانی،1988؛ مکھرجی،1986؛ پانڈے اور اڈوانی،1997

7۔ Inclusive Education for children with special needs- Neena das-Atlantic Publication, New Delhi

8۔ Inclusive Education -creating an inclusive school- Dr. P.K. Arya & Soma-2018, Neelkamal publication.

9۔ Integrated and Inclusive education- 2006-Dr. P Vijiyan & T. Geetha- Kanishka publication

10۔ Inclusive Education- Y. Thakur. 2016- Agrwal publication.

11۔ شمولیتی تعلیم، ایک تعارف۔ ڈاکٹر این آے انصاری &ایس پی آنن۔ 2021۔ قومود پبلیکشن۔

12۔ خصوصی تعلیم۔ کمار سنجیو۔ پٹنہ

13۔ Inclusive Education: Perspectives, Praxis and Pedagogy, Yukti Sharma, Pearson education, 2021

14۔ Creating Inclusive Education, S.K. Mangal, Uma Mangal, Tandon Publication,2019

15۔ Inclusive Education, Parul Sharma &Mamta Choudhary, R.Lall, 2023.

اکائی 5۔ ذہنی طور پر معذور بچے اور ان کی تعلیمی شمولیت

(Intellectually Disabled Children and their Educational Inclusion)*

اکائی کے اجزاء

5.0 تمہید (Introduction)

5.1 مقاصد (Objectives)

5.2 ذہنی معذوری کی تعریف (Definitions of Intellectual Disability)

5.2.1 ذہنی معذوری کی تعریف (Definitions of Intellectual Disability)

5.2.2 ذہنی معذور بچّوں کی خصوصیات
(Characteristics of Children with Intellectual Disability)

5.2.3 ذہنی معذوری کے اسباب/وجوہات (Causes of Intellectual Disability)

5.2.4 ذہنی طور سے معذور افراد کے اعداد و شمار
(Prevalence of Individual with Intellectual Disability)

5.2.5 ذہنی معذور بچّوں کی درجہ بندی
(Classification of Children with Intellectual Disability)

5.2.5.1 شدّت کے بنیاد پر ذہنی معذوری بچّوں کی درجہ بندی
(Classification of Children with Intellectual Disability on the basis of Severity)

5.2.5.2 تعلیمی بنیاد پر ذہنی معذور بچوں کی درجہ بندی
(Educational Classification of Children with Intellectual Disability)

5.2.6 ذہنی معذور بچّوں کی شناخت
(Identification of Children with Intellectual Disability)

5.2.7 ذہنی معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام
(Educational Provision for Inclusion of Children with Intellectual Disability)

* Dr. Md. Mousuf Raza, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

5.3 خلاصہ (Summary)

5.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

5.5 فرہنگ (Glossary)

5.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

5.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

5.0 تمہید (Introduction)

ایک ایسی صورت حال کا تصورِ کریں جہاں آپ اپنے آپ کو تلاطُم سے بھری دنیا میں کھوئے ہوئے پاتے ہیں، اپنا نام اور پتہ بتانے کے لیے بھی جدوجہد کرتے ہیں۔ بظاہر جسمانی طور پر تندرست نظر آتے ہیں لیکن روزمرّہ کے معمولی کاموں کے لیے بھی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ آپ ایک سہل کام کے لیے بھی جدوجہد کرتے ہیں جسے آپ کے ساتھی بغیر کسی دشواری کے آسانی سے انجام دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک مشکل صورتحال ہے، اس منظر کا تصور کرنے سے بھی ڈر لگتا ہے، ہے نا؟ لیکن اگر میں آپ سے کہوں کہ ہمارے معاشرے میں ایسے بہت سے افراد رہتے ہیں جو اسی صورتِ حال میں اپنی پوری زندگی گزارتے ہیں تو کیسا لگے گا؟ معذوری کی اس قسم کو ذہنی معذوری (Intellectual Disability) کہتے ہیں۔ آیئے اس اکائی میں ہم ذہنی معذوری کو مزید جاننے اور سمجھنے کے لیے اس کی تعریف، خصوصیات، وجوہات، درجہ بندی اور تعلیمی پروگرام کے بارے میں گفتگو کریں۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ذہنی معذوری کی وضاحت کر سکیں۔
- ذہنی معذور بچوں کی خصوصیات کو پہچان سکیں۔
- ذہنی معذور بچوں کی عام علامات کی نشاندہی کر سکیں۔
- ذہنی معذوری کی وضاحت کر، اس کی خصوصیات کو پہچان سکیں۔
- ذہنی معذور بچوں کی مختلف النوع وجوہات اور اس کا علاج دریافت کر سکیں۔
- ذہنی معذوری کی مختلف قسم اور اس کی درجہ بندی کر سکیں۔
- ذہنی معذور بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کے لیے موثر تدریسی حکمت عملیوں کا اطلاق کر سکیں۔

5.2 ذہنی معذوری(Intellectual Disability)

ذہنی معذوری(Intellectual disability-ID)ایک اصطلاح ہے جو کسی ایسے شخص کی خصوصیات کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے جنہیں روزمرہ کی زندگی میں سیکھنے اور کام کرنے کی صلاحیتوں میں غیر معمولی طور پر دشواریاں پیش آتی ہیں۔ان افراد کی سب سے امتیازی خصوصیات یہ ہیں کہ انہیں تشکیلی طرزِ عمل (Adaptive Behaviour) اور عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning)میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مندرجہ بالا دونوں وجوہات کی وجہ سے متاثر شخص کو تصوراتی، سماجی اور عملی زندگی گزر بسر کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔عقلی کارکردگی(Intellectual Functioning)کو عام طور پر ذہانت کی مقدار (IQ) سے ماپا جاتا ہے۔ اگر تعلیمی اور نفسیاتی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ایسے بچے جن کی ذہانت یا IQ (Intelligence Quotient))70 یا اس سے کم ہوتی ہے،ان افراد کا شمار ذہنی طور پر معذور لوگوں میں کیا جاتا ہے۔ذہانت کے اعتبار سے ایک عام انساں کا IQ 90 سے 110 کے بیچ ہوتا ہے۔بالعموم ذہنی معذوری (ID) عنفوانِ شباب کے آخری ایّام میں (اٹھارہ سال سے پہلے) ظاہر ہوتی ہے۔ذہنی طور پر معذور اشخاص خود اپنے لیے اپنے اہلِ خانہ کے لیے اور معاشرے کے لیے لمحہ فکر بن جاتے ہیں کیوں کہ ذہنی معذوری کی وجہ سے ان کی ذہنی، جسمانی، جذباتی اور سماج میں تدریجی اِرتقابری طرح سے متاثر ہوتی ہے۔

5.2.1 ذہنی معذوری کی تعریف(Definitions of Intellectual Disability)

اب آیئے ہم آپ کو ماہرین کا حوالہ دیتے ہوئے ذہنی معذوریت کی تعریف پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے مختلف ماہرِ تعلیم خصوصی تعلیم کے میدان میں کام کرنے والے ماہرین اور ماہرین نفسیات نے پیش کی ہیں۔

امریکی تنظیم برائے ذہنی معذورین

(The American Association on Mental Retardation-AAMR)

امریکی تنظیم برائے ذہنی معذورین ذہنی معذوری کو ایک ایسی معذوری کے طور پر بیان کرتی ہے جو فکری کام کرنے اور رویے میں اہم حدود کا باعث بنتی ہے۔ذہانت کے اعتبار سے ان بچوں کا IQ 70 سے کم اور اس کی ابتدا 18 سال سے پہلے ہوتی ہے۔

امریکی تنظیم برائے فکری اور ترقیاتی معذوری (American Association on Intellectual and Developmental Disabilities) کے مطابق،ذہنی معذوری 18 سال کی عمر سے قبل رُونما ہوتی ہے جو کہ تشکیلی طرزِ عمل (Adaptive Behaviour)اور عقلی کارکردگی(Intellectual Functioning) کو محدود کر دیتی ہے۔

دماغی عوارض کی تشخیصی اور شماریاتی کتابچہ (Diagnostic and Statistical Manual of Mental Disorders-DSM-5)نے ذہنی معذوری کی وضاحت اعصابی ترقیاتی عوارض(neurodevelopment disorder) کے طور پر کیا ہے جس کی شروعات بچپن میں ہی ہو جاتی ہے۔اِس کے وجہ سے فکری مشکلات کے ساتھ ساتھ زندگی کے تصوراتی، سماجی اور عملی شعبے بھی متاثر ہوتے ہیں۔

معذور افراد کے حقوق(2016,Rights of Persons with Disabilities Act)نے بھی ذہنی معذوری کی تعریف تشکیلی طرزِ عمل (Adaptive Behaviour)اور عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning)کے نمایاں حد کے طور پر کی ہے جس کے وجہ سے منطق، سیکھنے اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام تعریفوں کا خلاصہ مندرجہ ذیل نکات میں کیا جاسکتا ہے۔

- ذہنی معذوری ایک اعصابی ترقیاتی عوارض(neurodevelopment disorder)ہے۔
- ذہنی معذوری کے وجہ سے تشکیلی طرزِ عمل (Adaptive Behaviour)اور عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning)میں دشواریاں پیش آتی ہے۔
- ان کی ذہانت یاIQ (Intelligence Quotient)70یا اس سے کم ہوتی ہے۔
- یہ18 سال کی عمر سے پہلے ظاہر ہوتا ہے۔

5.2.2 ذہنی معذور بچّوں کی خصوصیات

(Characteristics of Children with Intellectual Disability)

ذہنی طور سے معذور بچوں میں مُختلف خصوصیات پائے جاتے ہیں جو کہ ممکنہ طور پر ان کے ہم مرتبہ ساتھیوں سے الگ ہوتے ہیں۔ آیئے اب ہم ان میں سے کچھ اہم خصوصیات کو سلسلے وار دیکھیں۔

وقوفی/ادراکی/علمی دشواریاں(CognativeChalenges):

- انہیں معلومات کو سمجھنے اور اس پر کارروائی کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔
- ان میں اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں سیکھنے کی رفتار(Learning Speed)سست ہوتی ہے۔
- ان کو کسی بھی مسئلہ کو حل(Problem solving)کرنے اور تنقیدی سوچ(Crictal Thinking)میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مواصلاتی دشواریاں(Communication Difficulties):

- زبان کی ترقی میں تاخیر۔((Deleyed Langues Devlopemnt
- محدود الفاظ((Limited vocabulary
- خیالات اور ضروریات کو بیان کرنے میں دشواری

سماجی اور جذباتی پہلو(Social and Emotional Aspects):

- سماجی تعلقات بنانے اور برقرار رکھنے میں دشواری (Struggles in forming and maintaining social relationships)۔

- سماجی ہدایات اور روایات کو سمجھنے میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا۔ (Challenges in understanding social cues and norms).
- جذباتی طور سے غیر مستحکم (Emotional regulation difficulties)

تشکیلی طرزِ عمل(Adaptive Behaviour):

- روزمرہ کی زندگی کی مہارتوں میں محدودیت مثلاً کھانا کھانا، کپڑے پہننا وغیرہ(Limited skills in daily living activities, such as dressing and feeding)
- روایتی یا ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہونے میں دشواری (Difficulty in adapting to changes in routine or environment)
- معمولی سے معمولی کام کے لیے بھی دوسرے پہ منحصر رہنا جسے اُن کے ساتھی بغیر کسی دشواریوں کے انجام دے سکتے ہیں۔ Dependence on others for tasks that peers can perform independently.):)

حرکی مہارت(Motor skills):

- عمدہ اور مجموعی حرکی مہارتوں میں ہم آہنگی یا مطابقت میں دشواری(Coordination challenges in fine and gross)
- ترقیاتی سنگ میل کو حاصل کرنے میں تاخیر مثلاً چلنا، لکھنا غیرہ۔(Delays in achieving developmental milestones, such as walking or writing).

تعلیمی مسائل(Academic Issues):

- تعلیمی تصورات کو سمجھنے میں دشواری۔((Difficulty in grasping academic concepts.
- پڑھنے، لکھنے اور ریاضی کی مہارتوں میں دشواری۔(Challenges in reading, writing and mathematical skills.)
- انفرادی تعلیمی حکمت عملیوں کی ضرورت۔((Need for individualized educational strategies.

توجہ(Attention)

- کسی ایک کام پر دیر تک توجہ مرکوز رکھنے میں دشواری)۔ (Difficulty staying focused on a single task for long periods of time
- اسائمنٹس کو ترتیب دینے اور پورا کرنے میں مشکلات (Difficulty organizing and completing assignments)

طرز عمل میں دشواریاں(Behavioral Challenges):

- قابل اعتراض رویّہ دکھانے کی رجحان مثلاً جلد بازی یا جارحانہ عمل (Tendency to exhibit challenging behaviors, such as impulsivity or aggression)
- قواعد کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں دشواری۔(Difficulty in understanding and following rules)

یہ سمجھنا یہاں ضروری ہے کہ ذہنی طور سے معذور بچّوں/افراد میں خصوصیات وسیع پیمانے پر مختلف ہو سکتی ہیں۔ لیکن ابتدائی مداخلت(Early Intervention) انفرادی مدد(Individualized Support) اور ایک مثبت اور جامع ماحول ذہنی معذوری والے بچوں کی فلاح و بہبود اور نشو و نما میں بہت مدد کر سکتا ہے۔

5.2.3 ذہنی معذوری کے اسباب/وجوہات(Causes of Intellectual Disability)

ذہنی معذوری کے مُختلف وجوہات ہو سکتے ہیں جسے ہم عام طور پر دو حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ جینیاتی عوامل((Genetic Factors

2۔ ماحولیاتی عوامل((Environmental Factors

1۔ **جینیاتی عوامل (Genetic Factors):** ایک انساں/بچّہ پیدائشی طور پر 46 کروموزوم (Chromosomes) کا مجموعہ ہوتا ہے جس میں 23 کروموزوم والد کے ہوتے ہیں اور 23 والدہ کے۔ اگر کسی بھی وجہ سے ان کروموزوم کے تعداد میں کمی یا اضافہ ہو جائے تو ذہنی معذوری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس زمرے میں ڈاؤن سنڈروم (Down syndrome)، فریجائل ایکس سنڈروم (Fragile X syndrome) اور کلائن فیلٹر سنڈروم (Klinefelter syndrome) آتا ہے جو کہ ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہیں۔

2۔ **ماحولیاتی عوامل(Environmental Factors):** ماحولیاتی اسباب بنیادی طور پر انسان کے پیدائش سے ہی شروع ہوتے ہیں اور موت تک چلتے ہیں جسے ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

- پیدائش سے پہلے((Pre-natal Period
- پیدائش کے وقت((Peri-natal Period
- پیدائش کے بعد((Post-natal Period

پیدائش سے پہلے(Pre-natal Period):

- **حمل کے دوران ہونے والی بیماری یا انفیکشن(Infection or illness during pregnancy)-** طبیعاتی سائنس نے حمل کے پہلا تین مہینہ کسی بھی بچّے کے مستقبل میں ہونے والے امراض کے لیے نازک قرار دیا ہے۔ حمل کے پہلے تین

مہینوں کے دوران ماں کو اگر کس طرح کا انفیکشن مثلاً جرمن خسرہ (Rubella)، ہرپس سیفلیس (Herpes syphilis)، دق یا سل (Tuberculosis) ہو جائے تو جنین (Fetus) کے نشوونما پاتے دماغ کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو کہ ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور بیماریاں جیسے ذیابیطس (diabetes)، ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) یاماں میں گردے کے مسائل جیسی بیماریاں بھی رحم میں موجود بچے کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

- **قبل از پیدائش زہریلے مادوں کا استعمال (Prenatal Exposure to Toxins):** والدہ اگر حمل کے دوران نقصان دہ مادوں، جیسے شراب، سگریٹ وغیرہ کا استعمال کریں تو یہ ترقی پذیر دماغ کو متاثر کر کے ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔
- **ناقص غذائیت (Poor nutrition):** حمل کے دوران ناکافی اور غیر متوازن غذائیت ممکنہ طور پر بچے میں ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔ ایک حاملہ عورت کی غذا میں اضافی کاربوہائیڈریٹس، چربی، پروٹین، وٹامنز اور معدنیات شامل ہونا چاہئے تاکہ اس کے اپنے جسم اور ترقی پذیر جنین دونوں کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے. حال کے دنوں میں کئی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ ماں کی غذا میں آیوڈین کی کمی کے نتیجے میں جنین میں دماغی نقصان اور ذہنی معذوری ہو سکتی ہے۔
- **خود سے لی گئی دوا (Self-medication):** حاملہ عورت کے ذریعہ لی جانے والی کوئی بھی دوا یا دوائیں اس کے رحم میں ترقی پذیر بچے کے خون میں داخل ہو سکتی ہیں۔ لہذا، حمل کے دوران کسی بھی صحت کے مسائل کے لئے طبّی توجہ حاصل کرنا اور صرف وہی دوائیں لینا ضروری ہے جو ڈاکٹر کی طرف سے تجویز کی گئی ہیں۔
- **حادثات (Accidents):** حمل کے دوران حادثات، جیسے گرنے سے حاملہ عورت کے پیٹ میں چوٹ لگ سکتی ہے جس کے وجہ سے ترقی پذیر جنین کو نقصان پہنچ سکتی ہے جو کہ کئی بار ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہے.

پیدائش کے وقت (Peri-natal Period):

- **قبل از وقت پیدائش اور پیدائش کے وقت کم وزن (Premature Delivery and Low Birth Weight):** قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے (جو مقررہ تاریخ سے تین ہفتے یا اس سے زیادہ پہلے پیدا ہوتے ہیں) اور پیدائش کے وقت کم وزن والے بچوں میں ذہنی معذوری کا خطرہ ممکنہ طور پر بڑھ جاتا ہے۔
- **پیدائش کے دوران پیچیدگیاں (Complications during Birth):** دوران پیدائش آکسیجن (Oxygen) کی کمی (Asphyxia/Hypoxia/Anoxia) اور دیگر پیچیدگیاں ذہنی معذوری کا سبب بن سکتی ہیں۔
- **دوران ولادت تاخیر سے رونا (Delayed Birth Cry):** اگر کسی بھی وجہ سے پیدائش فوراً بعد بچّے کے رونے میں تاخیر ہوتی ہے تو یہ اس بچّے میں ذہنی معذوری یا دیگر معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔
- **انفیکشن (Infections):** پیدائش کے دوران حاصل ہونے والے انفیکشن دماغ اور علمی نشوونما کو متاثر کر سکتے ہیں جو کہ ذہنی معذوری کا سبب بن سکتی ہیں۔

پیدائش کے بعد(Post-natal Period):

- **شدید دماغی چوٹ(Traumatic Brain Injury):** سر پہ لگنے والی چوٹیں خاص کر وہ جو دماغ کو نقصان پہنچاتی ہیں، ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہیں۔
- **زہریلے اثرات(Toxic Exposure):** آلودہ پانی(contaminated water) یا پینٹ(Paint) کے ذریعے بھاری دھاتوں(Heavy Metals) جیسے سیسہ اور پارے کی ہمارے جسم کے اندر داخل ہونا ترقی پذیر دماغ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔
- **انفیکشنز (Infections):** اعصابی نظام میں پھیلنے والے عام انفیکشن، جیسے خسرہ (measles) یا گردن توڑ بخار (Meningitis) فکری معذوری کا سبب بن سکتا ہے۔
- **بہت تیز بخار یا دماغی بخار(Very High Fever or Brain Fever):** شدید دورے(Fits) کے ساتھ بہت تیز بخار اور شدید اسہال اور پانی کی کمی بھی دماغ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

5.2.4 ذہنی طور سے معذور افراد کا اعداد و شمار

(Prevalence of Individual with Intellectual Disability)

حالانکہ دنیا بھر میں ذہنی معذوری سے متاثر افراد کے صحیح اعداد و شمار ابھی تک نامعلوم ہے لیکن حال میں کیے گئے کچھ سروے کے مطابق ان کی تعداد 1 سے 3 فیصد تک بتائی جاتی ہے۔

- **عالمی اعداد و شمار (Global Statistics):** ذہنی معذوری عالمی سطح پر کل آبادی کا 1 سے 3 فیصد کو متاثر کرتی ہے (Harris, 2006).
- **صنفی لحاظ سے فرق(Gender Differences):** دنیا بھر میں خواتین کے مقابلے مردوں میں ذہنی معذوری کا اثر زیادہ پایا جاتا ہے((Lee et al., 2019۔
- **آمدنی کے تفاوت کی بنیاد پر(Income Disparities):** ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں معذور افراد کی تعداد تقریباً دوگنی پائی جاتی ہے۔

ہندوستان(India):

- ہندوستانی آبادی کا تقریباً 2 سے 3 فیصد ذہنی معذوری کا شکار ہے۔
- 18 سال سے کم عمر کے بچوں میں یہ تعداد تقریباً 3 فیصد تک ہو جاتی ہے(Kalgotra et al., 2018)
- معذور بچوں کو مرکزی اسکولوں(Mainstream Schools) میں داخلہ کرانا آج بھی ایک مشکل مرحلہ ہے۔ ہندوستان میں 5 سے 19 سال کی عمر کے 61 فیصد معذور بچے تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں((Census 2011۔

5.2.5 ذہنی معذور بچّوں کی درجہ بندی

(Classification of Children with Intellectual Disability)

گزشتہ چند دہائیوں میں عالمی سطح پر مُختلف تنظیموں اور قوانین کے ذریعے ذہنی معذور بچوں کی درجہ بندی کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن AAIDD کے ذریعے 1973 اور 1983 میں کی گئی درجہ بندی آج بھی سب سے زیادہ مقبول اور استعمال ہو رہی ہے۔ AAIDD ذہنی معذور بچوں درجوں میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں؛

- معمولی((Mild
- درمیانہ((Moderate
- شدید((Severe
- عمیق((Profound

5.2.5.1 شدّت کے بنیاد پر ذہنی معذور بچّوں کی درجہ بندی

(Classification of Children with Intellectual Disability on the basis of Severity)

Table 1: Classification of severity of Intellectual Disability

Severity Category	DSM-IV Criteria (Based on IQ categories)	DSM-5 Criteria (based on daily skills)	AAIDD Criteria (based on the intensity of support needed)	Distribution of cases by Severity
Mild intellectual disability معمولی/ہلکی ذہنی معذوری	IQ range 50-69	بہت کم مدد کے ساتھ آزادانہ طور پر زِندگی گزار سکتے ہیں	وقت وقت پر مدد کی ضرورت پڑتی ہے	85%
Moderate intellectual disability درمیانی ذہنی معذوری	IQ range 36-49	گھر یا لوگوں کے بیچ درمیانی مدد سے آزادانہ طور پر زِندگی گذار سکتے ہیں	روزمرہ کے زندگی میں محدود مدد Limited (support)) کی ضرورت ہوتی ہے	10%

Severe intellectual disability شدید ذہنی معذوری	IQ range 20-35	انکو دیکھ بھال اور روزمرّہ کی سرگرمیوں کے لئے مسلسل مدد کی ضرورت پڑتی ہے	روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے وسیع تعاون Extensive (Support)کی ضرورت پڑتی ہے	3.5%
Profound intellectual disability عمیق ذہنی معذوری	IQ less than 20	24 گھنٹے کی دیکھ بھال کی ضرورت پڑتی ہے	روزمرہ کے معمولات کے ہر پہلو کے لیے وسیع تعاون Pervesive) (Support کی ضرورت ہے	1.5%

Source: Kalgotra et al., 2017

- **معمولی/ہلکی ذہنی معذوری(Mild Intellectual Disability):** اِس زمرے میں آنے والے بچّوں کا IQ عام طور پر 50 سے 69 کے بیچ ہوتا ہے یا یوں کہ لیں کی ایک 9 سے 12 سال کے بچّے میں جتنی ذہانت ہوتی ہے اُتنا ہی ذہانت اِن بچّوں میں ہوتا ہے۔ اس طرح کے بچّوں کو عام طور پر پڑھنے، لکھنے اور اسکول کے کاموں میں دشواریاں پیش آتی ہے، وہیں دوسری طرف سماجی تعلقات، سماجی زندگی اور روزمرّہ کے گھر کے کاموں کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔
- **درمیانی ذہنی معذوری(Moderate Intellectual Disability):** اس درجے کے معذور بچّوں کا IQ عموماً 35 سے 49 کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اگر اسی بات کو دوسرے الفاظ میں کہیں تو انکی ذہنی عمر 6 سے 9 سال بچّوں کے برابر ہوتا ہے۔ اس شدّت کی معذوری بچّوں کے نشوونما میں تاخیر کا باعث بنتی ہے۔ اس طرح کے بچّوں کو اگر خاص توجہ دی جائے تو آزادانہ طور پر اپنی زندگی گزار سکتے ہیں۔
- **شدید ذہنی معذوری(Severe Intellectual Disability):** شدید طور پر ذہنی معذور بچوں کا IQ عام طور 20 سے 34 کے بیچ ہوتا ہے جو کہ عموماً 3 سے 6 سال کے بچوں کے ذہنی عمر کے برابر ہے۔ انہیں روزمرہ کی زندگی (Daily life) کے تمام پہلوؤں میں مسلسل سہارے (Support) کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر بات کریں سیکھنے کی صلاحیت واستطاعت کی تو یہاں بھی عام بچّوں کے مقابلے خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- **عمیق ذہنی معذوری(Profound Intellectual Disability):** اس زمرے سے تعلق رکھنے والے بچّوں کا IQ عام طور پر 20 سے نیچے ہی رہتا ہے جو کہ عموماً ایک 3 سال کے بچّے کا ذہنی عمر کے برابر ہے۔ اس طرح کے بچّے اپنے ہر ایک ضرورت کے لئے دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔

5.2.5.2 تعلیمی بنیاد پر ذہنی معذور بچوں کی درجہ بندی

(Educational Classification of Children with Intellectual Disability)

Table 2: Educational Classification of Children with Intellectual Disabilities

Terminology	IQ range	Educational Expectation
Educable (قابل تعلیم)	IQ 50 to 70	• پڑھنا، لکھنا، ہجّےاور ریاضی جیسے بُنیادی تعلیمی مضمونوں کو سیکھنے کی قابلیت رکھتے ہیں • معاشرے میں آزادانہ طریقے سے زِندگی گزارنے کے لئے ضروری بنیادی مہارتیں ان میں پائی جاتی ہے • مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ضروری مہارتیں (پیشہ وارانہ مہارتیں) آسانی سے سیکھ سکتے ہیں
Trainable (قابل تربیت)	IQ 20 to 49	• خود کی دیکھ بھال کے لئے ضروری مہارتیں مثلاً کھانا، کپڑے پہننا، بیت الخلا وغیرہ کی تربیت اِن بچّوں کو دی جاسکتی ہے • گھر اور پڑوس کے ماحول میں خود کو اڈجسٹ کر سکتے ہیں • ہاتھ و پیر سے کام کرنے والی چیزیں مثلاً سلائی، کڑھائی، لفافہ بنانا وغیرہ کی تربیت حاصل کر سکتے ہیں
Custodial (قابل محتاج/ قابل رحم)	IQ Below 20	• یہ بچّے قابل رحم ہوتے ہیں • اپنا خیال نہیں رکھ سکتے ہیں • اپنے ہر ضرورت کے لئے دوسروں پر محتاج ہوتے ہیں • کسی بھی طرح کے تربیت سے قاصر ہوتے ہیں • انکو سخت نگہداشت کی ضرورت پڑتی ہے

5.2.6 ذہنی معذور بچّوں کی شناخت

(Identification of Children with Intellectual Disability)

ذہنی معذوری کی شناخت عام طور پر کلینیکل تشخیص (Clinical Assessment) اور معیاری جانچ (Standardized Testing) پر مبنی ہوتی ہے، جِس میں عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning)، تشکیلی

طرزِ عمل Adaptive Behaviour، Developmental History، معذوری کی شدّت اور ثقافتی تحفظات شامل ہے۔ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جسے خصوصی طور پر ایک ماہرِ نفسیات کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ البتہ آج کے اس جدید دور میں والدین اور اساتذہ کے لئے کچھ آلات (Tools) ضرور موجود ہیں جس کے ذریعے سطحی طور پر اس معذوری کا اندازا لگایا جا سکتا ہے۔ آیئے ایسے ہی ایک آلہ (Tool) کو دیکھتے ہیں جسے Voluntary Health Association of India (1989 نے تیار کیا تھا۔

Table 3: Common Developmental Milestones and Milestone Delay

(Developed by the Voluntary Health Association of India)

Milestones	Normal Age Range	Milestone Delay
Recognizes mother	1 - 3 months	4th month
Smiles	1 - 4 months	6th month
Rolls over	4 - 5 months	6th month
Holds head steady when placed on stomach on a flat surface	2 - 6 months	6th month
Sits without support	5 - 10 months	12th month
Stands without support	9 - 14 months	18th month
Walks well	10 - 20 months	20 months
Says pa-pa, Ma-Ma	10 - 12 months	3rd year
Talks in 2-3 Sentences	16 - 30 months	4th year
Feeds Self	2 - 3 years	4th year
Tells name	2 - 3 years	4th year

ترقیاتی مراحل تمام بچّوں کی نشوونما کی نمائندگی کرتی ہے۔ ذہنی معذور بچوں معاملے میں ترقیاتی مراحل میں دیری آسکتی ہے۔ یہ علامات ذہنی معذور بچّوں کی جلد شناخت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

مندرجہ بالا آلہ میں درج علامات کے علاوہ کچھ اور علامات ہیں جو ذہنی معذور بچوں کی شناخت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- زبانی ترقّی میں دیری (Delay in oral language development)

- یادرکھنے کی مہارت میں کمی((Deficits in memory skill
- سماجی قوانین سیکھنے میں دشواری((Difficultly in Learning Social rules
- مسئلہ حل کرنے کی مہارت میں دشواری((Difficulty with Problem-solving skills
- تشکیلی طرزِ عمل کی ترقّی میں تاخیر((Delays in the development of adaptive behaviour

5.2.7 ذہنی معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Intellectual Disability)

تعلیم ہر ایک فرد کا بنیادی اور قانونی حق ہے۔ یہ حق ان تمام بچوں کو بھی مستحق ہے جو اپنی معذوری اور معاشرے کی رویے کے وجہ سے کئی بار محروم رہ جاتے ہیں، لہٰذہ یہ حکومت اور معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ اِن کو اپنا حق فراہم کریں اور تعلیمی حصول کیلئے مدد فراہم کریں۔

آیئے ہم یہاں کچھ ایسے ہی تعلیمی اقدامات کا ذکر کریں جو کہ معلم اپنے کمرہ جماعت میں استعمال کر سکتے ہیں؛

- ذہنی معذور بچّے بہت آسانی سے distract ہو جاتے ہیں۔ انکی توجہ کمرہ جماعت میں بنی رہے اس کے لئے ایسے کمرے کا انتخاب کریں جہاں آس پاس کے ماحول کا شور نا آئے۔
- اِن بچّوں نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ عملی مہارت مثلاً کھانا بنانا، کپڑے پہننا، بنا کسی کے مدد کے گھومنے پھرنے کی تربیت بھی دینی چاہیے۔
- بچوں کو سیکھنے میں دشواری نہ ہو اُس کے لئے ایک ہی تصور کو کئی طرح سے سمجھنا چاہئے
- ان بچوں کو اپنے استاد سے انفرادی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اساتذہ اور طالب علم کا تناسب 1:3 سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے (3 طلباء فی استاد)۔
- حفاظتی اقدامات کے مدّ نظر ممکنہ طور پر نقصان دہ اشیاء انکے پہنچ سے دور رکھیں۔
- ذہنی معذور بچوں کو کسی ایک کام پے دیر تک اپنا توجہ مرکوز کرنے میں دشواری ہوتی ہے لہذا اُن کے درسِ تدریس میں ایسے چھوٹے چھوٹے اور مُختلف سرگرمیوں کو شامل کریں جو کہ 10 منٹ سے زیادہ وقفہ کا نہ ہو۔
- ذہنی معذور بچوں کو کوئی بھی ہدایات فراہم کرنے سے پہلے زبانی یا اشاروں کے ذریعے اُن کا توجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
- اِن بچّوں کو ہدایات کو سمجھنے میں دشواریاں ہوتی ہے، اکثر مشکل الفاظ، جملات یا تفصیلات میں پھنستے ہیں لہذا دورانِ تدریس سادہ اور آسان زبان کا استعمال کریں۔
- زبانی ہدایات کو بہتر اور واضح بنانے کے لئے بصری ہدایات((Visual Instructions کو شامل کریں۔
- دوران تدریس تصویری اشیاء کا کثرت سے استعمال کریں۔ تصاویر، ڈائا گرام اور چارٹ ذہنی معذور بچوں کو سمجھنے کے لئے مددگار

ثابت ہوتے ہیں۔

5.3 خلاصہ (Summary)

بلاشبہ معذوری ایک مشکل ترین حالت ہے جو کسی بھی اِنسان کی روزمرہ کی زندگی کو متاثر کر سکتی ہے۔اس جامع یونٹ میں معذوری کی ایک قسم ذہنی معذوری کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ذہنی طور پر معذور بچوں کو روزمرہ کی زندگی میں سیکھنے اور کام کرنے کی صلاحیتوں میں غیر معمولی طور پر دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ان بچّوں کی سب سے اہم خصوصیات یہ ہیں کہ انہیں تشکیلی طرزِ عمل (Adaptive Behaviour)اور عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning) میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ یونٹ ذہنی معذور بچوں کی مُختلف پہلوؤں کا مکمل جائزہ فراہم کرتا ہے جس میں ذہنی معذوری کی تعریف، اس کی خصوصیات، وجوہات، اعداد و شمار، اس کی درجہ بندی، شناخت اور تعلیمی انتظام وغیرہ پر وسیع پیمانے پہ بحث کی گئی ہے۔ معذوری محدودیت کا نام نہیں ہے۔ اگر ہم بہتر ماحول پیدا کریں تو ایک معذور انسان بھی عام اِنسان کے طرح زِندگی گزار سکتا ہے۔ایک بہتر اُستاد، ایک بہتر شہری ہونے کا اصل ثبوت بھی یہی ہے کہ ہم اِن بچّوں کی نشاندہی جلد کریں اور جو بھی ممکن سہولیات دی جاسکتی ہے ہم انہیں فراہم کریں۔

5.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- ذہنی معذوری عملی کام کاج اور مجموعی طور پر زِندگی پر اثرانداز ہوتا ہے۔
- ذہنی طور پر معذور بچّے تشکیلی طرزِ عمل اور عقلی کارکردگی میں غیر معمولی طور پر مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔
- ایسے بچّوں کی ذہانت IQ جسے Intelligence Quotient بھی کہتے ہیں 70 یا اس سے کم ہوتی ہے۔
- یہ معذوری 18 سال کی عمر سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔
- ذہنی معذور بچّے جذباتی طور سے غیر مستحکم اور تشکیلی طرز عمل، وقوفی/ادراکی، مواصلاتی دشواریوں کا سامنا کرتے ہیں۔
- ذہنی معذوری کے مختلف وجوہات ہو سکتے ہیں جسے عموماً دو حصّوں (جینیاتی اور ماحولیاتی عوامل) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ماحولیاتی اسباب جو بُنیادی طور پر اِنسان کے پیدائش سے ہی شروع ہوتے ہیں، جس کو تین حصوں (پیدائش سے پہلے، پیدائش کے وقت اور پیدائش کے بعد) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- حمل کے پہلے تین مہینوں کے دوران ماں کو اگر کسی طرح کا انفکشن مثلاً جرمن خسرہ (Rubella)، ہرپس سیفلیس (Herpes syphilis)، دق یا سل (Tuberculosis) ہو جائے تو جنئل (Fetus) کے نشوونما پاتے دماغ کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو کہ ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔
- والدہ اگر حمل کے دوران نقصان دہ مادوں، جیسے شراب، سگریٹ وغیرہ کا استعمال کریں تو یہ ترقی پذیر دماغ کو متاثر کر کے ذہنی معذوری کا

باعث بن سکتی ہے۔

- دورانِ پیدائش کسی طرح کی پیچیدگیاں، بچّے کا وزن کم ہونا، تاخیر سے رونا، انفیکشن وغیرہ بچّوں میں ذہنی معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔
- حالانکہ دنیا بھر میں ذہنی معذوری سے متاثر افراد کے صحیح اعداد و شمار ابھی تک نامعلوم ہے لیکن حال میں کیے گئے کچھ سروے کے مطابق ان کی تعداد 1 سے 3 فیصد تک بتائی جاتی ہے۔
- شدّت کے بنیاد پر ذہنی معذور بچوں کو چار حصوں؛ معمولی (Mild)، درمیانہ (Moderate)، شدید (Severe) اور عمیق (Profound) میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- تعلیمی بنیاد پر ذہنی معذور بچوں کی درجہ بندی قابل تعلیم (Educable)، قابل تربیت (Trainable) اور قابل محتاج/ قابل رحم (Custodial) میں کی گئی ہے۔
- ذہنی معذوری کی شناخت عام طور پر کلینیکل تشخیص (Clinical Assessment) اور معیاری جانچ (Standardized Testing) پر مبنی ہوتی ہے۔

5.5 فرہنگ (Glossary)

- عوارض:- غیر مستقل یا عارضی حالات و کیفیات، تغیرات بیماریاں
- کتابچہ:- چھوٹی کتاب، مختصر کتاب، کوئی مضمون یا مقابلہ جو کتابی صورت میں ہو۔
- تنظیم:- منظم جماعت، نظام، نظم
- ماہرینِ نفسیات:- نفسیات کے ماہر حضرات
- تشکیل:- شکل بنانا، خاکہ تیار کرنا،
- قواعد:- اصول، دستور، قاعدے
- تفاوت:- اختلاف، ایک دوسرے سے فاصلے پر
- مراحل:- مرحلہ کی جامع، منزلیں، ٹھہرنے اور کوچ کرنے کے مقامات۔
- مندرجہ بالا:- اوپر لکھا ہوا، اوپر بیان کردہ
- مستحق:- استحقاق رکھنے والا، حق رکھنے والا، حقدار

5.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ ذہنی معذوری کی بُنیادی خصوصیات کیا ہے؟

a) جسمانی معذوری

b) سماجی مہارت

c) تشکیلی طرزِ عمل (Adaptive Behaviour) اور عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning) میں مسائل

d) جذباتی طور پر مستحکم

2۔ ذہنی معذوری عموماً.....سال سے پہلے نمایاں ہوتی ہے۔

a) 15 b) 18 c) 21 d) 24

3۔ کس طرح کے ذہنی معذور بچوں کو مستقل مدد کی ضرورت پڑتی ہے؟

a) معمولی (Mild) b) درمیانہ (Moderate) c) شدید (Severe) d) عمیق (Profound)

4۔ ذہنی طور سے معذور بچّوں کی ذہانت (IQ) _____ یا اس سے کم ہوتی ہے۔

a) 80 b) 75 c) 70 d) 65

5۔ ذہنی معذور بچوں کی عقلی کارکردگی (Intellectual Functioning) کی پیمائش کی جاتی ہے۔

a) جسمانی تشخیص (Physical Assessment) کے ذریعے

b) جذباتی ذہانت کی جانچ (Emotional Intelligence Test) کے ذریعے

c) IQ کی جانچ کے ذریعے

d) تعلیمی کامیابی سے

6۔ معمولی/ہلکی ذہنی معذور بچوں کی سب سے اہم خصوصیات کیا ہے؟

a) IQ 20 یا اس سے کم b) کم سے کم مدد کے ساتھ آزادانہ طور پر زِندگی گزار سکتا ہے

c) اِن کو 24 گھنٹے دیکھ بھال کی ضرورت پڑتی ہے۔ d) گہری عملی خرابی

7۔ معمولی/ہلکی ذہنی معذور بچوں کی ذہنی عمر ---------- کے بچّے کے برابر ہوتی ہے۔

a) 19 سے 21 سال b) 15 سے 18 سال c) 12 سے 15 سال d) 9 سے 12 سال

8۔ درمیانی ذہنی معذور بچوں کی ذہنی عمر ---------- کے بچّے کے برابر ہوتی ہے۔

a) 15 سے 18 سال b) 12 سے 15 سال c) 9 سے 12 سال d) 6 سے 9 سال

9۔ ذہنی معذور بچّوں کی درج ذیل میں سے کون سی علامت صحیح نہیں ہے؟

a) زبانی ترقّی میں دیری (Delay in oral language development)

b) سماجی قوانین سیکھنے میں دشواری (Difficultly in Learning Social rules)

c) مسئلہ حل کرنے کی مہارت میں دشواری(Difficulty with Problem-solving skills)

d) عمدہ یادداشت(Excellence memory)

10۔ذہنی معذور بچوں کو اپنے استاد سے انفرادی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اساتذہ اور طالب علم کا تناسب ---------- سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے

a) 1:5 b) 1:10 c) 1:12 d) 1:3

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی Answer Key

1۔ c) 2۔ b) 3۔ d) 4۔ c) 5۔ c) 6۔ b) 7۔ d) 8۔ d) 9۔ d) 10۔d)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ ذہنی طور سے معذور بچّوں کی کچھ اہم خصوصیات کو بیان کریں۔

2۔ ذہنی معذور بچّوں کی نشاندھی کے لیے قابلِ مشاہدہ علامات کا خاکہ بنائیں۔

3۔ قبل از پیدائش ذہنی معذوری کی کوئی تین وجوہات بیان کریں۔

4۔ دورانِ پیدائش ذہنی معذوری کی کوئی تین وجوہات بیان کریں۔

5۔ ہلکی ذہنی معذوری (Mild Intellectual Disability) اور درمیانی ذہنی معذوری (Moderate Intellectual Disability)کے درمیان فرق کی وضاحت کریں.

6۔ ذہنی معذوری کو شدّت کے بنیاد پہ کیسے درجہ بندی کی گئی ہے اور ان کی بنیادی اقسام کیا کیا ہیں؟

7۔ ذہنی معذوری کو تعلیم کے بنیاد پہ کیسے درجہ بندی کی گئی ہے اور ان کی بنیادی اقسام کیا کیا ہیں؟

8۔ وہ کون سی قابلِ مشاہدہ علامات ہیں جن کا استعمال ذہنی معذور بچّوں کی شناخت کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے؟

9۔ تعلیمی نظام میں ذہنی معذور بچوں کو درپیش مسائلوں پر روشنی ڈالیے اور کم از کم تین حکمتِ عملی تجویز کریں جو ان کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

10۔ذہنی معذور بچّوں کو تعلیمی سرگرمیوں میں کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ فہرست بنائیں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ شدّت کے بنیاد پر ذہنی معذوری کی درجہ بندی کریں اور ہر زمرے کے طلباء کو درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ ذہنی معذور بچّوں کی خصوصیات اور انکی تعلیم پر ممکنہ اثرات کی وضاحت کریں۔

3۔ بچوں کی تعلیمی کارکردگی پر ذہنی معذوری کے ممکنہ اثرات کا تجزیہ کریں۔ان حکمت عملیوں کی بھی فہرست بنائیں جنہیں اساتذہ اپنی تعلیم

میں مدد کے لیے نافذ کر سکتے ہیں۔

4۔ ذہنی معذوری کی وجوہات اور طلباء کو درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال کریں۔

5۔ مناسب مثالوں کے ساتھ ذہنی معذور بچّوں کی وجوہات اور خصوصیات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں۔

5.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Shree, A., & Shukla, P. C. (2016). Intellectual Disability: Definition, classification, causes and characteristics. Learning Community-An International Journal of Educational and Social Development, 7(1), 9-20.

2۔ Bernie-Smith, M., Patton, J. R., & Kim, S. (2006). Mental retardation (7th ed.). Upper Saddle River, NJ: Pearson Education.

3۔ Kalgotra, R., & Warwal, J. S. (2017). Intellectual disability in India: An overview. Journal of Disability Studies, 3(1), 29-36.

4۔ Harris, J. C. (2006). Intellectual disability: Understanding its development, causes, classification, evaluation, and treatment. Developmental Perspectives in.

5۔ Schalock, R. L., Borthwick-Duffy, S. A., Bradley, V. J., Buntinx, W. H., Coulter, D. L., Craig, E. M., ... & Yeager, M. H. (2010). Intellectual disability: Definition, classification, and systems of supports. American Association on Intellectual and Developmental Disabilities. 444 North Capitol Street NW Suite 846, Washington, DC 20001.

6۔ King, B. H. (2008). Intellectual disability: Understanding its development, causes, classification, evaluation, and treatment. JAMA, 299(10), 1194-1194.

7۔ Harris, J. C. (2010). Intellectual disability: A guide for families and professionals. Oxford University Press.

اکائی6۔ بصارت سے معذور بچے اور ان کی تعلیمی شمولیت

(Visually Impaired Children and their Educational Inclusion)*

اکائی کے اجزاء

6.0 تمہید(Introduction)

6.1 مقاصد(Objectives)

6.2 بصری معذوری(Visual Impairmen)

6.2.1 بصری معذوری کی تعریف اور اقسام(Definition and Types of Visual Impairment)

6.2.2 بصارت سے معذور بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Visually Impaired Children)

6.2.3 بصری معذوری سے متاثر بچوں کی علامات

(Signs and Symptoms of Visually Impaired Children)

6.2.4 بصری معذوری کی وجوہات(Causes of Visual Impairment)

6.2.5 بصارت سے معذور بچوں کی شناخت

(Identification of Children with Visual Impairment)

6.2.6 بصارت سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Visual Impairment)

6.3 خلاصہ(Summary)

6.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

6.5 فرہنگ(Glossary)

6.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

* Dr. Md. Mousuf Raza, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

6.0 تمہید(Introduction)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک عظیم شاہ کار انسانی جسم ہے، جسم کے اہم اعضاء میں آنکھیں اور آنکھوں میں قوتِ بصارت یا بینائی سرِ فہرست ہیں۔

یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ خارجی دُنیا سے ہمارے ہر تعلق کی ابتدا آنکھ ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔ اگر ہم کچھ دیر کے لیے آنکھیں بند کر کے چشمِ تصور سے آس پاس کی دُنیا دیکھیں، تو سوائے تاریکی کے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ بصارت کے نقصان کا اثر صرف فرد تک محدود نہیں ہوتا ہے بلکہ خاندان، دوستوں اور معاشرے کو بھی متاثر کرتا ہے۔ بصارت کا نقصان زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے جس میں زندگی کی معیار، خود مختاری اور حرکی عوامل شامل ہیں جو کہ گرنے، زخمی ہونے، ذہنی صحت، ذہنی عمل، روزگار اور تعلیمی حصول کے ساتھ متعلق ہے۔ بصارت کی معذوری سے جڑے پیدا ہونے والے گہرے مسائل کو پہچانتے ہوئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ افراد کی منفرد تعلیمی ضروریات کو ابتدائی عمر سے ہی پورا کیا جائے۔ تو آیئے بصارت سے معذور بچوں کی تعلیمی ضروریات کو مزید بہتر ڈھنگ سے سمجھنے کے لئے اس اکائی میں ہم اس کی وجوہات، اقسام، خصوصیات، شناخت اور تعلیمی حکمت عملیوں کا جائزہ لیں گیں۔

6.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- بصری معذوری کی وضاحت کر سکیں۔
- بصارت سے معذور بچوں کی خصوصیات کو پہچان سکیں۔
- بصارت سے معذور بچوں کی عام علامات کی نشاندہی کر سکیں۔
- بصری معذوری کی وضاحت کر، اس کی خصوصیات کو پہچان سکیں۔
- بصارت سے معذور بچوں کی مختلف النوع وجوہات اور اس کا علاج دریافت کر سکیں۔
- بصری معذوری کی مختلف قسم اور اس کی درجہ بندی کر سکیں۔
- بصارت سے معذور بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کے لیے موثر تدریسی حکمت عملیوں کا اطلاق کر سکیں۔

6.2 بصری معذوری(Visual Impairment)

بصری نظام(Visual System)اِنسانی زِندگی کا سب سے اہم حسی نظاموں میں سے ایک ہے جو افراد اور بیرونی ماحول کے درمیان انضمام کے لئے بنیادی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس بات کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے تعلیمی پروگرام کے ذریعے موصول ہونے والے تمام معلومات کا 70 سے 80 فیصد آنکھ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آنکھ جو ایک ایسا عضو ہے جو ہمیں دیکھنے کے قابل بناتا ہے، ہمیں حاصل ہونے والی تمام معلومات کا تقریباً 70 سے 80 فیصد حاصل کرتا ہے(2004,Li)۔

بصارت سے معذور افراد کو کام کرنے، اپنے یا دوسروں کی دیکھ بھال کرنے، پڑھنے لکھنے، سماجی ربط کو بحال کرنے، اپنے شوق کو پورا کرنے وغیرہ جیسے معمولی کام کو کرنے میں بھی خاصی دشواریاں پیش آتی ہیں۔

بصارت کی معذوری ایک اصطلاح ہے جو کسی خاص سطح نظر پر کسی فرد کی بینائی کے نقصان کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہاں بینائی کے نقصان سے مراد ایسی حالت سے ہے جہاں کسی کو واضح طور پر دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے یا اس کی آنکھوں یا بصری نظام کے مسائل کی وجہ سے بصارت کا میدان محدود ہو جاتا ہے۔ اس تصور کی ایک جامع تحقیق میں جانے سے پہلے یہاں دو اہم اصطلاحات (terms) بصری تیکشنی (Visual Acuity) اور بصری میدان (Visual Field) کو سمجھنا ضروری ہے۔

بصری تیکشنی (Visual Acuity):

بصری تیکشنی عام طور پر اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ایک شخص ایک مقررہ فاصلے سے کسی چیز کو کس حد تک واضح طور پر دیکھ سکتا ہے۔ اس کی پیمائش خصوصی طور پر سنیلن چارٹ (Snellen Chart) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ عام بصارت کو عام طور پر 20/20 (فٹ میں) یا 6/6 (میٹر میں) کی بصری تیکشنتا کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں اس بات کو واضح کرنا ضروری ہے کہ اگر آپ کی بصارت 20/20 ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ 20 فٹ کی فاصلے پر وہی دیکھ سکتے ہیں جو ایک عام بصارت والا شخص 20 فٹ کی فاصلے پر دیکھ سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر آپ کی دید 100/20 ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عام بصارت والا شخص 100 فٹ پر جو شے دیکھ سکتا ہے آپ کو 20 فٹ تک قریب ہونے کی ضرورت پڑے گی۔

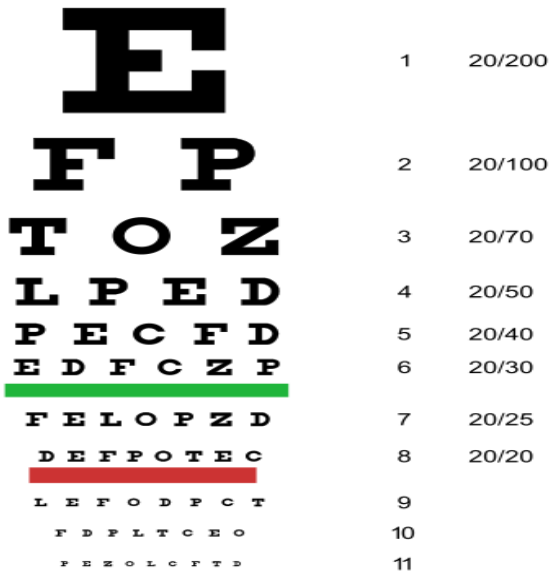


Figure 1: Image of Snellen Chart.
Source: https://en.wikipedia.org/wiki/Snellen_chart

بصری میدان (Visual Field):

بصری فیلڈ/میدان سے مراد وہ پورا علاقہ ہے جسے کوئی شخص سیدھا آگے دیکھتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔ اس میں وہ سب کچھ شامل ہے جو

آنکھوں کو حرکت دیے بغیر کسی بھی لمحے نظر آتا ہے۔ آپ اگر غور کریں تو پائیں گے کہ بصری میدان یکساں نہیں ہوتا ہے بلکہ اسے مُختلف علاقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، مثلاً مرکزی حصہ (Central Point) جہاں آپ براہ راست آگے دیکھتے وقت توجہ مرکوز کرتے ہیں، مرکزی بصری فیلڈ (Central Visual Field) کہا جاتا ہے جبکہ پردیی بصری فیلڈ (Peripheral Visual field) میں وہ سب کچھ شامل ہوتا ہے جسے آپ اپنے مرکزی فوکس سے باہر دیکھ سکتے ہیں۔ آنکھ کی طرح آنکھ کا یہ حصہ بہت نازک ہوتا ہے جسے حفاظت اور آپ کے توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنکھوں کی کچھ مخصوص بیماریاں مثلاً گلوکوما (Glaucoma) بعض اوقات بصری میدان (Visual Field) کو شدید متاثر کر سکتی ہیں۔ ایسے حالات میں آنکھوں اور صحت کے مختلف مسائل کی تشخیص اور ان کا انتظام کرنے کے لیے بصری فیلڈ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

Source: https://www.lookeyecare.co.uk/eye-examinations

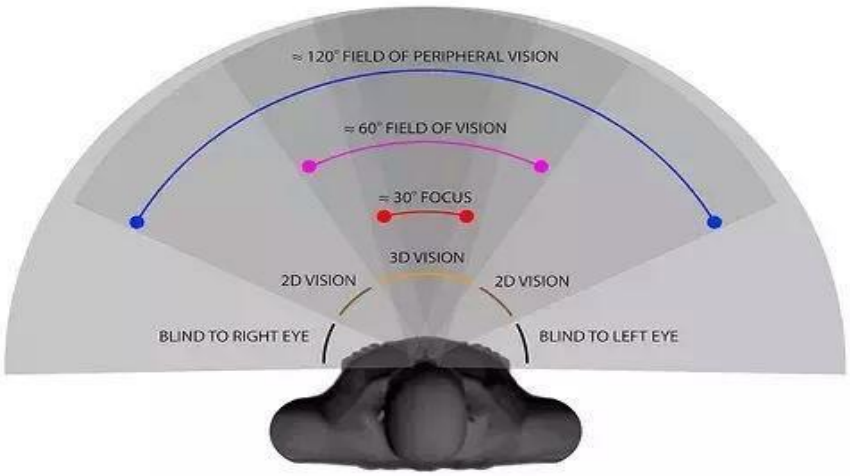


Figure 2: Image of Visual Field of the eyes

6.2.1 بصری معذوری کی تعریف اور اقسام (Definition and Types of Visual Impairment)

بصارت کی معذوری کو بنیادی طور پر دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- اندھا پن (Blindness)
- کم بینائی (Low Vision)

اندھا پن (Blindness):

عمومی طور پر اندھا پن بصارت کی عدم موجودگی یا غیر موجودگی کو کہتے ہیں۔ آنکھوں کی اس کیفیت کو چشمے یا کنٹیکٹ لینسز (Contact Lenses) کے ذریعے بھی درست نہیں کیا جا سکتا ہے۔

امریکی ادارہ برائے نابینا (American Foundation for the Blind- AFB) کے مطابق اندھا پن آنکھوں کی اُس کیفیت کو کہتے ہیں جب اصلاح کے ساتھ بہتر آنکھ میں بصری تیکشنی (Visual Acuity) 200/20 یا اس سے بھی بدتر ہو یا بصری میدان (Visual Field) 20 ڈگری یا اس سے کم تک محدود ہو جائے تو اسے اندھا پن یا نابینا پن کہتے ہیں۔ آیئے اسی بات کو عام

زبان میں سمجھتے ہیں۔

عام زبان میں اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کو قانونی طور پر نابیناتب قرار دیا جاتا ہے جب

(الف) اگر کوئی شخص مکمل طور پر نصب عینک کے ساتھ بھی 20 فٹ یا اسے زیادہ دور کے شے کو نہیں دیکھ پائے جو کہ عام بینائی والا شخص 200 فٹ کے فاصلے سے دیکھ سکتا ہے؛ اور/یا

(ب) اگر اس کا مرکزی بصری میدان (central visual field) اتنا محدود ہو کہ وہ صرف 20 ڈگری قوس کے اندر اشیاء کو دیکھ سکتا ہے، اس کے برعکس بصری طور پر ایک عام شخص کی اشیاء کو اوپر، نیچے اور نظر کی لائن کے ہر طرف بہت وسیع قوس میں دیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

معذور افراد کے حقوق قانون (The Rights of Persons with Disabilities Act 2016-2016RPWD ACT) نے اندھے پن کی تعریف کچھ اس طرح سے بیان کی ہے:-

اندھا پن/نابینا پن سے مراد آنکھوں کی ایسی کیفیت سے ہے جب کسی شخص کو بہترین اصلاح کے بعد بھی درج ذیل شرائط میں سے کوئی بھی ایک ہو:

- نظر کی مکمل عدم موجودگی/غیر موجودگی یا
- بہترین ممکنہ اصلاح کے باوجود بصری تیکشنی 60/3 یا 200/10 (سنیلن) سے کم ہو جانا یا
- بصری میدان (Visual Field) کی حد 10 ڈگری یا اس سے بھی کم ہو جانا۔

کم بینائی (Low Vision):

کم بینائی یا بصارت کی کمی سے مراد آنکھوں کی اس کیفیت سے ہے جو روایتی ذرائع جیسے شیشے (glasses)، کانٹیکٹ لینز (contact lenses) یا سرجری (surgery) کے بعد بھی درست نہیں کی جاسکتی، جو کہ کسی شخص کی روزمرہ کے کاموں کو انجام دینے کی صلاحیت کو نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے۔

کم بینائی/بصارت سے متاثرین افراد کو جزوی بینائی (partial sight)، دھندلا پن (blurred vision)، یا اندھے دھبے (blind spots) ہو سکتے ہیں جس کے وجہ سے انہیں پڑھنے، چہروں کو پہچاننے یا تفصیلات دیکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

عالمی ادارۂ صحت (World Health Organization) نے کم بینائی یا بصارت کی کمی کو ان الفاظوں میں بیان کیا ہے؛

- بصری تیکشنی (Visual Acuity 70/20 اور 400/20 کے درمیان ہو یا/اور)
- بصری میدان (Visual Field: 20 ڈگری یا اس سے کم ہو)

امریکی ادارہ برائے نابینا (American Foundation for the Blind- AFB) کے مطابق کم بینائی یا بصارت کی کمی آنکھوں کی اُس کیفیت کو کہتے ہیں جب اصلاح کے ساتھ بہتر آنکھ میں بصری تیکشنی (Visual Acuity) 70/20 اور 200/20 کے درمیان ہو یا بصری میدان ((Visual Field 20 ڈگری یا اس سے کم تک محدود ہو جائے تو اسے کم بینائی یا بصارت کی

کمی کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعریفیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ کم بینائی یا بصارت کی کمی کے حالت میں افراد کی بصارت کچھ حد تک باقی رہتی ہے لیکن یہ بچی ہوئی بصارت بصری امداد یا دیگر حکمت عملیوں کے بغیر روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے کافی نہیں ہوتی ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ معذوری کا مخصوص معیار تنظیموں اور ممالک کے درمیان قدرے مختلف ہو سکتے ہیں۔اس کا اصل مقصد اہلیت کو جاننے اور معذور افراد کے لیے معاونت اور خدمات کی فراہمی اور رہنمائی کے لئے ہوتا ہے۔

6.2.2 بصارت سے معذور بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Visually Impaired Children)

بصارت سے معذور بچے متعدد خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں جو ان کی بصری معذوری کی شدت اور نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ یہ خصوصیات جسمانی، ترقیاتی اور سماجی پہلوؤں پر مبنی ہوتی ہیں۔ تو آیئے بصارت سے معذور بچّوں کی کچھ ایسی ہی عام خصوصیات کو جانیں۔

- **حرکی نشوونما میں تاخیر (Delayed Motor Development):** بصری طور پر معذور بچوں کو بینائی کے حدود کی وجہ سے حرکی نشوونما/حرکی مہارت میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- **زبان کی نشوونما میں تاخیر (Delayed Speech and Language Development):** محدود بصری صلاحیت کے وجہ سے یہ بچّے چہرے کی تاثرات اور ہونٹوں کی حرکات کا مشاہدہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں جو کہ ممکنہ طور پر زبان کی نشوونما میں تاخیر کا باعث بنتا ہے۔
- **لمسی مہارت (Tactual Skill):** لمسی مہارت سے مراد اشیاء کو چھو کر اُس کے بارے میں جاننا ہے۔ بصارت سے معذور بچّے اپنے ماحول کو سمجھنے کے لیے اکثر لمسی مہارت/لمسی طریقہ کار کا استعمال کرتے ہیں۔
- **بہتر سمعی اور لمسی مہارت (Enhanced Auditory and Tactile Skills):** بصری معذوری کی تلافی کے لئے بصارت سے معذور بچّے اپنے سننے اور لمسی مہارت کو بہتر بنا لیتے ہیں جس کا استعمال وہ معلومات اکٹھا کرنے اور اپنے گرد و نواح کو سمجھنے کے لئے کرتے ہیں۔
- **چلنے پھرنے کی تربیت (Orientation and Mobility Training):** بصارت/بینائی کی کمی کسی بھی بصارت سے معذور بچوں کو چلنے پھرنے اور اپنے ماحول میں گشت لگانے سے قاصر بنا سکتی ہے۔ اس صورتِ حال سے بچانے کے لئے ان بچّوں کو خاص طرح کے تربیت کی ضرورت پڑتی ہے جسے واقفیت و حرکت کی تربیت کہتے ہیں۔
- **سماجی تعامل میں دشواری (Difficulty in social interaction):** بصری طور پر معذور بچوں کو سماجی تعاملات جیسے چہرے کے تاثرات اور اشاروں کو پہچاننا وغیرہ میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اِن بچّوں کو اضافی مدد اور حوصلہ

افزائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

یہاں اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ ہر ایک معذور بچہ اپنی ذاتیات اور خصوصیات میں مختلف ہوتا ہے۔اُن کی ضروریات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتی ہے لہٰذا ابتدائی مداخلت (Early intervention)، خصوصی تعلیم (specialized education)،اساتذہ، خاندان اور صحت کی دیکھ بھال کے لئے پیشہ ور افراد(health care professionals)کی مدد معذور بچوں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے اور ان کی مجموعی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں.

6.2.3 بصری معذوری سے متاثر بچوں کی علامات

(Signs and Symptoms of Visually Impaired Children)

بصارت سے معذور بچوں کی کچھ عام علامات درج ذیل ہیں۔

بینائی(Vision):

- آنکھوں میں درد، خارش، یا تکلیف کے بارے میں شکایت کرنا۔
- دھندلا پن یا چیزوں کو دیکھنے میں دشواری کے بارے میں شکایت کرنا۔
- فاصلے پر رکھے اشیاء کو دیکھنے میں دشواری مثلاً کمرہ جماعت میں تختہ سیاہ سے کاپی کرنا۔
- پڑھنے لکھنے میں دشواری۔
- اشیاء کو اپنی آنکھوں کے قریب رکھنا۔
- ضرورت سے زیادہ آنکھیں رگڑنا۔
- کثرت سے پلکیں جھپکنا۔
- مسلسل بولنا۔
- آنکھوں کی دائمی سرخی یا روشنی کی حساسیت۔
- اکثر چیزوں سے ٹکرانا۔

توجہ(Attention):

- انکی توجّہ کسی کام پے زیادہ دیر تک نہیں رہتی ہے(Short attention span)

فاصلہ(Distance):

- اکثر اشیاء اور جسم کے بیچ کے فاصلے کا اندازہ نہیں لگا پاتے ہیں۔

روشنی(Light):

- روشنی کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں۔

- بہت تیز روشنی سے دشواری ہوتی ہے۔

رویہ/طرزِ عمل(Behaviour):

- اکثر جسم کو ہلاتے رہنا۔
- آنکھوں کو دبانا.
- سر ہلاتے رہنا.
- روشنی کے طرف گھورنا۔

6.2.4 بصری معذوری کی وجوہات(Causes of Visual Impairment)

بصارت کی معذوری کی مُختلف وجوہات ہیں جسے سمجھنا اس وسیع مسئلے کو حل کرنے اور روکنے کے لیے بہت اہم ہے۔ تو آیئے بصارت کی معذوری کے کچھ خاص وجوہات کو جانیں۔

موتیابند(Cataracts): موتیابند(Cataract) آنکھ کی ایک عام تشکیل ہے جو آنکھ کے پچھلے حصے کے پردہ(Lens) میں دھندلاپن اور کمزوری کا سبب بنتی ہے۔ یہ حالت عموماً عمر کے ساتھ ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ موتیابند(Cataract) بصارت کی معذوری کی ایک بڑی وجہ میں سے ایک ہے جِس کے وجہ سے عالمی سطح پر بصارت سے محروم افراد کا 51 فیصد سے زائد افراد اس کا شکار ہیں۔

موتیابند اکثر آہستہ آہستہ پھیلتا ہے اور عام طور پر 60 اور 70 سال کے عمر کے لوگوں کو متاثر کرتا ہے، لیکن بعض اوقات بچے پیدائشی موتیا کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بات کریں اس کی علامات کی تو اس میں ڈبل ویژن، ابر آلود یا دھندلا پن، خراب روشنی والی جگہوں میں دیکھنے میں دشواری اور ایسے رنگ شامل ہیں جو دھندلے لگتے ہیں۔

گلوکوما(Glaucoma): گلوکوما چشمی بیماری ہے جس میں اندرونی آنکھ کا دباو بڑھ جاتا ہے جس کے وجہ سے آہستہ آہستہ نظر کمزور ہونے لگتی ہے اور نتیجتاً آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگتا ہے۔ یہ بیماری عموماً بڑے عمر کے لوگوں میں دیکھی جاتی ہے لیکن بعض اوقات بچے اور نوعمر لوگوں میں بھی اس کا اثر دیکھا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں بصارت سے محروم افراد کی تقریباً 8 فیصد آبادی اس کا شکار ہے۔

عمر سے متعلق میکولر انحطاط (Age-related macular degeneration): عمر سے متعلق مکولر انحطاط یا "Age-related macular degeneration" (AMD) ایک آنکھ کی بیماری ہے جو عموماً بڑے عمر کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ آنکھ کے مکولا میں کسی طرح کی پریشانی ہونے کے عوض میں ہوتی ہے جس کے وجہ سے مرکزی بصارت(Central Vision) اثرانداز ہوتی ہے۔ عالمی سطح پر بصارت سے محروم افراد کا 5 فیصد اس بیماری کا شکار ہیں۔

قرنیہ کا دھندلاپن(Corneal Opacification): قرنیہ(Cornea) عموماً صاف اور شفاف ہوتا ہے جو آنکھ کو نور کی مناسب راہ دکھاتا ہے۔ یہ آنکھ کا بہت ہی نازک حصّہ ہے جس میں کسی طرح کا کوئی تغیرات یا مسئلہ پیدا ہو جائے تو ایسے حالت میں دھندلاپن ہونے کے

خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ قرنیہ کا دھندلا پن انسان کو دیکھنے سے قاصر بنا سکتا ہے۔ آیئے اس قدرتی عمل کو بہتر طریقے سے جانیں۔

قرنیہ (Cornea) روشنی کو ریٹنا (Retina) پر مرکوز کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو آنکھوں کو صاف بصارت کے قابل بناتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے قرنیہ (Cornea) مبہم (opaque) ہو جائے تو یہ روشنی کے گزرنے میں مداخلت کرنے لگتا ہے جس کے نتیجے میں بصارت دھندلی (blurred) یا مسخ (distorted) ہو جاتی ہے۔ ایک تخمینہ کے مطابق عالمی سطح پر بصارت سے محروم افراد کا 4 فیصد اس بیماری کا شکار ہیں۔

پیدائشی کور چشم (Childhood blindness): پیدائشی کور چشم سے مراد بصری خرابی یا بصارت کا مکمل نقصان ہوتا ہے جو بچپن کے دوران ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں بصارت سے محروم افراد کا 4 فیصد اس حالت کا شکار ہیں۔

اضطراری خرابیاں (Refractive errors): اضطراری خرابیاں بصارت کے عام مسائل میں سے ایک ہے جو آنکھ کی ریٹنا (Retina) پر درست طریقے سے روشنی کو موڑنے یا فوکس کرنے کی صلاحیت میں خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ آنکھوں کی یہ خرابیاں نتیجے میں بصارت کی دھندلی یا مسخ ہونے کا باعث بنتی ہے۔ اضطراری خرابیوں میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ یہ کسی بھی عمر اور زندگی کے کسی بھی حصّے میں ہو سکتی ہے۔ آنکھوں کی یہ بیماری بصری معذوری والے افراد کی پوری آبادی میں تقریباً 3 فیصد کو منسوب ہوتی ہے۔

آیئے اضطراری خرابیوں کے کچھ اہم اقسام کے بارے میں مزید گفتگو کریں۔

- **مایوپیا (Myopia):** اس صورتِ حال میں قریبی اشیاء واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں لیکن دور کی اشیاء کو دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔
- **ہائپرپیا (Hyperopia):** اس صورتِ حال میں دور کی اشیاء تو واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں لیکن قریب کی اشیاء کو دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔
- **پریسبیوپیا (Presbyopia):** آنکھوں کی یہ بیماری عمر سے متعلق ہے جو عام طور پر 40 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو متاثر کرتی ہے۔ اس کی اصل وجہ آنکھوں کی لینز (Lens) میں قدرتی طور پر لچک کی ہوتی ہے جس کے وجہ سے قریبی اشیاء پر توجہ دینے میں دشواری ہوتی ہے۔ اوپر بتائی گئی آنکھوں کی بیماریوں کے علاوہ Astigmatism، Trachoma اور Diabetic retinopathy بھی بصارت کی اہم وجہ ہیں۔

6.2.5 بصارت سے معذور بچوں کی شناخت

(Identification of Children with Visual Impairment)

بصارت سے معذور بچوں کی شناخت ایک اہم قدم ہے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اِن بچّوں کی تعلیمی ضروریات کے لیے مناسب مدد اور مطابقت (Accommodation) کو یقینی بنایا جا سکے۔

بینائی سے معذور بچوں کی شناخت کے لیے عام طور پر کئی طریقے اور حکمت عملی استعمال کی جاتی ہے۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

- **وژن اسکریننگ (Vision Screening):** اسکول اکثر ایسے طلباء کی شناخت کے لیے بصارت کی اسکریننگ کراتے رہتے ہیں جن

میں بصری معذوری کے علامات پائے جاتے ہیں۔ یہ بہت ہی سادہ اور سہل ٹیسٹ ہوتا ہے جو عام طور پر بصری تیکشنتا (Visual Acuity) کا اندازہ لگانے اور بصارت کے عام مسائل کا پتہ لگانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

- **والدین کی مشاہدات (Parental Observations):** والدین اور گھر کے دیگر فرد بچوں میں بصارت کی معذوری کی علامات کو پہچاننے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- **اساتذہ کے مشاہدات (Teacher Observations):** اساتذہ اور اسکول کے دیگر عملہ بصارت سے معذور بچوں کی شناخت کے لئے خصوصی کردار نبھا سکتے ہیں۔ ایک قابل استاد اپنے کلاس روم میں بصارت سے معذور بچوں کو قابل مشاہدہ علامات جیسے بورڈ کے قریب بیٹھنا، اشیاء کو اپنی آنکھوں کے قریب رکھنا، ضرورت سے زیادہ آنکھیں رگڑنا، کثرت سے پلکیں جھپکنا وغیرہ کے بنیاد پر شناخت کر سکتے ہیں۔
- **فنکشنل وژن اسسمنٹ (Functional Vision Assessment):** اس مرحلے میں خصوصی معلم (Special Educator) کا کردار اہم ہو جاتا ہے۔ خصوصی معلم مختلف ماحول اور سرگرمیوں میں طالب علم کی بصری صلاحیتوں کا جائزہ لیتا ہے۔
- **طبّی پیشہ ور سے ریفرل (Referrals from Healthcare Professional):** صحت کی دیکھ بھال سے جڑے پیشہ ور افراد جیسے بچّوں اور آنکھ کے ڈاکٹر معمول کے چیک اپ کے دوران والدین یا اساتذہ کی طرف سے اٹھائے گئے مخصوص خدشات کی تصدیق کے لئے ضروری اقدامات کر سکتے ہیں۔ اگر اُنکو بھی لگتا ہے کہ بچّے کے بصارت میں واقعی میں کوئی مسئلہ ہے تو پھر مزید تفتیش کے لیے ماہرین کو رجوع کر سکتے ہیں۔
- **آنکھوں کی مکمل جانچ (Comprehensive Eye Examinations):** بصارت سے معذور بچوں کی شناخت کا یہ سب سے آخری مرحلہ ہے۔ اس مرحلے میں دورانِ تشخیص اگر بچّہ معذور پایا جاتا ہے تو ماہرین امراض چشم معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیتا ہے۔

6.2.6 بصارت سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Visual Impairment)

عام بچّوں کی طرح بصارت سے معذور بچّوں کو بھی بہتر تعلیم اور مواقع کے بنیادی حقوق حاصل ہے۔ یہ حق اُنکو ہمارے ملک کا قانون اور آئین دیتا ہے۔ یہ مواقع اُنکو اُنکے لئے الگ اسکول بنا کر نہیں بلکہ موجودہ اسکول میں ہی تدریسی حکمت عملی، نصاب اور طبیعیاتی/ماحولیاتی مطابقت کے ذریعے دی جاسکتی ہے۔ تو آیئے بصارت سے معذور بچوں کی تعلیمی شمولیت کو فروغ دینے والی ایسے ہی کچھ عوامل کے بارے میں مزید گفتگو کریں۔

طبیعیاتی/ماحولیاتی مطابقت (Physical/Environmental Adjustment):

- **قابل رسائی کمرہ جماعت (Accessible Classrooms):** بصارت سے معذور بچّوں کی شمولیت کے لیے کمرہ جماعت کو اس

طرح سے منظم کریں کی اُنکے آمد ورفت میں کوئی بھی چیز کسی بھی طرح کی رکاوٹ نہ بنے۔ کسی بھی طرح کی رکاوٹ، نوکیلی چیز اُن کے لیے خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔

- **مناسب روشنی (Proper Lighting):** کمرہ جماعت کا مکمل طور پہ روشن ہونا ضروری ہے۔ ممکن ہو تو ایڈجسٹیبل لائٹ (adjustable lights) کا استعمال کریں جس کی روشنی ضرورت کے حساب سے گھٹائی بڑھائی جاسکے۔
- **کلر اور کنٹراسٹ (Colour and Contrast):** بچی ہوئی بینائی کا بہتر استعمال کے لیے دیواروں، فرنیچر اور تدریسی مواد میں اعلی کنٹراسٹ رنگ استعمال کریں۔ اعلی کنٹراسٹ رنگ کم بینائی میں بھی چیزوں کو بہتر طریقے سے دیکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- **ٹیکٹائل پلیٹس (Tactile Plates):** یہ فرس پر یا سڑک کے کنارے اُبھری ہوئی سطح ہوتی ہے جو کسی بھی بصارت سے معذور افراد کو راہ دکھانے کا کام کرتی ہے۔ نابینا افراد اپنی چھڑی (White cane) اور ٹیکسٹائل پلیٹس کے مدد سے کسی بھی ماحول میں خود مختاری سے چل پھر سکتے ہیں۔

Source: https://www.allaboutvision.com/resources/tactile-paving



Figure 1: Image of Tactile Plates

بریل (Braille): یہ نابینا افراد کے لیے ایک مخصوص زبان ہے جس کے ذریعے وہ سیکھتے ہیں۔ تعلیمی ماحول کو موافق بنانے کے لئے کتابیں اور اشیاء کے اوپر بریل سے لکھا جانا چاہئے تاکہ بصارت سے معذور بچے آسانی سے پڑھ کر سمجھ سکیں۔

Source: https://newzhook.com/story/research-manufacturing-products-for-blind-visually-impaired-people-is-aphs-main-focus-braille/

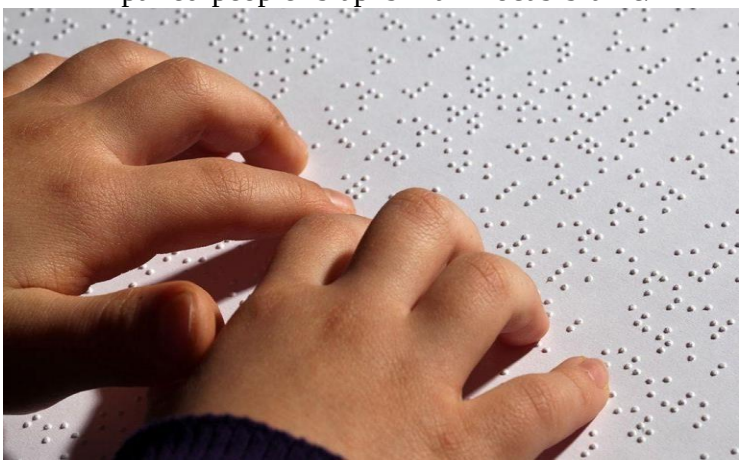


Figure 2: Image of Braille Text

نصابی مطابقت(Curricular Adjustment):

نصابی مطابقت سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو نصاب کے عناصر میں کی جاتی ہیں تاکہ بصارت سے معذور بچوں کو تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہو۔ نصابی مطابقت میں تدریسی مواد، معیاری امتحانات، مقام، طلباء کا جواب اور دیگر عناصر شامل ہو سکتے ہیں۔ نصابی مطابقت کا مقصد نصاب کی توقعات اور معیارات کو کم نہ کرنا بلکہ بصارت سے معذور بچوں کو برابر کے مواقع فراہم کرنا ہے۔

نصابی مطابقت کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- بصارت سے معذور بچوں کو اپنی زبان کی تعلیم کے لئے بریل کی تحریر اور پڑھائی سکھائی جائے۔
- بصارت سے معذور بچوں کے تدریسی مواد کو بریل میں تبدیل کر کے فراہم کیا جانا چاہئے مثلاً، کتابوں، نوٹس، امتحانات اور دیگر مواد کو بریل میں لکھا ہو۔
- بصارت سے معذور بچوں کو تدریسی مواد کو سننے کے لئے آڈیو ریکارڈنگ، کمپیوٹر کی آواز یا دوسرے طلباء کی مدد سے فراہم کیا جائے۔
- بصارت سے معذور بچوں کو تدریسی مواد کو سمجھنے کے لئے زیادہ وضاحت، تجربہ شریک کرنا، مثالیں دینا اور دیگر طریقوں کا استعمال کیا جائے۔
- بصارت سے معذور بچوں کو تدریسی مواد کو یاد رکھنے کے لئے دہرانے، مختصر نوٹس بنانے، منظم کرنے اور دیگر طریقوں کا استعمال کیا جائے۔

بصارت سے معذور بچوں کو پڑھانے کی حکمت عملی

(Strategies for Teaching Children with Visual Impairment)

Leonard Cheshire Disability اور McConkey نے بصارت سے معذور بچّوں کو پڑھانے کے لئے کچھ حکمت عملیوں کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

- تختہ سیاہ یا بصری آلات پر بڑی تحریر کا استعمال کریں۔
- جتنا ممکن ہو رنگین چاک کا استعمال کریں۔
- بچوں کو بورڈ یا تدریسی اشیاء کے قریب آنے دیں تاکہ وہ آسانی سے دیکھ سکیں۔
- تختہ سیاہ پر جو لکھا ہوا ہے اسے بلند آواز میں پڑھیں۔
- بچّوں کو اپنی کاپی پر لکیریں دیکھنے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ انہیں ایسی کاپی دی جائے جن پر موٹی لکیریں کھینچی گئی ہوں۔
- جن بچوں کو میگنیفائنگ ایڈز (چیزوں کو بڑا کر کے دکھانے والا) کے استعمال کرنے سے فائدہ ہو سکتا ہے اُنہیں فراہم کریں۔
- بصارت سے معذور بچّے بنیادی طور پر سن کے اور اشیاء کو چھو کے سیکھتے ہیں۔ انکی اس حس کو بہتر بنانے کے لیئے حوصلہ افزائی کریں۔
- دورانِ تدریس شاگرد یا طالب علم کا نام لیکر مخاطب کریں تاکہ بصارت سے معذور بچّوں کو معلوم ہو کہ کون بات کر رہا ہے۔

6.3 خلاصہ (Summary)

بیشک معذوری ایک پریشان کن حالت ہے جو کسی بھی شخص کو ذہنی اور جسمانی طور پر متاثر کرتی ہے۔ اس جامع یونٹ میں بصری معذوری جیسے پیچیدہ موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے جس میں بصری صحت سے متعلق مُختلف پہلوؤں کا مکمل معائنہ فراہم کیا گیا ہے۔ بصری معذوری کو وضاحت کرنا اپنے آپ میں ایک مشکل اور تکنیکی مرحلہ ہے جسے سمجھنے کے لیے خاص طور پر دو اہم اصطلاحات مثلاً بصری تیکشنی (Visual Acuity) اور بصری میدان (Visual Field) کے درمیان فرق پر زور دیا گیا ہے۔ یہ فرق بصری معذوری سمجھنے کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ بصارت کی معذوری کو دو حصّوں (اندھاپن اور کم بینائی) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دونوں کی ہی منفرد خصوصیات اور وضاحتیں ہیں۔ اس اکائی میں بصارت کی معذوریت، درجات، قسمیں اور اُن کے خصوصیات کی شناخت کرتے ہوئے اِس صورتِ حال میں جی رہے افراد/بچّوں کے درپیش متنوع دشواریوں پر غور و فکر کیا گیا ہے۔ یہ یونٹ قابل مشاہدہ علامات، اسباب اور شناخت کے عمل کا پتہ لگاتا ہے، جو بصارت کی معذوری کو پہچاننے اور ان سے نمٹنے کے لیے ایک عملی خاکہ پیش کرتا ہے۔ آخری حصہ جامع تعلیمی دفعات کی اہم ضرورت پر زور دیتا ہے، ماحولیاتی تربیت، نصابی توجہ اور موثر تدریسی حکمت عملیوں پر بحث کرتا ہے۔ مجموعی طور پر، یہ جامع یونٹ بصارت کی معذوری پر ایک مکمل تناظر فراہم کرتا ہے، اس کی جسمانی ابتداء سے لے کر افراد کے لیے اس کے مضمرات تک، شناخت اور معاونت دونوں میں قیمتی بصیرت پیش کرتا ہے۔

6.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- بصارت ایک اہم حس ہے جِس کے ذریعے ہم اپنے کل معلومات کا تقریباً 70 سے 80 فیصد حاصل کرتے ہیں۔ اس کا نقصان مجموعی ترقّی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔
- بصارت کی معذوری ایک اصطلاح ہے جو کسی خاص سطح نظر پر کسی فرد کی بینائی کے نقصان کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
- بصری معذوری کی پیائش بصری تیکشنی اور بصری میدان پر منحصر ہے۔
- بصارت کی معذوری کو بنیادی طور پر اندھاپن (Blindness) اور کم بینائی (Low Vision) میں تقسیمِ کیا گیا ہے۔
- اندھاپن (Blindness) بصارت کی عدم موجودگی یا غیر موجودگی کو کہتے ہیں۔
- بصارت سے معذور بچّوں کی حرکی اور زبان کی نشوونما میں تاخیر ہوتی ہے۔ انہیں روزمرّہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے لمسی، سمعی اور حرکی مہارتوں کی تلافی کے لیے خاص تربیت کی ضرورت پڑتی ہے۔
- بصارت کی معذوری کے لیے موتیابند، گلوکوما، قرنیہ کا دھندلاپن، اضطراری خرابیاں وغیرہ ذمہ دار ہیں۔
- بینائی سے معذور بچّوں کی شناختی کے لیے وژن اسکریننگ، والدین اور اساتذہ کے مشاہدات؛ فنکشنل وژن اسسمنٹ وغیرہ طریقے اور حکمتِ عملی استعمال کی جاتی ہے۔

- بصارت سے معذور بچّوں کی تعلیمی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے طبعیاتی/ماحولیاتی و نصابی مطابقت اور تدریسی حکمتِ عملیوں پر زور دینا چاہیے۔

6.5 فرہنگ(Glossary)

- مختلف النوع:-الگ الگ نوع کے، مُختلف اقسام کے، الگ الگ قسمیں
- بصارت:-آنکھوں کی روشنی، دیکھنے کی قوّت، بینائی کی طاقت
- نشوونما:-پرورش پانا، پرورش پانے کا عمل
- گردونواح:-آس پاس کا علاقہ، مضافی علاقے
- ماحولیات:-حیاتیات کی ایک شاخ جس میں جانداروں کا ایک دوسرے اور ماحول کے مابین تفاعل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- مشاہدہ:-کسی دریافت کے لیے بغور دیکھنا، معائنہ، غور وخوض
- تشخیص:-پہچان، پرکھ، جانچ

6.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ امریکی ادارہ برائے نابینا(American Foundation for the Blind- AFB)کے مطابق اندھا پن آنکھوں کی اُس کیفیت کو کہتے ہیں جب اصلاح کے ساتھ بہتر آنکھ میں۔

a) بصری تیکشنی(100/20Visual Acuity)یا اس سے بھی بدتر ہو۔

b) بصری میدان(30Visual Field)ڈگری یا اس سے کم تک محدود ہو جائے۔

c) بصری تیکشنی(200/20Visual Acuity)یا اس سے بھی بدتر ہو۔

d) اِن میں سے کوئی نہیں۔

2۔ عالمی سطح پر بصری معذوری سے متاثر افراد کا کتنا فیصد افراد قابلِ علاج سمجھا جاتا ہے؟

a) 50% b) 60% c) 70% d) 80%

3۔ بصری تیکشنی(Visual Acuity)کی جانچ عام طور پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے ذریعے کی جاتی ہے۔

a) ڈیسیبل(dB) b) ہرٹز(Hertz) c) انچز(Inches) d) سنیلن چارٹ(Snellen)

4۔ .....آنکھ کی ایک عام تشکیل ہے جو آنکھ کے پچھلے حصے کے پردہ(Lens)میں دھندلا پن اور کمزوری کا سبب بنتی ہے۔

a) گلوکوما(Glaucoma) b) میکولر انحطاط(Macular degeneration)

c) موتیابند(Cataract)　　d) اضطراری خرابیاں(Refractive errors)

5۔ فنکشنل وژن(functional vision assessment)کی تشخیص کا مقصد ہے۔

a) ذہانت کا اندازہ لگانا(To assess overall intelligence)

b) حرکی مہارت کا اندازہ لگانا(To evaluate motor skills)

c) بصری تیکشنی کی پیائش کرنا(To measure visual acuity)

d) مختلف سرگرمیوں اور ماحول میں طالب علم کی بصری صلاحیتوں کی جانچ کرنا(To examine a student's visual abilities in various activities and environments)

6۔ عام بصارت کو عام طور .....(میٹر میں) کی بصری تیکشنی(Visual Acuity)کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

a) 3/6　　b) 6/6　　c) 9/9　　d) 12/12

7۔ عام بصارت کو عام طور .....(فٹ میں) کی بصری تیکشنی(Visual Acuity)کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

a) 10/20　　b) 20/20　　c) 30/30　　d) 40/40

8۔ اگر آپ کی دید 100/20 ہو تو اس کا کیا مطلب ہے؟

a) 20 فٹ کے فاصلے سے چیزیں صاف دیکھ پانا۔

b) 100 فٹ کے فاصلے سے چیزیں صاف دیکھ پانا

c) کوئی عام بصارت والا شخص 100 فٹ پر جو شئے دیکھ سکتا ہے آپ کو 20 فٹ تک قریب ہونے کی ضرورت پڑے گی۔

d) کوئی عام بصارت والا شخص 20 فٹ پر جو شئے دیکھ سکتا ہے آپ کو 100 فٹ تک دور ہونے کی ضرورت پڑے گی۔

9۔ بصری فیلڈ کی وضاحت کیسے کی جاتی ہے؟

a) قریبی اشیاء پر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت پر

b) وہ پورا علاقہ جسے کوئی شخص سیدھا آگے دیکھتے ہوئے دیکھ پانے کی صلاحیت پر۔

c) صرف پردیی دید(Peripheral Vision)کے بنا پر

d) کم روشنی والے حالات میں دیکھنے کی صلاحیت پر

10۔ آنکھوں کی کون سی حالت عالمی سطح پر بصارت کی معذوری کی ایک اہم وجہ ہے جو بصارت سے معذور آبادی کا تقریبا 51 فیصد متاثر کرتی ہے؟

a) گلوکوما(Glaucoma)　　b) میکولر انحطاط(Macular degeneration)

c) موتیابند(Cataract)　　d) اضطراری خرابیاں(Refractive errors)

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی Answer Key

(c ۔1　(d ۔2　(d ۔3　(c ۔4　(d ۔5　(b ۔6　(b ۔7　(c ۔8　(b ۔9　(c۔10

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ اندھاپن(Blindness)اور کم بینائی(Low Vision)کے درمیان بصری تیکشنی((Visual Acuityاور بصری میدان((Visual Fieldکے بنیاد پر فرق واضع کریں۔

2۔ بصری تیکشنی(Visual Acuity)سے کیا مراد ہے اور اس کی پیائش کیسے کی جاتی ہے؟

3۔ بصری میدان(Visual Field)سے کیا مراد ہے اور اس کی پیائش کیسے کی جاتی ہے؟

4۔ وہ کون سی قابل مشاہدہ علامات ہیں جن کا استعمال بصارت سے معذور بچّوں کی شناخت کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے؟

5۔ بصارت سے معذور بچّوں کو تعلیمی سر گرمیوں میں کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ فہرست بنائیں۔

6۔ بصارت سے معذور بچّوں کے لئے جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے اہم اقدامات کو واضح کریں۔

7۔ تعلیمی نظام میں بصارت سے معذور بچوں کو درپیش مسائل پر روشنی ڈالیے اور کم از کم تین حکمتِ عملی تجویز کریں جو ان کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

8۔ بصارت سے معذور بچّوں کی کچھ اہم خصوصیات کو بیان کریں۔

9۔ بصارت سے معذور بچّوں کی نشاندہی کے لیے قابل مشاہدہ علامات کا خاکہ بنائیں۔

10۔ بصارت سے معذور طلباء کی تعلیمی سر گرمیوں میں معاون آلات کی اہمیت کو واضع کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ طبیعیاتی/ ماحولیاتی مطابقت (Physical/Environmental Adjustment) جامع تعلیمی ماحول میں بصارت سے معذور طلباء کے سیکھنے کے تجربے کو بہتر بناتی ہے۔ وضاحت کریں۔

2۔ بصارت سے معذور بچّوں کی نشاندہی کے لئے قابل مشاہدہ علامات کا خاکہ بنائیں۔ بروقت مداخلت اور بہتر نتائج کے لئے ان علامات کی جلد پہچان کیوں ضروری ہے؟

3۔ بصارت سے معذور بچّوں کی خصوصیات اور انکی تعلیم پر ممکنہ اثرات کی وضاحت کریں۔

4۔ بچوں کی تعلیمی کارکردگی پر بصارت کی معذوری کے ممکنہ اثرات کا تجزیہ کریں۔ ان حکمت عملیوں کی بھی فہرست بنائیں جنہیں اساتذہ اپنی تعلیم میں مدد کے لیے نافذ کر سکتے ہیں۔

5۔ بصری معذوری کی وجوہات اور طلباء کو درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال کریں۔

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Corn, A. L., & Erin, J. N. (2010). Foundations of low vision: Clinical and

functional perspectives. American Foundation for the Blind.

2- Mason, H., & McCall, S. (Eds.). (2013). Visual impairment: Access to education for children and young people. Routledge.

3- Jose, R. T. (1983). Understanding low vision. American Foundation for the Blind.

4- Jacobson, W. H. (1993). The art and science of teaching orientation and mobility to persons with visual impairments. American Foundation for the Blind.

5- Szpiro, S. F. A., Hashash, S., Zhao, Y., & Azenkot, S. (2016, October). How people with low vision access computing devices: Understanding challenges and opportunities. In Proceedings of the 18th International ACM SIGACCESS Conference on Computers and Accessibility (pp. 171-180).

6- Haymes, S. A., Johnston, A. W., & Heyes, A. D. (2002). Relationship between vision impairment and ability to perform activities of daily living. Ophthalmic and Physiological Optics, 22(2), 79-91.

7- Raza, Md & Alam, Aftab. (2023). Assistive Technology (AT) for Students with Visual Impairment in Inclusive Classroom: An Overview. 10.13140/RG.2.2.13940.12169.

8- Pascolini, D., & Mariotti, S. P. (2012). Global estimates of visual impairment: 2010. The British journal of ophthalmology, 96(5), 614–618.

9- McConkey, R. (2001). Understanding and responding to children's needs in inclusive classrooms: A guide for teachers.

10-Disability, L. C. (2011). Training manual on inclusive education for classroom teachers and school administrators. East and North Africa Region: Published by Leonard Cheshire Disability.

اکائی 7۔ سماعت سے معذور بچے اور ان کی تعلیمی شُمولیت

(Hearing Impaired Children and their Educational Inclusion)*

اکائی کے اجزاء

7.0 تمہید(Introduction)

7.1 مقاصد(Objectives)

7.2 سماعت کی معذوری(Hearing Impairment)

7.2.1 سماعت کی معذوری کی تعریف(Definitions of Hearing Impairment)

7.2.2 سماعت سے معذور بچّوں کی اَقسام اور درجہ بندی

(Types and Classification of Children with Hearing Impairment)

7.2.2.1 سماعت سے معذور بچوں کی اقسام

(Types of Children with Hearing Impairment)

7.2.2.2 سماعت سے معذور بچوں کی درجہ بندی

(Classification of Children with Hearing Impairment)

7.2.3 سماعت سے معذور بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Children with Hearing Impairment)

7.2.4 سماعت کی معذوریت کی وجوہات(Causes of Hearing Impairment)

7.2.5 سماعت سے معذور بچوں کی شناخت

(Identification of Children with Hearing Impairment)

7.2.6 سماعت سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Hearing Impairment)

7.3 خلاصہ(Summary)

7.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

* Dr. Md. Mousuf Raza, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

7.5 فرہنگ(Glossary)

7.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

7.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

7.0 تمہید(Introduction)

ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو گوناگوں آوازوں سے بھری ہوئی ہیں۔ جب یہ مخصوص آوازیں ہوا کی سطح پر تیرتی ہوئی ہماری کانوں تک پہنچتی ہے تو ہم سن پاتے ہیں۔ اکثر ہم اپنے اس قوّتِ سماعت کو سطحی طور پر لیتے ہیں۔ لیکن فرض کریں کہ اک صبح جب آپکی آنکھ کھلتی ہے تو آپ پاتے ہیں کی پرندوں کی چہچہاٹ، میناروں سے بلند ہوتی صدائیں، بچوں کی کِلکاریاں، اور موسیقی کی میٹھی دھنیں خاموش ہیں۔ عام فَہم کام جیسے بات چیت میں حصہ لینا، ٹیلی ویژن دیکھنا، قدرت کی آوازوں سے لطف اندوز ہونا، اچانک مشکل تجربات بن جائے تو کیا ہوگا؟ یہ ایک خوفناک منظر ہوگا، ہے نا؟ لیکن، اس کائنات میں سیکڑوں مخلوقات اپنی زندگی کے شب و روز اسی طرح گزر بسر کرتے ہیں۔ اُنہیں روز مرّہ کی عام سی گفت و شنید کے لیے بھی سخت توجہ مرکوز کرنے، ہونٹوں کو پڑھنے، یا سماعت کے آلات استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس اکائی میں ہم ایسے ہی سماعت سے معذور طلباء و طالبات کو درپیش مسائل اور ان کی حکمتِ عملیوں کا جائزہ لیں گے، جو ان کی مواصلات اور شمولیت کو بڑھا سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہم سماعت سے معذور بچوں کی خصوصیات، وجوہات، درجہ بندی، شناخت، اور تعلیمی فراہمی کا تفہیمی مطالعہ بھی کریں گے۔

7.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ۔

- سماعت کی معذوری کی وضاحت کر سکیں۔
- سماعت سے معذور بچوں کی خصوصیات کو پہچان سکیں۔
- سماعت سے معذور بچوں کی عام علامات کی نشاندہی کر سکیں۔
- سماعت کی معذوری کی مختلف وجوہات اور اس کا علاج دریافت کر سکیں۔
- سماعت کی معذوری کی مختلف قسم اور اس کی درجہ بندی کر سکیں۔
- سماعت سے معذور بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کے لیے موثر تدریسی حکمت عملیوں کا اطلاق کر سکیں۔

7.2 سماعت کی معذوری(Hearing Impairment)

قوتِ سماعت بجا طور پر ایک عام سی سرگرمی معلوم پڑتی ہے۔ ہم کسی بھی آواز کو تبھی سن پاتے ہیں جب یہ ہمارے کانوں تک پہنچتی

ہے اور ہمارے کان ان آوازوں کو سگنلز (Signals) میں تبدیل کر کے دماغ تک پہنچاتی ہیں۔ پھر ہمارا مغزِ سر (Brain) ان سگنلز (Signals) کا تجزیہ کرتا ہے، آوازوں کی شناخت کرتا ہے اور اس کی تشریح و توضیح کرتا ہے۔ مثلاً ہواؤں میں تیرتی ہوئی صَوتی اِرتعاش (Sound Wave)، بازار کا شور وغُل اور موسیقی کی دِلنشیں صَدائیں۔ اگر کوئی چیز آپ کی سماعت کے نظام کو متاثر کرتی ہے تو پورا توازن بگڑ سکتا ہے، جو ممکنہ طور پر آپ کے کان میں سننے کی صلاحیت میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ سمعی معذوری بات چیت کو سمجھنے یا اس میں حصہ لینے، ٹیلیفون سننے، آن لائن مجلسوں میں شرکت کرنے، یا ٹیلی ویژن دیکھنے وغیرہ میں پریشانی پیدا کر سکتی ہے۔

جیسا کہ ہیلن کیلر (Hellen Keller) نے کہا تھا، "بصارت کی معذوری ہمیں چیزوں سے محروم کر دیتی ہے اور سماعت کی معذوری لوگوں سے"۔ لیکن اس بات کو بھی مدّ نظر رکھنا ضروری ہے کہ قوّت سماعت کی کمی کسی بھی انسان کی قدر یا پوشیدہ صلاحیت و استطاعت کو محدود نہیں کر سکتی ہے۔ آج کے ترقّی یافتہ دوڑ میں کوکلیئر امپلانٹ (Cochlear Implants) اور آلاتِ سماعت (Hearing Aids) کے ذریعے، سماعت سے معذور افراد مُختصر یا مکمل طور پر اپنی سماعتی صلاحیتوں کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

عالمی ادارۂ صحت (World Health Organization) نے حال ہی میں ایک رپورٹ جاری کیا ہے جس کے مطابق آج دنیا کی آبادی کا 5 فیصد سے زیادہ لوگوں کو ان کی سماعتی معذوری (Disabling Hearing Loss) کو دور کرنے کیلئے ریہابلیٹیشن (Rehabilitation) کی ضرورت ہے. سماعتی معذوری (Disabling Hearing Loss) سے مراد بہتر سماعت والے کان میں 35 ڈیسیبل (dB) سے زیادہ سماعت کا نقصان ہے. ایک تخمینہ کے مطابق 2050 تک دنیا بھر میں 700 ملین سے زیادہ لوگ، یعنی ہر 10 میں سے 1 انسان سماعتی معذوری (Disabling Hearing Loss) سے متاثر ہو جائے گا۔ تقریباً 80 فیصد سماعتی معذوری والے افراد کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں رہتے ہیں. اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ سماعت کی معذوری کا تعلق عمر سے بھی ہوتا ہے۔ عموماً عمر بڑھنے کے ساتھ قوّت سماعت میں کمی رُونما ہوتی ہے۔ 60 سال سے زیادہ عمر والوں میں 25 فیصد سے زیادہ لوگ سماعتی مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔ اب بات کرتے ہیں ہندوستان کی تو عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے ایک تخمینہ کے مطابق تقریباً 63 ملین لوگ، جو کہ آبادی کا تقریباً 6.3 فیصد ہے، سماعتی مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔

7.2.1 سماعت معذوری کی تعریف (Definitions of Hearing Impairment)

حضرت انساں کو قدرت نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جس میں قوّتِ سماعت ایک عظیم نعمت ہے۔ مختلف تحقیقات سے پتا چلتا ہے کی ہم اپنی مکمل معلومات کا تقریباً 15 سے 20 فیصد کان کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

لیکن اس دنیا میں ایسے بھی افراد موجود ہیں جو اس نِعْمتِ عُظمیٰ سے محروم ہیں اور یہ محرومی یا تو پیدائشی ہے یا کوئی دوسری وجوہات شاملِ حال ہیں مثلاً حادثات، بیماری وغیرہ۔

بہر کیف ایسے اَفراد یا ایسے بچے جن کی سماعت میں کوئی نقص پائی جائے یا وہ سننے میں مشکلات محسوس کرتے ہوں سماعت سے معذور کہلاتے ہیں۔ ایسے بچے عام سماعت والے بچوں کی طرح اچّھی طرح سے سن نہیں پاتے ہیں۔ یہاں عام سماعت (Normal Hearing)

والے بچوں سے مراد ایسے افراد یا ایسے بچّوں سے ہے جس کی سماعت کی حدود عام طور پر 20 ڈیسی بیل (dB) یا اس سے بہتر ہوتی ہیں۔ جن بچّوں کی سماعت کی حد 20 ڈیسی بیل (dB) سے زیادہ ہوتی ہے انہیں ان کی سماعت کی کمی کے تناسب پر 'سماعت سے کمزور' یا 'گراں گوش (Deaf)' قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس بات کی تصدیق عالمی ادارۂ صحت (WHO) نے بھی کی ہے۔ عالمی تنظیم برائے صحت (WHO) کے مطابق، اگر کسی شخص کی سماعت عام سماعت والے شخص کی طرح نہیں ہوتی تو وہ سماعت کی کمی کا شکار ہوتا ہے۔ عام سماعت سے مراد یہ ہے کہ دونوں کانوں میں 20 ڈیسی بیل (dB) یا اس سے بہتر قوّتِ سماعت کی حد ہونی چاہئے۔ حکومتِ ہند نے بھی معذور افراد کے حقوق (Rights of Persons with Disabilities Act, 2016) کے ذریعے سماعت کی معذوری کی درجہ بندی کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ایکٹ/قانون کے مطابق ایسے شخص جس کے دونوں کانوں میں سننے کی کثافت/حِدّت/شدّت 70 ڈیسی بیل (dB) تک کم ہو جاتی ہے اسے بہرا (Deaf) قرار دیا ہے جبکہ ایسے شخص کے دونوں کانوں میں سننے کی کثافت/حِدّت/شدّت 60 سے 70 ڈیسی بیل (dB) کے بیچ رہتی ہے اسے سماعت سے کمزور (Hard of hearing) کہا گیا ہے۔

7.2.2 سماعت سے معذور بچّوں کی اَقسام اور درجہ بندی

(Types and Classification of Children with Hearing Impairment)

7.2.2.1 سماعت سے معذور بچوں کی اَقسام (Types of Children with Hearing Impairment)

سماعت کی معذوری مختلف اقسام میں ظاہر ہو سکتی ہے، اس کا انحصار سمعی فعل کے متاثر ہونے والے مخصوص پہلوؤں پر ہوتا ہے۔ آیئے سماعت کی معذوری کے مختلف اقسام سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

- **توصیفی سامعہ معذوری (Conductive Hearing Loss):** اس قسم کی سماعت کا نقصان اس وقت ہوتا ہے جب آواز کی لہریں بیرونی یا درمیانی کان سے گزر کر اندرونی کان تک نہیں پہنچ پاتی ہیں۔ کان کی اس حالت کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ آیئے ہم اس کی ممکنہ وجوہات کو دیکھیں جو سماعت میں کمی کا باعث بن سکتی ہیں۔
  - کان کی نلی میں موم کا جمنا
  - بیرونی اور درمیانی کان کی بیماری جو کان میں درد اور کان سے خارج ہونے والی علامات سے وابستہ ہوتا ہے
  - بیرونی یا درمیانی کان میں پیدائشی نقائص—
  - سانس کی اوپری نالی کا انفیکشن
  - کانوں اور منہ کی دیکھ بھال میں لاپرواہی۔

علاج (Treatment): عموماً، طبّی دخل یا جرّاحی اقدامات سے توصیفی سامعہ میں کمی کا علاج ممکن ہو پاتا ہے۔

- **حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing Loss):** اس قسم کی سماعت کا نقصان اندرونی کان یا سمعی اعصاب کے نقصان یا بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ میزیلز، ممپس، منجائٹس اور ٹی بی جیسی متعدی بیماری (infectious

disease) کے بعد کے اثر کے طور پر بھی ہو سکتی ہے۔ آیئے ہم اس کی ممکنہ وجوہات کو دیکھیں جو سماعت میں کمی کا باعث بن سکتی ہیں۔

- پیدائشی معذوری
- قبل از وقت پیدائش/مقررہ وقت سے پہلے پیدائش
- پیدائش کے وقت دم گھٹنا (Birth asphyxia)، جہاں بچے کو سانس لینے میں دشواری کی وجہ سے آکسیجن کی فراہمی کی کمی ہوتی ہے۔
- حمل کے دوران وائرل انفیکشن
- حمل کے پہلے سہ ماہی میں ایکس رے (X-ray) کی نمائش، یا پہلے تین مہینوں کے اندر ایکس رے لینا

علاج (Treatment): سماعت کے آلات یا کوکلیئر امپلانٹس (cochlear implants) حسی اعصابی سامعہ معذوری کے نقصان کے لیے عمومی اقدامات ہیں۔

- **مخلوط سامعہ معذوری (Mixed Hearing Loss)**

کانوں کی یہ حالت تب ظاہر ہوتی ہے جب بیک وقت حسی اعصابی سامعہ معذوری اور توصیفی سامعہ معذوری کا مجموعی اثر ظاہر ہوتا ہے۔

- **مرکزی سامعہ معذوری ((Central Hearing Loss**

مرکزی سامعہ معذوری فوری طور پر کسی بھی بچے میں تب ظاہر ہوتی ہے جب اعصابی راستے یا سمعی مراکز کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی وجہ سے اُنکے دماغ کی سماعت کے مراکز درست طریقے سے سگنل موصول نہیں کر پاتے ہیں۔ اس معذوری سے مبتلا بچوں میں ایک عام علامت یہ ہوتی ہے کی وہ آوازوں کو بخوبی سن تو پاتے ہیں لیکن ان کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

بچوں میں اس قسم کی معذوری کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً سر میں چوٹ لگنا، ٹیومر، فالج وغیرہ۔

علاج (Treatment): اس معذوری کا علاج بچوں کے مخصوص حالت پر منحصر ہے۔ عموماً اس کا علاج طبّی مداخلت، سرجری، یا دواؤں کے ذریعے ہوتا ہے۔

7.2.2.2 سماعت سے معذور بچوں کی درجہ بندی

(Classification of Children with Hearing Impairment)

سماعت سے معذور بچوں کو معذوریت کی شدت کے بنیاد پر درجہ بندی کرتے ہیں اور سماعت کی معذوریت کو ہم ڈسیبل (dB) میں ناپتے ہیں۔ تو آیئے اب ہم سماعت سے معذور بچوں کی درجہ بندی کرتے ہیں۔

Table 1: Category of Hearing loss with percentage of impairment

Category	Types of Impairment	dB level (In Better Ear)	Speech Discrimination (In better ear)	Percentage of Impairment
1.	Mild	26-40 dB	30-100%	<40%
2.	Moderate	41-55 dB	50-80%	40-50%
3.	Severe	56-70 dB	40-50%	50-75%
4. a.	Profound	71-90 dB	<40%	75-100%
b.	Near total deafness	91 dB & above	No Discrimination	100%
c.	Total deafness	No hearing	No discrimination	100%

Source: Notification of Ministry of Welfare (1986)

سماعت سے معذور بچوں کو معذوریت کی شدت کے بنیاد پر درجہ بندی کرتے ہیں اور سماعت کی معذوریت کو ہم ڈسیبل (dB) میں ناپتے ہیں۔ تو آیئے اب ہم سماعت سے معذور بچوں کی درجہ بندی کرتے ہیں۔

- **کچھ حد تک سماعت سے معذوریت (Mild Hearing Loss):** یہ وہ بچے ہیں جن کی سماعت کی معذوری کم ہوتی ہے. یہ بچے 26-40 ڈسیبل (dB) کے درمیان آواز کی کثافت/حدت/شدّت کو سن سکتے ہیں۔ انہیں عموماً گفتگو میں حصہ لینے میں کوئی دقت یا دشواری نہیں ہوتی ہے۔ یہ بچے مختلف ماحول میں مؤثر طریقے سے بات چیت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ انہیں دشواری تب ہوتی ہے جب آوازیں دور سے آرہی ہو یا پس منظر میں شور وغُل ہو، تو انہیں سننے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایسے حالات میں، ان بچوں کو سماعت کی اضافی مدد، جیسے کہ سماعت کی مدد کے آلات یا خصوصی تربیت کی ضرورت ہو سکتی ہے تاکہ وہ مؤثر طریقے سے بات چیت میں حصہ لے سکیں۔
- **اوسط حد تک سماعت سے معذوریت (Moderate Hearing Loss):** اوسط حد تک سماعت سے معذوریت کا مطلب ہے کہ متاثرہ بچوں کی سماعت کی حدت یا شدّت 41 سے 55 ڈسیبل (dB) کے درمیان ہوتی ہے۔ ایسے بچے جو اس زمرے میں آتے ہیں، انہیں عام آوازوں کو سننے اور روزمرہ کی گفتگو میں شرکت کرنے میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان بچوں کو سماعت کی اضافی مدد کے بغیر معمول کی بات چیت کو سمجھنا اور اس میں حصہ لینے میں دشواری ہوتی ہے، خاص طور پر جب پس منظر میں شور ہو یا متعدد لوگ بہ

یک وقت بول رہے ہوں۔

- **شدید حد تک سماعت سے معذوریت (Severe Hearing Loss)**: اس زُمرے میں وہ بچے آتے ہیں جو آواز کی حدت و شدّت 56 سے 70 ڈسیبل (dB) کے درمیان سن سکتے ہیں۔ اس درجے کی سماعت سے معذوریت والے بچے یا بڑے، روزمرہ کی گفتگو میں شرکت کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں اور انہیں عام طور پر زیادہ شدت کی آوازوں یا کان کے قریب سے بولی جانے والی آوازوں کو ہی سن پاتے ہیں۔ اس طرح کے حالات میں سماعت کی مددگار آلات، جیسے کہ سماعت کی مشینیں، افراد کو بہتر سماعت فراہم کر سکتی ہیں۔
- **انتہائی شدید سماعت سے معذوریت (Profound Hearing Loss)**: انتہائی شدید سماعت سے معذوریت کا مطلب ہے کہ متاثرہ بچوں کی سماعت کی حدت یا شدّت 71 سے 90 ڈسیبل (dB) کے درمیان ہوتی ہے. اس طرح کے بچوں میں سماعت کے طاقتور آلات کے استعمال کے بعد بھی ان کو بصری اشارے کے بغیر کسی بھی آواز کو سمجھنے میں دشواری ہو سکتی ہے۔
- **گراں گوش (Deaf)**: اس درجے کی سماعت سے معذور بچے کی سماعت کی حد 91 ڈسیبل یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے بچوں کے لیے عام ماحول کی آوازیں سننا تقریباً ناممکن ہوتا ہے، اور وہ اکثر خصوصی آلات کی مدد سے سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرے بچوں کے لیے مواصلات کے دیگر طریقے، جیسے اشاروں کی زبان اور لپ ریڈنگ، ان کی روزمرہ زندگی میں مواصلت کو آسان بناتے ہیں۔

7.2.3 سماعت سے معذور بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Children with Hearing Impairment)

سماعت سے معذور بچے مختلف خصوصیات کا مظاہرہ کرتے ہیں جو ان کی مواصلات، زبان کی ترقی، اور مجموعی طور پر سماجی و تعلیمی تجربات پر اثرانداز ہو سکتی ہیں۔ سماعت سے محروم بچوں سے منسلک کچھ اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- **لسانی ترقی یا بولنے کی صلاحیت (Language Development)**: سماعت سے معذور بچوں کو اکثر بول چال اور زبان کی ترقی میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیوں کہ انہیں بولی جانے والی زبان کے معمول کے ماحول سے محدود تجربہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے، ان بچوں کو لسانی مہارتوں کو سیکھنے اور ان کی ترقی میں خاصی مشکلات پیش آتی ہے۔
- **تلفظ میں دشواریاں (Difficulty in Pronunciation)**: سماعت سے معذور بچوں کو تلفظ کی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے، جس کی وجہ سے وہ بعض آوازوں یا الفاظ کو صحیح طریقے سے ادا کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ ان مشکلات کی بنا پر، ان کی بولی جانے والی زبان کی صلاحیت میں رکاوٹیں آتی ہیں، جو ان کی مواصلاتی کارکردگی کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- **محدود الفاظ (Limited Vocabulary)**: سماعت سے معذور بچوں کے پاس عام سماعت والے اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں کم ذخیرۂ الفاظ ہو سکتے ہیں، جس سے ان کے اظہارِ خیال کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔
- **سمعی طریقۂ کار میں دشواریاں (Challenges in Auditory Processing)**: سمعی طریقۂ کار میں دشواری بولی جانے والی زبان کی تفہیم اور ترجمانی میں مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ خاص طور پر اُن ماحول میں اور زیادہ مشکل ہو جاتا ہے جہاں شور وغُل بہت

زیادہ ہو یا جہاں آوازوں کی پیچ و خم ہو۔

- **سماجی تنہائی(Social Isolation)**: سماعت سے معذور بچوں کو اجتماعی گفتگو یا سرگرمیوں میں حصہ لینے میں دشواریوں کی وجہ سے سماجی تنہائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو ممکنہ طور پر ان کی سماجی ترقی کو متاثر کر سکتا ہے
- **تعلیمی دشواریاں(Educational Challenges)**: سماعت سے معذور بچوں کی تعلیمی کارکردگی میں بھی دشواری پیش آتی ہیں، خاص طور پر ایسے مضامین میں جو زبانی ہدایات پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔اس کے لئے اساتذۂ کرام کو اپنے تدریس میں ترمیم کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
- **رویے سے متعلق مسائل(Behavioral Issues)**: سماعت سے معذور بچے اپنی ضروریات کو اظہار کرنے یا ہدایات کو سمجھنے کے لئے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اس کی وجہ سے بچوں کی شخصیت متاثر ہو سکتی ہیں۔
- **بصری اشارات پر انحصار(Dependence on Visual Cues)**: سماعت سے معذور بچوں کو اکثر اوقات بات سمجھنے کے لئے بصری اشاروں پر مُنحصر ہوتے ہیں تاکہ وہ کمرۂ جماعت میں یا روز مرّہ کی زندگی میں ہونے والے تبادلۂ خیال کو سمجھ سکیں۔ مثلاً لبوں کی جُنبش اور چہرے کے تاثرات وغیرہ۔
- **معاون آلات کی ضرورت(Need for Assistive Devices)**: بہت سے سماعت سے معذور بچے اپنے سمعی تجربات کو بڑھانے کے لیے سماعت کے آلات یا کوکلیئر امپلانٹس(cochlear implants) کراتے ہیں جس سے ان بچوں کو سننے اور بات کرنے میں مدد ملتی ہے۔

7.2.4 سماعت کے معذوریت کی وجوہات(Causes of Hearing Impairment)

سماعت کی معذوریت کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں، یہ جینیاتی/توارثی، ماحولیاتی اور طبّی عوامل کے امتزاج(Combination) سے ہو سکتی ہیں۔ عالمی تنظیم برائے صحت(WHO) نے بھی اپنے ایک دستاویز میں کچھ عام وجوہات پیش کی ہیں جس کا تذکرہ مندرجہ ذیل سُطور میں کیا جارہا ہے:

- **بچے کی پیدائش سے پہلے(Pre-natal period)**

پیدائش سے قبل سماعتی معذوریت کے اسباب میں موروثی اور غیر موروثی دونوں ہی شامل ہوتے ہیں۔ اگر والدین میں سے کسی کو بھی یہ معذوری پہلے سے ہو تو بچوں میں یہ معذوری کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ مخصوص بیماریاں مثلاً روبیلا(Rubella)، سائٹومیگالو وائرس(cytomegalovirus)، ہائی بلڈ پریشر، دماغی بخار وغیرہ سے متاثرہ خاتون سے پیدا ہونے والے نومولود بچوں (New born babies) کی سماعتی صلاحیت کو منفی طور پر متاثر کر سکتی ہیں جس کی وجہ سے بچوں میں سماعت سے معذور ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

- **بہ وقتِ پیدائش(Peri-natal Period)**

پیدائش کے وقت اگر بچے کو ضرورت کے حساب سے آکسیجن نہ ملے (Birth asphyxia) تو اس سے دماغ اور سننے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ اسی طرح شدید پیلیا (Hyperbilirubinemia) جو نوزائیدہ بچوں میں جان لیوا ہو سکتا ہے یا سماعت کی خرابی کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ یہ دماغ کے ان حصوں کو نقصان پہنچاتا ہے جو سماعت کے لیے ضروری ہیں۔

کم وزن کی پیدائش (Low-birth weight) بھی سماعت کی خرابی کا ایک عام سبب ہے۔ ایسے بچے جو کم وزن کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں ان میں صحت کے دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ سماعت کی خرابی کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پیدائش کے دوران دیگر مختلف امراضی حالتیں، جیسے کہ انفیکشنز (Infections)، پریمیچورٹی (Premature Birth)، جنم کی چوٹیں، اور حمل کے دوران ماں کی صحت سے متعلق عوامل بھی سماعت کی خرابی کا سبب بن سکتے ہیں۔

- **پیدائش کے بعد(Post-Natal Period)**

سماعت کی معذوری ایک حالت ہے جو آوازوں کے سننے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ اس کی وجہ مختلف وُجُوہات ہو سکتی ہیں، آیئے ہم یہاں انہی وجہوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو کہ پیدائش کے بعد سماعت کے معذوری کا باعث بنتا ہے۔

بچپن اور عُنفُوانِ شباب (Adolescence) کے دوران انفیکشن (Infarction)، سیّال (Fluid)، مینگزائٹس (Meningitis) کی وجہ سے قوتِ سماعت متاثر ہوتی ہے۔ کان کا انفیکشن وہ ہے جب درمیانی کان میں مسلسل انفیکشن ہوتا ہے، جو کہ کان کے پردے، ہڈیوں، اور اعصاب کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے۔ کان میں سیال کا اکٹھا ہونا وہ کیفیت ہے جو کان کے پردے کے پیچھے رقیق جمع ہوتا ہے جو کہ دباؤ اور سماعت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔ مینگزائٹس (Meningitis) اور دیگر انفیکشن وہ امراض ہیں جو دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کو متاثر کرتی ہیں جو کہ کان سے دماغ تک آواز کے سگنلز (Signals) لے جانے والے اعصاب کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔

7.2.5 سماعت سے معذور بچوں کی شناخت

(Identification of Children with Hearing Impairment)

قوّتِ سماعت سے معذور بچوں کی شناخت کا پہلا مرحلہ ان سے جڑی ہوئی علامات ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- اکثر کچھ مخصوص آوازوں کو درست طریقے سے بیان کرنے کے لے جدوجہد کرنا۔
- طرزِ تحَریر میں پریشانی و مشکلات کا سامنا کرنا۔
- زبانی ہدایات کو سمجھنے میں اکثر ناکام رہنا۔
- کان بجنے یا گونجنے کی شکایت کرنا۔
- دور سے پکارنے پر جواب دینے میں ناکام رہنا۔
- کانوں سے پانی یا رقیق خارج ہونے کی شکایت کرنا۔

- غیر معمولی طور پر کم، اونچی یا بہت اونچی آواز میں بات کرنا۔
- گفتگو کرتے وقت اکثر اپنا چہرہ آگے کی طرف جھکا لینا۔
- گفتگو کے دوران جملے یا الفاظ کو بار بار دہرانے کی گذارش کرنا۔
- گفت وشنید کے دوران مخاطب کے لبوں کی جُنبش پر تسلسل سے نگاہ جمائے رکھنا۔
- کانوں کو کثرت سے رگڑنا۔
- بار بار کان مس درد اور کان بہنے کی شکایت کرنا۔

دوسرا مرحلہ ENT Specialist :/ فیملی ڈاکٹر/اسکول ٹیچر اس معاملے کی مزید تفتیش کرتے ہیں اور اگر انہیں بھی سماعت کے معذور ہونے کا شک وشبہ ہو تو وہ مزید تشخیص کے لیے تجویز کرتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ: صوتی مُعالج (Audiologist) جانچ کرتا ہے اور بچے کی سماعت میں کمی کی تشخیص کرتا ہے۔

چوتھا مرحلہ: اگر بچہ دوائی سے صحت یاب ہو جاتا ہے تو صوتی معالج (Audiologist) اسے دوا کی تجویز کرتا ہے، اگر نہیں تو پھر دوائی / آلاتِ سماعت کے ساتھ معذوری کی سَند (Disability certificate) جاری کرتا ہے۔

7.2.6 سماعت سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Hearing Impairment)

سماعت سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام کو ماہرین نے تین حصوں میں مُنقسم کیا ہے، جس کا ذکر مندرجہ ذیل سُطور میں کیا جا رہا ہے۔

طبیعیاتی/ماحولیاتی مطابقت (Physical/Environmental Adjustment)

- **صوتی ماحول (Acoustic Environment):** کمرۂ جماعت کا ماحول فطرت کے عین مطابق کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کی جانی چاہیے۔
  - پس منظر کے شور وغل کو کم کرنا
  - صدائے بازگشت پر قابو پانا
  - آواز کو جذب کرنے والے آلات کا استعمال کرنا
- **بیٹھنے کا انتظام (Seating Arrangements):** سماعت سے معذور طلباء کی میز استاد کے قریب ہونی چاہیے تاکہ وہ استاد کے لبوں کے حرکات وسکنات (Lip Reading) اور آواز کو باآسانی سن سکیں۔
- **بصری انتباہ (Visual Alert):** کلاس روم کی تدریس کو موثر بنانے کے لیے اساتذہ کو بصری آلات، جیسے چارٹ اور خاکے استعمال کرنا چاہیے۔

- **قوت سماعت کو فروغ دینے والے آلات(Assistive Listening Devices):** کمرۂ جماعت میں استاذ کی آواز کو بلند اور واضح بنانے میں قوت سماعت کو فروغ دینے والے آلات ایف ایم سسٹمز(FM System)اور لوپ سسٹمز Loop System)کو فروغ دیناچاہیے-

نصابی توجہ(Curriculum Consideration):

- **جامع مواد(Inclusive Materials):** ایسے تدریس مواد کا انتخاب کریں یاان میں ترمیم کریں جو کہ کمرۂ جماعت میں موجود تمام طلباء و طالبات کے لیے کارآمد ہو، مثلاًتدریس کے دوران بصری آلات (Visual Aids)اور اشاراتی زبان (Sign Language)کااستعمال کریں۔
- **انفرادی تعلیمی منصوبے(Individualized Education Program- IEP):** اساتذۂ کرام سماعت سے معذور بچوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے انفرادی تعلیمی منصوبے(IEPs) تیار کریں، جو کہ ان کے منفرد تعلیمی ضروریات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں معاون و مددگار ثابت ہو۔
- **کثیر حِسّی طرزِ رَسائی(Multisensory Approach):** ایک استاد کو چاہیے کہ اپنے طریقۂ تدریس میں کثیر طریقہ اختیار کریں، جس میں بصری(Visual)، سمعی(Audio)اور لمسی(Tactual)عناصر شامل ہوں، یہ طلباء و طالبات کو مختلف ذرائع سے معلومات کی تفہیم میں مددگار و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔
- **تشخیص کے لچکدار طریقے (Flexible Assessment Methods) :** ایک استاد کو چاہیے کہ دورانِ تشخیص (Assessment) قابلِ تبدل(Flexible)طریقوں کا استعمال کریں مثلاًسماعت سے معذور بچوں کے لیے زبانی جانچ کی بجائے تحریری جانچ کاانعقاد کریں۔

تدریسی حکمتِ عملیاں(Strategies for Teaching)

- سیکھنے کے عمل کو فروغ دینے کے لیے دوسرے حواسوں کو سیکھنے کے ذرائع کے طور پر استعمال کریں۔
- درس وتدرس کو بہتر بنانے کے لئے بصری آلات کا زیادہ سے زیادہ کااستعمال کریں۔
- تصاویر(فلیش کارڈز)، حقیقی اشیاء، حقیقی تجربات،ڈرامائی انداز اور دلکش سرگرمیاں شامل کریں۔
- آسان الفاظ اور جملے کااستعمال کریں۔
- الفاظ یاجملوں کو بولتے وقت بار بار دہرائیں۔
- معاون آلات جیسے ہیئرنگ ایڈ،لوپ سسٹم وغیرہ کااستعمال کریں۔
- پس منظر کے شور کو کم کریں یا،ایسے کلاس روم کا انتخاب کریں جو شور سے دور ہو۔
- دورانِ تدریس سماعت سے معذور طلباء کی جانب رخ کرکے بولیں۔
- چھوٹے جملے استعمال کریں اور زیادہ واضح طور پر بولیں۔

- استاد کو چاہیے کہ سمعی معذور بچوں کے نزدیک کھڑے رہیں اور یہ دوری 6 فٹ سے زائد نہ ہو۔
- خاکے، تصویریں وغیرہ دکھاتے وقت دھیمی تقریر کا استعمال کریں تاکہ سماعت سے معذور بچہ آپ کے تاثرات کی پیروی کر سکیں اور تمثیلات کو دیکھ اور مطالعہ کر سکیں۔

7.3 خلاصہ (Summary)

بلاشک معذوری ایک مشکل حالات ہے جو کسی بھی شخص کو ذہنی اور جسمانی طور پر متاثر کرتا ہے۔ اس جامع یونٹ میں سمعی معذوری جیسے پیچیدہ موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے جس میں سمعی صحت سے متعلق مُختلف پہلوؤں کا مکمل معائنہ فراہم کیا گیا ہے۔ اس میں آواز کی پروسیسنگ کی پیچیدگیوں اور اس کے نتائج پر بھی غور کیا گیا ہے۔ سمعی معذوری کی اعداد و شمار کی روشنی میں نہ صرف ہندوستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر سماعت کی معذوری کی اثرات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ یونٹ آواز کی پیمائش، تعدد، اور درجہ بندی جیسے بنیادی تصورات سماعت کی معذوری کو سمجھنے کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اِس میں سماعت کی معذوریت درجات، قسمیں اور ان کے خصوصیات کی شناخت کرتے ہوئے اِس صورتِحال میں جی رہے افراد/بچّوں کے درپیش متنوع دشواریوں غور و فکر کرتا ہے۔ یہ یونٹ قابل مشاہدہ علامات، اسباب اور شناخت کے عمل کا پتہ لگاتا ہے، جو سماعت کی معذوری کو پہچاننے اور ان سے نمٹنے کے لیے ایک عملی خاکہ پیش کرتا ہے۔ آخری حصہ جامع تعلیمی دفعات کی اہم ضرورت پر زور دیتا ہے، ماحولیاتی ترتیب، نصابی توجہ اور موثر تدریسی حکمت عملیوں پر بحث کرتا ہے۔ مجموعی طور پر، یہ جامع یونٹ سماعت کی معذوری پر ایک مکمل تناظر فراہم کرتا ہے، اس کی جسمانی ابتداء سے لے کر افراد کے لیے اس کے مضمرات تک، شناخت اور معاونت دونوں میں قیمتی بصیرت پیش کرتا ہے۔

7.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- سماعت حواسِ خمسہ (the five senses) کا ایک اہم جز ہے جس کے ذریعے ہم اپنے مکمل معلومات کا تقریباً 15 سے 20 فیصد حاصل کرتے ہیں۔ اس کا نقصان مجموعی ترقّی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔
- آج دنیا کی آبادی کا 5 فیصد سے زیادہ آبادی کو ان کی سماعتی معذوری کو دور کرنے کے لیے rehabilitation کی ضرورت ہے۔ 2050 تک ہر 10 میں سے 1 انساں سماعتی معذوری سے متاثر ہو جائیں گے۔
- ایسے اَفراد یا ایسے بچے جن کی سماعت میں کوئی نقص پائی جائے یا وہ سننے میں مشکلات محسوس کرتے ہوں سماعت سے معذور کہلاتے ہیں۔ جن بچّوں کی سماعت کی حد 20 ڈسیبل (dB) سے زیادہ ہوتی ہے انہیں ان کی سماعت کی کمی کے تناسب پر 'سماعت سے کمزور' یا 'گراں گوش (Deaf)' قرار دیا جاسکتا ہے۔
- سماعت کی معذوری کو چار اہم اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: توصیفی سامعہ معذوری (Conductive Hearing Loss)،

حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing Loss)، مخلوط سامعہ معذوری (Mixed Hearing Loss)مرکزی سامعہ معذوری(.Central Hearing Loss)

- توصیفی سامعہ معذوری(Conductive Hearing Loss)تب ہوتا ہے جب آواز کی لہریں بیرونی یا درمیانی کان سے گزر کر اندرونی کان تک نہیں پہنچ پاتی ہے۔
- حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing Loss)تب ظاہر ہوتا ہے جب اندرونی کان یا سمعی اعصاب میں نقصان پہنچتا ہے جو کہ ممکنہ طور پر خسرہ، ممپس، منجائٹس اور ٹی بی جیسی متعدد بیماریوں سے پیدا ہوتا ہے۔
- جب بیک وقت حسی اعصابی سامعہ معذوری اور توصیفی سامعہ معذوری کا مجموعی اثر ظاہر ہوتا ہے تو مخلوط سامعہ عذوری (Mixed Hearing Loss) کہلاتا ہے۔
- سماعت کی معذوری کی درجہ بندی شدّت کے بنیاد پر مبنی ہے جسے کچھ حد تک سماعت سے معذوریت(Mild Hearing Loss),اوسط حد تک سماعت سے معذوریت(Moderate Hearing Loss),شدید حد تک سماعت سے معذوریت (Severe Hearing Loss),انتہائی شدید سماعت سے معذوریت(Profound Hearing Loss)میں بانٹا گیا ہے۔
- سماعت سے معذور بچے مُختلف خصوصیات مثلاً زبان کی نشوونما میں تاخیر، محدود الفاظ، تلفظ میں دشواریاں وغیرہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- مختلف عوامل سماعت کی معذوری میں باعث ہوتی ہیں، جن میں جینیاتی، ماحولیاتی، اور طبّی وجوہات شامل ہیں جو قبل از پیدائش، پیدائشی، اور بعد از پیدائش کے ادوار میں ہوتی ہیں۔

7.5 فرہنگ(Glossary)

- سماعت:- سننے کی حس، قوتِ سماعت، سننے کی صلاحیت
- نعمتِ عظمیٰ:- بہت بڑی نعمت (عموماً جو خدا کی طرف سے ہو), غیر معمول چیز
- مخلوط:- مرکب جِس میں ایک سے زائد جزو ہوں۔
- تفہیم:- آگاہی، سمجھ میں آنا، علم میں آنا
- جنبش:- گردش، رفتار، چال
- عنفوان شباب:- آغازِ جوانی، جوانی کی شروعات
- حرکات و سکنات:- نقل و حرکت، عادات واطوار، طور و طریق
- قوتِ سماعت:- سننے کی صلاحیت

- اسباب:-سازوسامان،ذریعہ،وسیلہ

7.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ آواز کی حدت یا شدّت کی پیمائش کے لیے کون سی اکائی استعمال کی جاتی ہے؟

a) وولٹ b) واٹ c) ڈسیبل d) ہرٹز

2۔ تنظیم برائے صحت(WHO) نے بہتر سماعت والے کان میں 35 ڈیسیبل (dB) سے زیادہ سماعت کے نقصان کی کمی کا اصلاح کیا ہے؟

a) کچھ حد تک سماعت سے معذوریت(Mild Hearing Loss)

b) اوسط حد تک سماعت سے معذوریت(Moderate Hearing Loss)

c) شدید حد تک سماعت سے معذوریت(Severe Hearing Loss)

d) سماعتی معذوری(Disabling Hearing Loss)

3۔ جب آواز کی لہریں بیرونی یا درمیانی کان سے گزر کر اندرونی کان تک نہیں پہنچ پاتی ہیں تو کس قسم کی سماعت کا نقصان ہوتا ہے؟

a) توصیفی سامعہ معذوری(Conductive Hearing Loss)

b) حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing Loss)

c) مخلوط سامعہ معذوری (Mixed Hearing Loss)

d) مرکزی سامعہ معذوری(Central Hearing Loss)

4۔ سماعت سے معذور بچّوں کے ساتھ عام طور پر کون سی خصوصیات وابستہ ہیں؟

a) وسیع ذخیرہ الفاظ(Enhanced Vocabulary)

b) بہترین تلفظ(Articulation Excellence)

c) زبان کی ترقّی میں تاخیر(Delayed Speech and Language Development)

d) سمعی طریقہ کار میں مہارت(Auditory Processing Proficiency)

5۔ تنظیم برائے صحت(WHO) کے مطابق ہندوستانی آبادی کا کتنا فیصد حصہ سماعت کی معذوری کا شکار ہے؟

a) 2.5% b) 4.5% c) 6.3% d) 8.7%

6۔ معذور افراد کے حقوق(2016RPWD Act) نے سماعت کے کتنے ڈسیبل کی کمی کو بہرا(Deaf) قرار دیا ہے؟

a) 50 dB b) 60 dB c) 70 dB d) 80 dB

7۔ پیدائش کے وقت آکسیجن کی کمی کی اصطلاح کیا ہے، جو سماعت کی معذوری کا باعث بن سکتی ہے؟

a) Asphyxia b) Jaundice c) Otosclerosis d) Meningitis

8۔ اندرونی کان یا سمعی اعصاب کو پہنچنے والے نقصان یا بیماری سے کس قسم کی سماعت کا نقصان ہوتا ہے؟

a) توصیفی سامعہ معذوری(Conductive Hearing Loss)

b) حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing Loss)

c) مخلوط سامعہ معذوری (Mixed Hearing Loss)

d) مرکزی سامعہ معذوری(Central Hearing Loss)

9۔ معاشرتی نشوونما کے لحاظ سے سماعت سے معذور بچوں میں عام طور پر کون سی خصوصیات وابستہ ہے؟

a) بہتر سماجی مصروفیت b) زیادہ مواصلات کی وجہ سے تنہائی

c) گروپ کی سرگرمیوں میں دشواری d) بہترین تلفظ

10۔ سماعت سے معذور بچوں میں سمعی طریقہ کار(Auditory Processing)میں دشواریوں کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے؟

a) بہتر سماجی مصروفیت b) ماہرانہ انداز بیان

c) بولی جانے والی زبان کو سمجھنے میں دشواری d) بہترین تلفظ

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی Answer Key

1۔ c) 2۔ d) 3۔ a) 4۔ c) 5۔ c) 6۔ c) 7۔ a) 8۔ b) 9۔ c) 10۔c)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماعت کے معذوری کو حدت/شدّت کے بنیاد پر کیسے درجہ بندی کی گئی ہے اور ان کی بنیادی اقسام کیا کیا ہیں؟

2۔ توصیفی سامعہ معذوری(Conductive Hearing Loss)کی وضاحت کریں اور اِس معذوری کے بنیادی وجہوں کو مثالوں کے ساتھ پیش کریں۔

3۔ سماعت سے معذور بچّوں کی کچھ اہم خصوصیات کو بیان کریں۔

4۔ حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing Loss) توصیفی سامعہ معذوری (Conductive Hearing Loss)سے کیسے مُختلف ہے؟وضاحت کریں۔

5۔ قوت سماعت کو فروغ دینے والے آلات(ALDs)کا بنیادی مقصد کیا ہے اور یہ سماعت سے معذور بچّوں کی مدد کیسے کرتا ہے؟

6۔ وہ کون سی قابل مشاہدہ علامات ہیں جن کا استعمال سماعت سے معذور بچّوں کی شناخت کرنے کے لئے کیا جا سکتا ہے؟

7۔ قبل از پیدائش(Pre-natal Period)سماعتی معذوریت کے اسباب کیا کیا ہیں؟واضح کریں۔

8۔ پیدائش کے دوران(Peri-natal Period)سماعتی معذوریت کے اسباب کیا کیا ہیں؟واضح کریں۔

9۔ سماعت سے معذور بچّوں کو تعلیمی سرگرمیوں میں کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟فہرست بنائیں۔

10۔ سماعت سے معذور بچّوں کے لئے جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے اہم اقدامات کو واضح کریں۔

11۔ تعلیمی نظام میں سماعت سے معذور بچوں کو درپیش مسائل پر روشنی ڈالیے اور کم از کم تین حکمتِ عملی تجویز کریں جو ان کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ طبیعیاتی/ماحولیاتی مطابقت(Physical/Environmental Adjustment)جامع تعلیمی ماحول میں سماعت سے معذور بچوں کے سیکھنے کے تجربے کو بہتر بناتی ہے۔وضاحت کریں۔

2۔ توصیفی سامعہ معذوری(Conductive Hearing Loss)اور حسی اعصابی سامعہ معذوری (Sensorineural Hearing)کا موازنہ کریں اور دونوں قسموں سے وابستہ وجہوں پر روشنی ڈالیں۔

3۔ سماعت سے معذور بچّوں کی نشاندہی کے لئے قابل مشاہدہ علامات کا خاکہ بنائیں۔ بروقت مداخلت اور بہتر نتائج کے لئے ان علامات کی جلد پہچان کیوں ضروری ہے؟

4۔ شدّت کے بنیاد پر سماعت کے معذوری کا درجہ بندی کریں اور ہر زمرے کے طلباء کو درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال کریں۔

5۔ سماعت سے معذور بچّوں کی خصصیات اور انکی تعلیم پر ممکنہ اثرات کی وضاحت کریں۔

6۔ بچوں کی تعلیمی کارکردگی پر سماعت کی معذوری کے ممکنہ اثرات کا تجزیہ کریں۔ان حکمت عملیوں کی بھی فہرست بنائیں جنہیں اساتذہ اپنی تعلیم میں مدد کے لیے نافذ کر سکتے ہیں۔

7.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Alshuaib, W. B., Al-Kandari, J. M., & Hasan, S. M. (2015). Classification of hearing loss. Update On Hearing Loss, 4, 29-37.

2۔ Schow, R.L., & Nerbonne, M.A. (2002). Introduction to audiologic rehabilitation. (No Title).

3۔ Hall III, J. W. (2003). Diagnostic audiology, hearing instruments and aural habilitation. Ballenger's Otorhinolaryngology: Head and Neck Surgery,

115.

4- Stach, B.A., & Ramachandran, V. (2021). Clinical audiology: An introduction. Plural Publishing.

5- Oates, P. (2002). Handbook of clinical audiology. Ear and Hearing, 23(4), 381.

6- Burkard, R. F., & Hood, L. J. (1985). Handbook of clinical audiology (Vol. 428). J. Katz, & L. Medwetsky (Eds.). Baltimore: Williams & Wilkins.

7- Marriage, J., Brown, T. H., & Austin, N. (2017). Hearing impairment in children. Paediatrics and Child Health, 27(10), 441-446.

اکائی 8۔ اکتسابی طور سے معذور بچے اور ان کی تعلیمی شمولیت

(Learning Disabled Children and their Educational Inclusion)*

اکائی کے اجزاء

8.0 تمہید (Introduction)

8.1 مقاصد (Objectives)

8.2 اکتسابی معذوری (Learning Disabilities)

8.2.1 اکتسابی معذوری کے اقسام (Types of Learning Disabilities)

8.2.1.1 ڈسلیکسیا (Dyslexia)

8.2.1.2 ڈس گرافیا (Dysgraphia)

8.2.1.3 ڈسکلولیا (Dyscalculia)

8.2.1.4 آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر (Auditory Processing Disorder - APD)

8.2.1.5 بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر (Visual Processing Disorder (VPD)

8.2.1.6 نان ورب لرننگ ڈس آرڈر (Non Verbal Learning Disorder (NVLD)

8.2.2 اکتسابی معذوری کے وجوہات (Causes of Learning Disabilities)

8.2.3 اکتسابی طور سے معذور بچوں کی شناخت

(Identification of Learning-disabled Children)

8.2.4 اکتسابی طور سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Learning Disabilities)

8.3 خلاصہ (Summary)

8.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

8.5 فرہنگ (Glossary)

8.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

* Dr. Md. Mousuf Raza, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

8.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

8.0 تمہید(Introduction)

دنیاایک امتحان گاہ ہے یہاں ہرایک کوامتحان سے گزرناہوتاہے۔ہر شخص کسی نہ کسی آزمائش سے گزرتاہے۔کوئی دولت شہرت اوراقتدارکے ذریعےتوکوئی غربت بھوک افلاس اورمحکومی کےذریعےتوکوئی صحت تندرستی اورطاقت کےذریعےتوکوئی بیماری کی صورت میں آزمائش میں مبتلاہے۔یہ آزمائشیں اورطویل ہوجاتی ہیں جب اِنسان جسمانی،ذہنی،فکری طورپرمعذور ہوں۔ایک معذوراِنسان روزمرّہ کے معمولی کاموں کے لئے بھی شدیددشواریوں کاسامناکرتےہیں۔معذوری کی مختلف اقسام ہیں اورہرقسم کی معذوری کی الگ آزمائشیں ہیں۔اس اکائی میں ہم بالخصوص اکتسابی معذوری کے بارے میں گفتگوکریں گے جس میں اس کی تعریف،خصوصیات،وجوہات،اعدادوشمار،اثرات،اقسام،درجہ بندی اور تعلیمی پروگرام شامل ہیں۔

8.1 مقاصد(Objectives)

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- اکتسابی معذوری کی وضاحت کرسکیں۔
- اکتسابی معذوربچوں کی خصوصیات کو پہچان سکیں۔
- اکتسابی معذوربچوں کی عام علامات کی نشاندہی کرسکیں۔
- اکتسابی معذوری کی مختلف قسم اوراس کی درجہ بندی کرسکیں۔
- اکتسابی معذوری کی تعریف اوراس کے مختلف اقسام کے مابین فرق کی وضاحت کرسکیں۔
- اکتسابی معذوری کے وجوہات کو سمجھ سکیں۔
- اکتسابی معذوربچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کے لیے موثرتدریسی حکمت عملیوں کااطلاق کرسکیں۔

8.2 اکتسابی معذوری(Learning Disabilities)

دیگرمعذوریوں کی طرح اکتسابی مسائل کے معاملات بھی ہرعمرکےانسان میں ہرجگہ اورہردوڑمیں پائے جاتے رہےہیں اس کے باوجوداکتسابی معذوری کی تاریخ دیگرمعذوریوں کے مقابلے زیادہ پرانی نہیں ہے۔اکتسابی معذوری کی تاریخ بیسویں صدی کے دوسری نصفِ آخرمیں شروع ہوتی ہے۔ایسانہیں ہے کہ یہ معذوری اس سے پہلے اپنے وجودمیں نہیں تھی بلکہ لوگوں کوانکاعلم ہی نہیں تھا۔ عموماًایسے معذوری سے درپیش بچّےکسی بھی قسم کی ذہنی کمزوری،سمعی معذوری اوربصری عذرکے حامل نہ ہونے کے باوجوداپنے روزمرّہ کی زِندگی اوراسکول کےکام خاص طورپرپڑھنے،لکھنےاورریاضی کےامورانجام دینےمیں خاصادشواریوں کاسامناکرتے

ہیں۔اس معذوری سے اثرانداز بچّے مکمل تعریف اور شناختی کی غیر موجودگی میں الگ الگ دوڑ میں الگ الگ نام سے پُکارے جاتے رہے ہیں مثلاً ادراکی معذوری، دماغی چھوٹ، اعصابی طور پر کمزور وغیرہ وغیرہ۔

طلبہ میں پائے جانے والے ان اکتسابی مسائل اور الجھنوں کو سلجھانے کی سب سے پہلا سنجیدہ کوشش 1960 کے دہے میں کی گئی۔ 1963 میں Samuel Kirk جو خود ایک ماہر نفسیات اور معلم تھے، نے Chicago میں متعلقہ والدین اور اساتذہ کی ایک میٹنگ بلائی اور اسی میٹنگ میں اس طرح کے بچّوں کے لئے سب سے پہلے اکتسابی معذوری (Learning Disability) کی اصطلاح سے دنیا کو متعارف کروایا۔ اس میٹنگ کا بنیادی مقصد والدین کے الگ الگ سر گرم گروہوں کو ایک تنظیم کے تحت متحد کرنا تھا۔ نتیجتاً اس تاریخی ملاقات میں ایک نئی تنظیم وجود میں آئی جسے Learning Disabilities Association of America (LDAA) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ تنظیم اب بھی موجود ہے اور اپنے مقصد کے لیے کام کر رہی ہے۔

اکتسابی معذوری ایک عام اصطلاح ہے جو مخصوص قسم کے اکتسابی مسائل کو بیان کرتی ہے۔ اس معذوری سے متاثر بچّوں کو سیکھنے اور کچھ مخصوص مہارتوں کا استعمال جیسے پڑھنے، لکھنے، بولنے، استدلال اور ریاضی میں دشواریاں پیش آتی ہے۔ یہاں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ایک اکتسابی طور سے معذور بچّے کو جو مسائل درپیش ہوں ضروری نہیں وہی مسائل دوسرے اکتسابی طور سے معذور بچّے کو بھی درپیش ہوں۔ ممکن ہے کہ ایک بچّے کو لکھنے اور پڑھنے میں دشواری ہو جبکہ دوسرے بچّے کو ریاضی کو سمجھنے میں دشواری پیش آرہی ہوں۔ وہیں دوسری طرف ایک ایسا بچّہ بھی ہو سکتا ہے جسے ان مہارتوں میں دشواری کے ساتھ ساتھ زندگی کے شب و روز میں لوگوں کی بات بھی سمجھنے میں دشواری پیش آرہی ہوں۔

اکتسابی طور سے معذور بچّے جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی اور اخلاقی اعتبار سے عام بچّوں کے طرح ہی ہوتے ہیں جس وجہ سے انکو شناخت کرنا کئی بار بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ عالمی سطح پر مختلف تنظیموں اور قوانین جیسے معذور افراد کے قانونِ حقوق (RPWD Act 2016، IDEA 2004) وغیرہ، کے ذریعے وقت وقت پر اس معذوری کی تعریف بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اس کے متنوّع خصوصیات کے وجہ سے لفظوں میں ڈھالنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکتسابی معذوری کی کوئی وضع اور مقبول عام تعریف (Definition) نہیں ہے البتّہ تمام تعریفوں کی بنیاد پر اکثر ماہرین مندرجہ ذیل وضاحت سے اتفاق رکھتے ہیں:

- اکتسابی طور سے معذور افراد/بچّوں کو تعلیمی ترقی اور کامیابی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(Difficulty with academic achievement and progress)

- بچّے کی صلاحیت اور اُس کی کامیابی میں نمایاں فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔

(Discrepancies between potential and achievement level)

- اکتسابی طور سے معذور بچّوں میں ایک غیر متوازی نشو نما کا سلسلہ دیکھنے کو ملتا ہے جس میں زبانی، جسمانی، تعلیمی ادراکی نشو نما شامل ہیں۔

- بچّوں میں سیکھنے کے عمل میں دشواری ناموافق ماحول کے سبب نہیں ہوتی ہے۔

(Learning problems are not due to environmental disadvantage)

- بچّوں میں سیکھنے کے عمل میں دشواری ذہنی معذوری یا جذباتی خلل کے وجہ سے نہیں ہوتی ہے۔

(Learning problems are not due to intellectual disability or emotional disturbance)

- اکتسابی معذوری کسی بچّے کے پڑھنے، لکھنے، بولنے، ہجے کرنے، حساب کرنے اور استدلال کرنے کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہے۔ یہ کسی شخص کی توجہ، یادداشت، ربط وضبط، سماجی مہارت اور جذباتی پختگی کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔
- اکتسابی طور سے معذور بچّے عام ذہانت کے حامل ہوتے ہیں اور بسااوقات وہ غیر معمولی ذہانت کے مالک ہوتے ہیں۔

(Individuals with LD have normal intelligence, or are sometimes even intellectually gifted)

- اکتسابی طور سے معذور بچّوں کو ہر ایک تعلیمی شعبوں میں یکساں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ممکن ہے ایک تعلیمی شعبہ مثلاً ریاضی کو سمجھنے میں اُنہیں دقّت ہو اور وہیں دوسری طرف سائنس میں غیر معمولی مہارت رکھتا ہو۔

8.2.1 اکتسابی معذوری کے اقسام (Types of Learning Disabilities)

8.2.1.1 ڈسلیکسیا (Dyslexia)

اس اکتسابی معذوری کو بسا اوقات Word Blindness بھی کہا جاتا ہے۔ اس لفظ (ڈسلیکسیا) کا سب سے پہلے استعمال Rudolf Berlin نے 1887 میں کیا تھا جو جرمنی کے رہنے والے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق "اسکول جانے والے تمام بچوں میں سے 10 سے 15 فیصد بچے اکتسابی معذوری کا شکار ہیں اور تمام اکتسابی طور سے معذور بچوں میں سے 08 سے 90 فیصد بچے اکیلے ڈسلیکسیا کے شکار ہیں"۔

ڈسلیکسیا طلبہ میں پایا جانے والا ایک ایسا عارضہ ہے جس کی وجہ سے طلبہ کو الفاظ یاد کرنے، تحریر کرنے اور پڑھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے نتیجتاً بچے پڑھنے، لکھنے، سننے، بولنے، اور ہجے (Spelling) کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرتے ہیں اور یہ معذوری عصبیاتی خرابی خاص طور پر بصری اور لفظی ارتباط (Visual-verbal association) میں کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ڈسلیکسیا سے متاثر بچے کم از کم اوسط درجے کی ذہانت اور قابلیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ان میں یہ معذوری ذہانت یا قابلیت کی کمی کی بناء پر پیدا نہیں ہوتی ہے بلکہ ان میں الفاظ کے منظم اور موزوں استعمال اور فہم کی اہلیت ٹھیک طرح سے پروان نہیں چڑھنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ڈسلیکسک بچوں کی خصوصیات (Characteristics of the Dyslexic Children)

- ڈسلیکسک بچوں میں لڑکیوں کے مقابلے اکثریت لڑکوں کی ہوتی ہے جس کا تناسب تقریبا 1:4 ہے

(Four male: One Female)

- شدید طور سے معذور بچوں کو اکثر ادراکی مسائل (comprehension problems) کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کے سبب جب ان کے سامنے کوئی عبارت پیش کی جاتی ہے تو وہ اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔
- ڈسلیکسک بچوں کی فضائی نظر خراب ہوتی ہے۔
- ڈسلیکسک بچے اکثر شئے اور اس کے پس منظر یعنی بیک گراؤنڈ کے مابین تمیز نہیں کر پاتے ہیں۔

(Poor figure-ground discrimination)

- ایسے بچّوں کو مہین اور باریکی سے کیا جانے والا کام جیسے قلم پکڑنے اور لکھنے میں خاص دشواری پیش آتی ہیں نتیجتاً انکی حروف کی لکھاوٹ ناقص، بے ترتیب اور ٹیڑھا میڑھا ہوتی ہے۔
- نطقی عصبہ (Vocal Cords) کے درست ہونے کے باوجود کئی بار انہیں بولنے میں بھی دشواریاں ہوتی ہیں۔
- ڈسلیکسک بچے بیش فعال ((Hyperactive، انتہائی جذباتی اور مضطرب ہوتے ہیں۔
- اِن بچّوں میں توجہ کی مدت بہت کم ہوتی ہے یعنی کسی بھی ایک کام میں زیادہ دیر تک نہیں رک پاتے ہیں۔
- یہ بچّے اکثر حروف کو پہچاننے اور اس کے بیچ فرق کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
- ایک جیسے دکھنے والے حروف اور الفاظ میں فرق کرنے میں انہیں دشواریاں پیش آتی ہیں۔
- ڈسلیکسک بچے پرائمری کلاسوں میں توقع سے ایک درجہ نیچے اور بعد کے اسکول کے سالوں میں دو یا دو سے زیادہ درجہ نیچے کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- ڈسلیکسک بچے بسا اوقات پڑھتے وقت ایک یا دو حرف یا پورا ایک لفظ چھوڑ دیتے ہیں مثلاً فعال کو فال، ہکلانا کو ہلانا اور مایوسی کو ماسی پڑھنا (Problem of Omissions)
- یہ بچے پڑھتے وقت اکثر ایک یا دو حرف اضافہ کر دیتے ہیں اور کبھی کبھی تو ان الفاظ کو بھی شامل کر لیتے ہیں جس کا وجود اس عبارت میں ہوتا ہی نہیں ہے (Problem of Additions and Insertions)
- ڈسلیکسک بچوں میں عام طور سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ ایک جیسے نظر آنے والے الفاظ کو ایک دوسرے سے بدل دیتے ہیں چاہے اس سے جملے کے معنی ہی کیوں نہ تبدیل ہو جائے۔ جیسے غلط کو خلط اور سیاہی کو سپاہی پڑھنا

(Problem of Substitutions)

- اِن بچّوں میں ہر ایک زبان کے لفظوں کا تلفظ کا مسئلہ بہت عام ہوتا ہے۔
- اکتسابی طور سے معذور بچے پڑھنے یا لکھنے کے دوران کئی بار حروف، لفظ کے کسی حصے کو یا پھر کسی لفظ کو ہی پورا پلٹ دیتے ہیں۔ مثلاً p کو q پڑھنا۔ اسی طرح b کو d اور was کو saw پڑھنا۔ کبھی کبھی تو پورے جملے کو ہی پلٹ دیا جاتا ہے۔

8.2.1.2 ڈس گرافیا(Dysgraphia)

ڈس گرافیا(Dysgraphia)ایک اعصابی عارضہ(Neurological Disorder)ہے جو بچّوں میں تحریری اظہار کو متاثر کرتی ہے۔اسے عام زبان میں کہیں تو بچّوں میں تحریر یا لکھنے سے متعلق معذوری کو ڈس گرافیا کہتے ہیں۔اکتسابی معذوری کی اس قِسم سے متاثر بچّوں کو عام طور پر املا،اندازِ تحریر(Handwriting)اور کاغذ پر خیالات کو پیش کرنے میں خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ایسے بچّے کئی بار لکھتے وقت کچھ مخصوص حروف کو اُلٹا لکھ سکتے ہیں۔ہر ایک حروف،ہر ایک لفظ کا اپنا ایک شکل/ڈھانچہ، مخصوص آواز اور اسے لکھنے کا طریقہ ہوتا ہے جسے Dysgraphic بچّے اکثر پہچاننے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

ڈس گرافک بچوں کی خصوصیات(Characteristics of Dysgraphic Children)

- ان بچّوں کا تحریری کام غیر مرتب((Untidyہوتا ہے۔
- انہیں پیرا گراف کی تشکیل (Paragraph formation) کی سمجھ نہیں ہوتی ہے۔
- حروف اور الفاظ کو بے ترتیب اشکال اور سائز(Irregular shape and size))میں پیش کرتے ہیں۔
- ان کے تحریری کام میں جملے کی ساخت ناکافی دکھائی دیتی ہے۔
- لکھتے وقت اکثر و بیشتر حروف مل جاتے ہیں۔
- اُنہیں خیالات کی منصوبہ بندی، تنظیم اور تحریری شکل میں پیش کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔
- انکے تحریری کام میں حروف اور الفاظ کے درمیان ناموافق فاصلے ہوتے ہیں۔
- کچھ بچے حروف اور الفاظ کو الٹ پلٹ دیتے ہیں یا پھر ان کی ترتیب بدل دیتے ہیں۔
- ڈسلیکسک بچوں کے قلم یا پینسل کی گرفت بہت سخت اور ان کے جسم کی پوزیشن عجیب ہوتی ہے۔
- مختلف حالات میں کچھ حروف یا الفاظ کو مختلف انداز یا طریقے سے لکھتے ہیں۔

Source: https://support.gl-education.com/knowledge-base/assessments/exact-support/use-of-exact-when-applying-for-access-arrangements/dysgraphia/

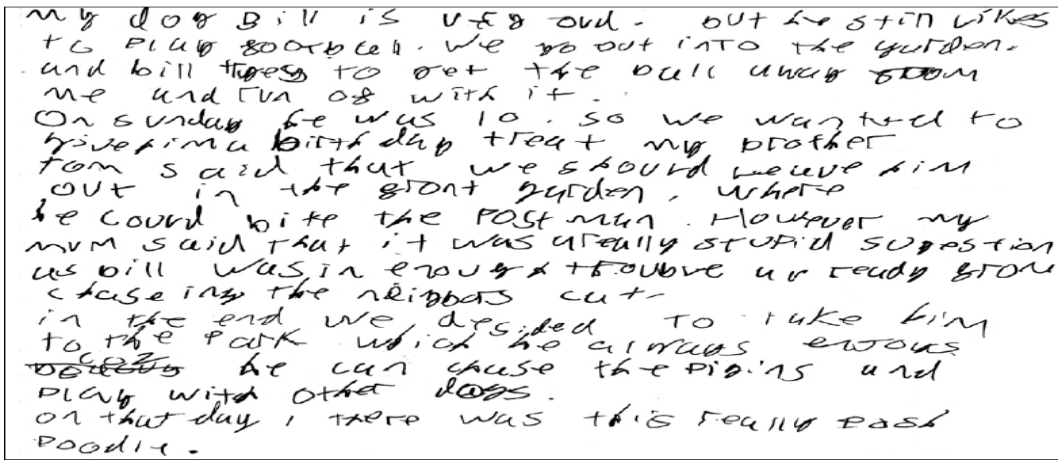


Figure 1: Handwriting of Dysgraphic Children

8.2.1.3 ڈسکلکولیا(Dyscalculia)

ڈسکلکولیا ریاضی سے متعلق ایک مخصوص اکتسابی معذوری ہے۔اسے دوسرے الفاظ میں کہیں تو ڈسکلکولیا ایک اکتسابی معذوری ہے جو کہ ریاضی کی سب سے بنیادی پہلو سے متعلق ہے۔ ڈسکلکولیا کی اصطلاح سب سے پہلے Johnson اور Myklebust نے 1967 میں ریاضی سے متعلق معذوری ظاہر کرنے والے عام طلباء کے لیے کی تھی۔ڈسکلکولیا سے متاثر بچّوں کو نمبرات کا شعور کم ہوتا ہے نتیجتاً ریاضی کے تصور کو سمجھنے میں انہیں بہت مشکل پیش آتی ہے۔آپ اسے یوں سمجھ لیں کہ ممکن ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ 5x12 کا مطلب 60 ہوتا ہے مگر انہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک درجن کے پانچ پیکٹ پینسل 60 پینسل کے برابر ہوتا ہے۔

ڈسکلکولک بچوں کی خصوصیات(Characteristics of Dyscalculic Children)

- انہیں اشیاء اور فاصلے کی پیمائش کا اندازہ لگانے میں دشواری ہوتی ہے۔
- انہیں پڑھنے میں مشکل ہوتی ہے۔
- ان کے پاس جمع، گھٹاؤ، ضرب اور تقسیم کی علامات کی ناقص سمجھ ہوتی ہے۔
- انہیں اعداد اور نمبرات کے تصور کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔
- ریاضی کے علامات سے متعلق یہ تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔
- ان کی ریاضی کی ذہنی مہارت ناقص ہوتی ہے۔
- ان کے پاس منطقی استدلال کا فقدان ہوتا ہے۔
- انہیں فارمولے کے اطلاق کو یاد رکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔
- اعداد کو تبدیل کرنا اور الٹ پلٹ دینا ان میں عام ہے 26 کو 62 یا 867 کو 768 وغیرہ۔

8.2.1.4 آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر(Auditory Processing Disorder - APD)

اکتسابی معذوری کی یہ قسم سمعی ادراک(auditory perception) کو متاثر کرتا ہے۔اس عارضہ(Disorder) سے متاثر بچّے سنے ہوئے الفاظ کے معنی سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ یہاں اس بات کو واضع کرنا ضروری ہے کہ اس عارضہ میں مبتلا بچّوں کی سمعی اعضاء(کان) میں کسی بھی طرح کی پریشانی نہیں ہوتی ہے۔ وہ آوازوں کو تو بخوبی سن پاتے ہیں مگر اس سنی ہوئی آواز کو صحیح سے پروسیس نہیں کر پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ APD سے متاثر بچّے، ایک جیسی آوازوں کے مابین فرق کرنے، آوازوں کو ان کی ترتیب کے اعتبار سے سننے اور بلند اور واضح آواز ہونے کے باوجود بھی تلفظ میں فرق کو نہیں کر پاتے ہیں۔

آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر سے متاثر بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Children with Auditory Processing Disorder-APD)

- آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر سے متاثر بچوں کے خیالات وافکار اور نظریات کو تصوراتی انداز کے ساتھ پیش کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

- انہیں سمعی معلومات کی وضاحت کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔
- وہ اکثر مماثل الفاظ کا غلط تلفظ کرتے ہیں۔
- اس قسم کے معاملے میں املا کی غلطیاں کافی عام ہیں۔
- وہ اکثر پس منظر کی آواز میں الجھ جاتے ہیں۔
- بہت کچھ سننے کے باوجود وہ بار ہا 'کیا کیا' کہتے رہتے ہیں۔

8.2.1.5 بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر (Visual Processing Disorder (VPD

اکتسابی معذوری کے حامل کچھ بچوں کو بصارت کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کو پروسیس کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس مرض کے سبب آنکھوں کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کو سمجھنے کی صلاحیت میں رکاوٹ درپیش آتی ہے۔ایسے بچّوں کو بجا طور پر تختہ سیاہ میں لکھی عبارت کو نقل کرنے میں خاصی دُشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ اکتسابی معذوری آنکھوں کی کوئی بیماری یا بینائی کے سبب نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ ایک طرح کا اعصابی عارضہ (Neurological Disorder) ہے۔

بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر (VPD) والے بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Children with Visual Processing Disorder)

- انہیں غیر مانوس ماحول میں گھومنے پھرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- یہ بچّے ہمیشہ آنکھوں میں درد اور خارش، دھندلا پن اور آنکھیں رگڑنے کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔
- ایسے بچے تختہ سیاہ میں لکھی عبارت کو صحیح طریقے سے نقل نہیں کر پاتے ہیں۔
- حروف اور الفاظ اور ان کی شکل و صورت کو نہ پہچاننے کے سبب بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر والے بچوں کے ہاتھ کی لکھاوٹ بہت خراب ہوتی ہے۔
- بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر والے بچوں میں بھی حروف، اعداد اور ہندسہ کو پلٹنے کا مسئلہ دیکھنے کو ملتا ہے۔مثال کے طور پر p کو q، اسی طرح b کو d اور w کو m سمجھنا۔
- انہیں دیکھی شکلوں اور دیگر دیکھی ہوئی اشیاء کو یاد رکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

8.2.1.6 نان ورِبل لرننگ ڈس آرڈر (Non-Verbal Learning Disorder (NVLD

نان ورِبل لرننگ ڈس آرڈر (NVLD) ایک اعصابی عارضہ (Neurological Disorder) ہے جس کے سبب دماغ کے دائیں نصف کرہ (Right Hemisphere of the Brain) میں نقص پیدا ہو جاتی ہے۔ایک اندازے کے مطابق 10 میں سے ایک طالب علم اس مرض سے متاثر ہوتا ہے۔نان ورِبل لرننگ ڈس آرڈر کا نام بہت مبہم ہے۔اس نام سے یہ لگتا ہے کہ نان ورِبل لرننگ ڈس آرڈر والا انسان قوت گویائی سے محروم ہوں گے مگر ایسا نہیں ہے۔درحقیقت وہ بہت بولتے ہیں مگر انہیں جسمانی حرکات و سکنات، چہرے

کے تاثرات، انداز گفتگو اور دیگر اشارے سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

نان ورببل لرننگ ڈس آرڈر والے بچوں کی خصوصیات

(Characteristics of Children with Non-Verbal Learning Disorder)

- نان ورببل لرننگ ڈس آرڈر سے متاثر بچّوں کو غیر زبانی اشارے جیسے چہرے کے تاثرات یا جسمانی حرکات و سکنات وغیرہ کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔
- ان کے لیے جسمانی مہارتوں کا عمدہ استعمال کرنا جیسے جوتے باندھنا، لکھنا اور قینچی کا استعمال کرنا مشکل کام ہیں۔
- دستورالعمل اور نقل مکانی میں ہونے والی تبدیلیوں سے نپٹنا ان کے لیے انتہائی مشکل کام ہے۔
- کثیر مرحلاتی ہدایات پر عمل درآمد ہونا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے۔
- وہ اچھے پڑھے لکھے تو ہوتے ہیں مگر انہیں طنز و مزاح اور دیگر لسانی باریکیوں کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔
- ایسے بچے بہت زیادہ سوال پوچھتے ہیں۔ بعض دفعہ مکرر اور نامناسب سوالات درس کی روانی میں مخل ہوتے ہیں۔

8.2.2 اکتسابی معذوری کے وجوہات(Causes of Learning Disabilities)

اکتسابی معذوری کی اصل وجہ ابھی تک نامعلوم ہے۔ تاہم محققین نے اپنے تحقیقی کام کے ذریعے کئی ممکنہ عوامل تلاش کیے ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

نامیاتی وجوہات(Organic Cause)

اکتسابی معذوری کے ایک اہم وجہ 'Minimal Brain Dysfunction' ہے۔ یہ خرابی دماغ اور ریڑھ کی ہڈی پر مشتمل مرکزی اعصابی نظام (central nervous system) میں ہوتی ہے۔ MBD درج ذیل وجوہات کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

- سر میں شدید چوٹ
- دماغی شریان
- قلت آکسیجن
- تیز بخار کے سبب دماغی بیماری
- قبل از وقت پیدائش
- جسمانی صدمہ
- Constitutional Generic Neurochemical Dysfunction وغیرہ

یہاں آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دماغ کی تمام نقص اکتسابی معذوری سے منسلک نہیں ہے اور ہر قسم کی اکتسابی معذوری دماغی نقص کے سبب پیدا نہیں ہوتی۔

موروثی وجوہات(Genetic Cause)

تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اکتسابی معذوری کے وجوہات میں سے ایک جین ہے جو کہ اگلی نسل میں منتقل ہو سکتی ہے۔اولاد کے اکتسابی طور سے معذور ہونے کے امکانات اس وقت زیادہ ہوتے ہیں جب والدین میں سے کوئی ایک اسی طرح کی معذوری کا شکار ہو۔

ماحولیاتی عوامل(Environmental Factors)

زچگی کے عوامل بھی اکتسابی معذوری اہم وجوہات میں سے ہیں۔ جن میں دوران حمل شراب نوشی، منشیات، نشہ آور اشیا کا استعمال کرنا وغیرہ۔ حمل کے دوران مسائل جیسے قلت آکسیجن، پیدائش کے وقت چوٹ، دماغ میں چوٹ اور نوزائیدہ کے لئے انتہائی نگہداشت حالت میں رہنے والے بچے بعد میں معذور ہو جاتے ہیں۔

8.2.3 اکتسابی طور سے معذور بچوں کی شناخت(Identification of Learning-disabled Children)

بچوں میں اکتسابی معذوری کی نشاندہی کرنے میں ایک جام تشخیصی عمل شامل ہوتا ہے جو مختلف عوامل کو نظر میں رکھتا ہے۔اکتسابی طور سے معذور بچوں کی شناخت کے لیے درج ذیل میں کچھ عام اقدامات اور طریقے پیش کیے گئے ہیں۔

چیک لسٹ کا استعمال(The use of Checklists): اکتسابی معذوری کہ میدان میں کام کرنے والی تنظیم عام طور پر ان بچوں کی شناخت کے لیے 'گریڈ اسپیسفک چیک لسٹ'(Grade Specific Checklist) کا استعمال کرتی ہے۔ سرو شکشا ابھیان مینول (Sarva Shiksha Abhiyan Manual) میں موجود اکتسابی معذوری کے لیے چیک لسٹ بھی اسکولوں میں اساتذہ کے ذریعے ابتدائی اسکریننگ کے لیے ایک مددگار آلہ ہے۔

مشاہدہ(Observation): اساتذہ، مشیران اور مخصوص تعلیم کے ماہرین کا مشاہدہ ایک بہت ہی اہم ابتدائی سرگرمی ہے۔اس کا تعلق چیک لسٹ کے ساتھ بھی ہے کیونکہ ایک استاد یا مشیر زیادہ رازداری کے ساتھ چیک کر سکتا ہے کہ اس نے کیا کیا مشاہدہ کیا بجائے اس کے کہ اس کا انحصار ثانوی ذرائع پر ہو۔

- بچے کے ساتھ انٹرویو((Interview with the child
- جانچ: اصولی حوالہ جاتی جانچ اور معیاری حوالہ جاتی جانچ (Criterion-referenced tests and Norm-referenced tests)

8.2.4 اکتسابی طور سے معذور بچوں کی شمولیت کے لیے تعلیمی انتظام

(Educational Provision for Inclusion of Children with Learning Disabilities)

8.2.4.1 طبیعیاتی/ماحولیاتی مطابقت(Physical/Environmental Adjustment)

معاون فنّیات(assistive technologies) کی شمولیت جیسے اسپیچ ٹو ٹیکسٹ(Speech to text)، ٹیکسٹ ٹو

سپیچ(Text to speech)،راکٹ نوٹ بک(Rocket Notebook)،سمارٹ قلم،ایسکیننگ قلم وغیرہ کی رسائی کو بڑھانے اور معذور بچوں کے اکتسابی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نصابی توجہ(Curriculum Consideration) :

- ایک ایسا نصاب تیار کریں جو ہر ایک بچّے کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر سکے اور ضرورت کے مطابق اس میں ترمیم اور مطابقت کی اجازت ہوں۔
- نصاب میں ایسے اکتسابی مواد کو شامل کرنے پر زور دیں جو ہر طرح کے بچّوں کے لئے مفید ہو اور کثیر حسی طرزِ رسائی (Multisensory Approach) کو بڑھاوادے۔
- تشخیص کے متبادل طریقے مثلاً پروجیکٹ پر مبنی احتساب، زبانی پیشکش وغیرہ اپنانے پر زور دیں تاکہ اکتسابی طور سے معذور بچّے اپنی صلاحیت کے مطابق اپنی سمجھ اور رائے کا مظاہرہ کر سکے۔

8.2.4.2 تدریسی حکمت عملیاں(Strategies for Teaching)

پڑھنے سے معذور بچوں (ڈسلیکسک) کو سکھانے کی حکمت عملیاں Strategies to teach children with (reading disability (Dyslexia

- بائیں طرف دائرہ کرنے والے حروف(جیسے c, a, d, q, e, f)اور دائیں طرف دائرہ کرنے والے حروف(جیسے b, p, h, m, n, r)کے فرق واضح کرنا۔
- صوتیات(phonetics)کی تعلیم دینا۔
- صوتیاتی ترکیب(Sound Blending):اکتسابی طور سے معذور بچّوں کی پڑھنے کی تکلیف کو دور کرنے کے لیے یہ ایک موثر حکمتِ عملی ثابت ہو سکتا ہے۔اِس کی شروعات ہم دو حروف تہجی سے کر سکتے ہیں جیسے آگے چل کے چار پانچ تک بڑھا سکتے ہیں۔
- لفظ بہ لفظ پڑھنا۔
- صفحہ میں کاغذ کے ٹکڑے کو آگے بڑھا کر پڑھنے کی رفتار میں اضافہ کرنا۔
- بچے کے ساتھ تیز رفتاری سے پڑھنا۔
- محاوروں/فقروں کو پڑھانے کے لئے فلیش کارڈ کا استعمال کرنا۔
- ایک ساتھ پڑھنے کی مشق کرنا((choral reading۔
- الفاظ کی شناخت اور امتیاز سکھانا۔
- طلبہ کو آڈیو بکس سننے کی اجازت دینا یا سمعی پروسیسنگ اور فہم کی مہارت کو تقویت دینے کے لیے ٹیکسٹ ٹو اسپیچ آلات کا استعمال کرنا۔

- اکتساب کو تقویت فراہم کرنے کے لیے درس وتدریس کے دوران متعدد حواس (جیسے نظر، آواز اور قوت لمس) کو مشغول کرنا۔

لکھنے سے معذور بچوں (ڈس گرافک) کو سکھانے کے لیے حکمت عملی

Strategies for teaching children with writing disability (Dysgraphia)

- **چاک بورڈ کی سرگرمی (Chalkboard Activity):** یہ تحریری عمل سے پہلے کی سرگرمی ہے۔ اس میں دائرہ، لکیر، ہندسہ کے اشکال، حروف اور اعداد کی ڈرائنگ شامل ہے۔ شانہ، بازو، ہاتھ اور انگلیوں کے اعصاب کا استعمال کرتے ہوئے ان تمام سرگرمیوں کو آزادی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔
- چاک بورڈ کی سرگرمی کے علاوہ انگلیوں کے ذریعے کی جانے والی پینٹنگ، مٹی پر لکھنا، ریت کی ٹرے وغیرہ دیگر اشیاء امدادی بھی طلبہ کی تحریر حرکت میں مشق فراہم کرتے ہیں۔
- **بیٹھنے کا انداز (Sitting Position):** تحریری عمل شروع ہونے سے پہلے اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ کیا کرسی آرام دہ ہے اور میز ٹیبل کی اونچائی مناسب ہے۔ اور اس بات کی بھی یقین دہانی کرنی چاہیے کہ طلبہ کے پاؤں فرش پر ہوں اور دونوں بازو لکھنے کی میز پر۔
- **پینسل کو پکڑنا (Holding the pencil):** پینسل کو صحیح طریقے سے پکڑنا بہت سارے ڈس گرافک طلبہ کے لیے ایک دشوار کن عمل ہے۔ پینسل کے ارد گرد ربر بینڈ اور ٹیپ کا ایک ٹکڑا ایسے بچوں کو صحیح جگہ سے پینسل کو پکڑنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔
- لکھنے کے شروعاتی مراحل میں بڑے سائز کی پینسل اور بڑا کریون crayon بہت مفید ہوتا ہے۔
- چند دیگر سرگرمیاں جیسے لائنوں کے درمیان ڈرائنگ (drawing between the lines)، نقطہ سے نقطہ تک کی سرگرمی (dot to dot)، لائن پیپر اور ٹیمپلیٹ لائن بھی ڈسگرافک بچوں کی تحریری صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے بہت معاون ہے۔

ڈسکلکولیا والے بچوں کو سکھانے کی حکمت عملی (Strategies for teaching children with Dyscalculia)

- **بنیادی اعداد کی مہارت سکھانا (Teaching Early Number Skills):** کچھ حکمت عملیاں طلبہ کو اس مہارت کے حصول میں مدد فراہم کر سکتی ہے۔ جو کہ مرتب سازی پر مبنی کھیل (Sorting Games)، نظیر تلاش کرنا اور چھانٹنا (Matching and Sorting)، ترتیب دینا (Ordering)، نمبر لائنز (Number Lines)، سائز اور لمبائی کے لحاظ سے درجہ بندی کرنا (Arranging by Size and Length)، جوڑا بنانا (Pairing)، گنتی کے لیے حرکی سرگرمی (Motor Activity for counting)، کپ کی گنتی (Counting Cups) وغیرہ ہے۔
- **حسابی ہنر کی تدریس (Teaching Computation Skills):** کچھ حکمت عملیاں ایسی ہے جو طلبہ کو اس مہارت کے حصول میں مدد فراہم کر سکتی ہیں وہ یہ ہیں۔ کل و جز کا تصور (Part - whole Concepts)، ریاضی کا کھیل

(Mathematics games)، گھٹاؤ سے قبل جوڑ پڑھانا(teaching addition before subtraction)، تفریحی کھیلوں کا استعمال(fun games)،اس حساب عمل کو سمجھانے کے لیے ٹھوس اور حقیقی اشیاء کا استعمال، بچوں کی گروہ بندی کرنا اور ان کے جسم کو اس عمل کو سمجھانے کے لیے استعمال کرنا وغیرہ۔

آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر(APD) سے متاثر بچوں کو پڑھانے کی حکمت عملیاں

Strategies for teaching children with Auditory Processing Disorder (APD)

- وضاحت کرنے کے بجائے عمل کر کے دکھانا۔
- وضاحتی عمل میں مزید بصری ہدایات مثلاً اشارے، ہینڈ آؤٹ اور دستکاری پر مبنی سرگرمیوں اضافہ کرنا۔
- کلیدی الفاظ پر زور دینا۔
- پس منظر کے شور کو جتنا ممکن ہو کم کرنا۔
- آہستہ بولنا اور واضح طور پر بیان کرنا۔
- ہدایت دینے سے قبل بچوں کی توجہ مبذول کرانا۔
- بچوں کو سوال کا جواب دینے کے لیے اضافی وقت دینا۔

بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر(VPD) سے متاثر بچوں کو پڑھانے کی حکمت عملیاں

Strategies for teaching children with Visual Processing Disorder (VPD)

- طلبہ کو خراب تحریر کے لئے کوئی سزا نہیں دینا۔
- نقل کرنے کی سرگرمیوں کو کم سے کم کرنا اس کے عوض تخلیقی کہانیوں کو زیادہ سے زیادہ لکھنے پر زور دینا۔
- طلبہ کو تحریری کام کے بجائے متبادل کام فراہم کرنا۔
- تدریسی واکتسابی عمل کے لیے معاون ٹیکنالوجی جیسے ٹیکسٹ ٹو اسپیچ اور اسپیچ ٹو ٹیکسٹ سافٹ ویئر کے استعمال کی تجویز پیش کرنا۔
- بڑی پرنٹ کتب کا استعمال کرنا۔

8.3 خلاصہ (Summary)

اس جامع یونٹ میں اکتسابی معذوری جیسے پیچیدہ موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جس میں اس کی تاریخ، اقسام، وجوہات، شناخت کے لیے حکمت عملیوں عالمی انتظام پر جامع بحث کی گئی۔ تاریخی تناظر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اکتسابی معذوری کی باضابطہ شناخت کی شروعات بیسویں صدی کے وسط میں 1963 میں سیموئیل کرک(Semuel Kirk) وضع کردہ اصطلاح سے ہوئی۔ اکتسابی معذوری کا دائرہ بہت وسیع ہے جس تحت کے بہت سارے عارضہ(Disorder) آتے ہیں۔ ڈسلیکسیا(Dyslexia)، ڈس گرافیا(Dysgraphia)، ڈسکلکولیا(Dyscalculia)، آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر(APD)، بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر(VPD) اور نان وربل لرننگ

ڈس آرڈر (NVLD) اکتسابی معذوری کے خاص اقسام ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک منفرد چیلنج پیش کرتا ہے۔ اکتسابی معذوری کی وجوہات میں نامیاتی عوامل، موروثی اثرات اور ماحولیاتی عناصر شامل ہیں۔ اس کے سبب تشخیصی عمل ایک کثیر جہتی عمل بن جاتا ہے۔ جس میں چیک لسٹ، مشاہدہ، انٹرویو اور جانچ شامل ہیں۔ شمولیتی اکتسابی ماحول کے لیے تعلیمی انتظامات اکتسابی طور سے معذور بچوں کے لیے طبیعیاتی/ماحولیاتی مطابقت، متنوع درسیاتی خاکہ اور اہداف پر مبنی درسیاتی حکمت عملیوں پر زور دیتا ہے۔ ڈسلیکسک کے لیے صوتیاتی تدریس اور الفاظ کی شناخت کی مشقیں اہم ہیں جبکہ ڈسگرافک بچوں کے لیے تحریری عمل سے پہلے کی سرگرمیاں اور درست انداز پر مبنی معاون وسائل پر زور دیا جاتا ہے۔ ڈسکلکولیا والے بچوں کو ابتدائی اعداد کی مہارت اور حساب و کتاب سکھانے کے لیے حکمت عملیاں مطلوب ہیں۔ APD اور VPD بچوں کے لیے بصری اشارے، بیک گراؤنڈ کے شور کو کم سے کم کرنا اور معاون ٹیکنالوجی کا استعمال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اکتسابی معذوری سے متعلق پیچیدگیوں کے ایک باریک فہم شمولیتی تعلیمی ماحول کو فروغ دینے اور اکتسابی طور پر معذور بچوں کے لیے موثر تدریسی طریقہ کار کو نافذ کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

8.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- اکتسابی معذوری کی تاریخ بیسویں صدی کے دوسری نصفِ آخر میں شروع ہوتی ہے۔
- طلبہ میں پائے جانے والے اس اکتسابی مسائل کو سلجھانے کی سب سے پہلا سنجیدہ کوشش 1960ء کے دہے میں کی گئی جب Samuel Kirk نے 1963 کے میٹنگ میں اکتسابی معذوری (Learning Disability) کی اصطلاح سے دنیا کو متعارف کروایا۔
- اکتسابی معذوری ایک عام اصطلاح ہے جو مخصوص قسم کے اکتسابی مسائل کو بیان کرتی ہے۔ اس معذوری سے متاثر بچّوں کو سیکھنے اور کچھ مخصوص مہارتوں کا استعمال جیسے پڑھنے، لکھنے، بولنے، استدلال اور ریاضی میں دشواریاں پیش آتی ہے۔
- اکتسابی طور سے معذور بچّوں کو سیکھنے کی دشواری ناموافق ماحول، ذہنی معذوری یا جذباتی خلل کے وجہ سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اعصابی عارضہ ہے۔
- اکتسابی معذوری کا دائرہ بہت وسیع ہے جس میں کئی عارضہ (Disorder) شامل ہے مثلاً ڈسلیکسیا (Dyslexia)، ڈس گرافیا (Dysgraphia)، ڈسکلکولیا (Dyscalculia)، آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر (APD)، بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر (VPD)) اور نان ورببل لرننگ ڈس آرڈر ((NVLD وغیرہ۔
- ڈسلیکسیا (Dyslexia) سے متاثر بچّوں کی تحریر کو پڑھنے اور اسے سمجھنے میں خاصی دُشواری پیش آتی ہے۔ اسکول جانے والے تمام بچوں میں سے 10 سے 15 فیصد بچے اکتسابی معذوری کا شکار ہیں اور تمام اکتسابی طور سے معذور بچوں میں سے 08 سے 90 فیصد بچے اکیلے ڈسلیکسیا کے شکار ہیں۔

- ڈس گرافا((Dysgraphiaایک اعصابی عارضہ(Neurological Disorder)ہے جو بچّوں کی تحریری اظہار کو متاثر کرتی ہے۔
- ڈسکلکولیا سے متاثر بچّوں کو نمبرات کا شعور کم ہوتا ہے نتیجتاً ریاضی کے تصور کو سمجھنے میں انہیں بہت مشکل پیش آتی ہے۔
- آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر(APD) سے متاثر بچوں کا سمعی اعضاء(کان) میں کوئی مسئلہ نہیں ہونے کے باوجود سنے ہوئے الفاظ کے معنی سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔
- اکتسابی معذوری کی اصل وجہ آج بھی پتا نہیں ہے لیکن محققین نے اپنے تحقیقی کام کے ذریعے اسے نامیاتی، موروثی اور ماحولیاتی وجوہات میں تقسیم کیا ہے۔
- اکتسابی معذور بچّوں کی شناخت کے لیے عام طور پر 'گریڈاسپیسفک چیک لسٹ' (Grade Specific Checklist)، سروشکشاابھیان مینول(Sarva Shiksha Abhiyan Manual)، اساتذہ، مشیران اور مخصوص تعلیم کے ماہرین کا مشاہدہ، اصولی حوالہ جاتی جانچ اور معیاری حوالہ جاتی جانچ (Criterion-referenced tests and Norm-referenced tests) کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔

8.5 فرہنگ(Glossary)

- مشاہدہ-دید، نظارہ، کسی دریافت کے لیے بغور دیکھنا، غور وخوض
- تشخیص-پہچان، پرکھ، جانچ
- مشیران-مشورے دینے والے، اراکینِ مشورہ
- پس منظر-وہ علم، حالات واسباب جو کسی بات یا واقعہ کو ظہور میں لانے کا باعث ہوں یا اسے سمجھنے میں مدد دیں۔
- وسیع-چوڑا، کشادہ، فراخ، گنجائش والا
- موروثی-موروث سے منسوب یا متعلق، باپ دادا یا اسلاف کے ترکے میں پایا ہوا میراث یا ورثے میں ملا ہوا۔
- متنوع-قسمیں رکھنے والا، طرح طرح کا، عجیب وغریب
- قاصر-کوتاہی کرنے والا (قاصر ہونے کی وجہ سے ہی انور نے تحقیق کا کام چھوڑ دیا)
- اصطلاح-وہ لفظ جس کے کوئی خاص معنی کسی علم یا فن وغیرہ کے ماہرین نے یا کسی جماعت نے مقرر کر لیے ہوں۔
- تجویز-رائے، تدبیر، راہ نکالنا۔
- نافذ-رواں، جاری، صادر ہونے والا، جس کا نفاذ ہو۔
- آلات-اوزار، وسیلہ، سامان
- ہم آہنگ-ہم آواز گانے والے جن کی ایک جیسی آواز یا سر ہو۔

- تصور-ذہن میں کسی شئے کی صورت قائم کرنا،دھیان،خیال۔
- درپیش-سامنے،آگے،روبرو
- قوتِ لمس-چھو کر محسوس کرنے کی صلاحیت۔

8.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ لکھے ہوئے عبارت کو پڑھنے اور سمجھنے کی دُشواری کو بیان کرنے کے لیے کون سی اصطلاح استعمال ہوتی ہے؟

(a Dysgraphia (b Dyslexia (c Dyscalculia (d Dyspraxia

2۔ اِن میں سے کس تنظیم کا قیام 1963 میں ہوا؟

(a UNESCO (b LDAA (c WHO (d SSA

3۔ ---------- نے 1963 کے میٹنگ میں اکتسابی معذوری (Learning Disability) کی اصطلاح سے دنیا کو متعارف کروایا۔

(a Rudolf Berlin (b Johnson and Myklebust

(c Samuel Kirk (d Stephen Hawking

4۔ Samuel Kirk نے ---------- کے میٹنگ میں اکتسابی معذوری (Learning Disability) کی اصطلاح سے دنیا کو متعارف کروایا۔

(a 1960 (b 1963 (c 1968 (d 2020

5۔ ---------- سے متاثر بچوں کا سمعی اعضاء (کان) میں کوئی مسئلہ نہیں ہونے کے باوجود سنے ہوئے الفاظ کے معنی سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔

(a Dyslexia (b Dysgraphia

(c Dyscalculia (d Auditory Processing Disorder

6۔ ---------- ایک اعصابی عارضہ (Neurological Disorder) ہے جو بچّوں کی تحریری اظہار کو متاثر کرتی ہے۔

(a Dyslexia (b Dysgraphia

(c Dyscalculia (d Auditory Processing Disorder

7۔ اسکول جانے والے تمام بچوں میں سے ---------- فیصد بچے اکتسابی معذوری کا شکار ہیں۔

(a 5سے10 (b 10سے15 (c 15سے20 (d 20سے25

8۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بچوں کو بصارت کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کو پروسیس کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

a) Dyslexia　　b) Dysgraphia

c) Dyscalculia　　d) Visual Processing Disorder

9۔ Dyslexia کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی کہا جاتا ہے۔

a) Colour Blindness　　b) Word blindness

c) World Blindness　　d) Learning Blindness

10۔ ڈسلیکسیا لفظ کا سب سے پہلے استعمال۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے 1887 میں کیا تھا جو جرمنی کے رہنے والے تھے۔

a) Rudolf Berlin　　b) Johnson and Myklebust

c) Samuel Kirk　　d) Stephen Hawking

معروضی جوابات کے سوالات کی کنجی (Answer Key)

(b ۔1)　(b ۔2)　(c ۔3)　(b ۔4)　(d ۔5)　(b ۔6)　(b ۔7)　(d ۔8)　(b ۔9)　(a۔10)

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ڈسلیکسیا کی تعریف بیان کریں اور پڑھنے کی مہارت پر اس کے اثرات کی وضاحت کیجئے۔

2۔ اکتسابی طور سے معذور بچّوں کو تعلیمی سرگرمیوں میں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ فہرست بنائیں۔

3۔ ڈسلیکسیا سے متاثر بچّوں کے جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لئے اہم اقدامات کو واضح کریں۔

4۔ تعلیمی نظام میں ڈسلیکسیا سے متاثر بچّوں کو درپیش مسائلوں پر روشنی ڈالیں اور کم از کم تین ایسے حکمتِ عملیوں تجویز کریں جو ان کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

5۔ تعلیمی نظام میں Dysgraphia سے متاثر بچّوں کو درپیش مسائلوں پر روشنی ڈالیں اور کم از کم تین ایسے حکمتِ عملیوں تجویز کریں جو ان کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

6۔ اکتسابی معذور بچّوں کی کچھ اہم خصوصیات کو بیان کریں۔

7۔ اکتسابی طور سے معذور طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں میں معاون آلات کی اہمیت کو واضح کریں۔

8۔ اکتسابی طور سے معذور بچّوں کے لئے جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے کچھ اہم اقدامات کو واضح کریں۔

9۔ نان ورب لرننگ ڈس آرڈر (NVLD) کی اہم خصوصیات کو بیان کریں اور ساتھ ہی ساتھ تعاملات اور ہم آہنگی پر اس کے اثرات کی وضاحت کریں۔

10۔ نامیاتی وجوہات پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے اکتسابی معذوری کی وجوہات پر تبادلہ خیال کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ بچوں کی تعلیمی کارکردگی پر اکتسابی معذوری کے ممکنہ اثرات کا تجزیہ کریں۔ان حکمت عملیوں کی بھی فہرست بنائیں جنہیں اساتذہ اپنی تعلیم میں مدد کے لیے نافذ کر سکتے ہیں۔

2۔ اکتسابی معذور بچّوں کی خصوصیات اور انکی تعلیم پر ممکنہ اثرات کی وضاحت کریں۔

3۔ اکتسابی معذوری کی وجوہات اور طلباء کو درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال کریں۔

4۔ Dyscalculia کی تعریف بیان کریں اور ساتھ ہی ساتھ اُن دشواریوں کا بھی ذکر کریں جن کا سامنا ایک Dyscalculic بچّہ روزمرّہ کی زندگی میں کرتے ہیں۔

5۔ اکتسابی معذوری کی وضاحت کریں اور اس کی مُختلف اقسام کو لکھتے ہوئے کسی دو کی تفصیلی خصوصیات لکھیں۔

8.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Bender, W. N. (2008). Learning disabilities: Characteristics, identification, and teaching strategies. (No Title).

2۔ Lerner, J. W. (2012). Success for college students with learning disabilities.

3۔ Lerner, J. W. (1975). Remedial reading and learning disabilities: Are they the same or different? The Journal of Special Education, 9(2), 119-131.

4۔ Lerner, J. W. (1989). Educational interventions in learning disabilities. Journal of the American Academy of Child & Adolescent Psychiatry, 28(3), 326-331.

5۔ Fletcher, J. M., Lyon, G. R., Fuchs, L. S., & Barnes, M. A. (2018). Learning disabilities: From identification to intervention. Guilford Publications.

6۔ Jenkins, J. R., & O'Connor, R. E. (2002). Early identification and intervention for young children with reading/learning disabilities. Identification of learning disabilities: Research to practice, 2, 99-149.

7۔ Cakiroglu, O. (2015). Response to intervention: Early identification of students with learning disabilities. International Journal of Early Childhood Special Education, 7(1), 170-182.

نمونہ امتحانی پرچہ

پرچہ : شمولیتی تعلیم

Inclusive Education

جملہ نشانات : 35 Maximum. Marks　　وقت : 2 Hrs : Time گھنٹے

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں 05 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات/ خالی جگہ پُر کرنا/ مختصر جواب والے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔ (5x1 = 5 Marks)
2. حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں، اس میں سے طالب علم کو کوئی پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو (200) لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 4 نمبرات مختص ہیں۔ (5x4= 20 Marks)
3. حصہ سوم میں 2 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی ایک سوال کا جواب دینا ہے۔ سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہے۔ سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔ (10x1= 10 Marks)

حصہ اول

سوال : 1

(i) سمعی کمزوری کی پیائش ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی اکائی پر کی جاتی ہے۔

(ii) محدود کارکردگی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔

(iii) I.Q بچے کی ذہنی عمر اور حقیقی عمر کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(iv) درج فہرست قبائل کے لیے تعلیمی اداروں میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فیصدی ریزرویشن دی جاتی ہے۔

(v) مکمل غیر کارکردگی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

حصہ دوم

2- خصوصی تعلیم کی اہمیت بیان کیجیے؟

3- معذوری (Handicap) سے کیا مراد ہے؟ عدم اہلیت (Disability) اور معذوری کے درمیان کے فرق کو واضح کیجیے۔

4- شمولیاتی تعلیم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی ضرورت پر روشنی ڈالیے۔

5- بصری معذور بچوں کی تعلیم کس طرح ہونی چاہیے۔ بحث کیجیے۔

6- قوت سماعت سے محروم بچوں کی سمعی کمزوری کی وجوہات بیان کیجیے۔

7- ذہنی معذور بچے کسے کہتے ہیں؟ ان بچوں کی خصوصیات بیان کیجیے۔

8- خواتین کی تعلیمی پسماندگی کے وجوہات پر روشنی ڈالیے۔

9- مسلم اقلیتوں کو تعلیمی میدان میں آگے لانے کے لیے لائحہ عمل تجویز کیجیے۔

حصہ سوم

10- درج فہرست ذاتوں کی تعلیم کو فروغ دینے میں کون کون سے اقدامات اور لائحہ عمل ضروری ہیں تفصیل سے بیان کیجیے۔

11- ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(i) مسلم خواتین کی تعلیم

(ii) انضمامی تعلیم

(iii) خصوصی تعلیم

Notes/اہم نکات

Notes/اہم نکات

Notes/اہم نکات